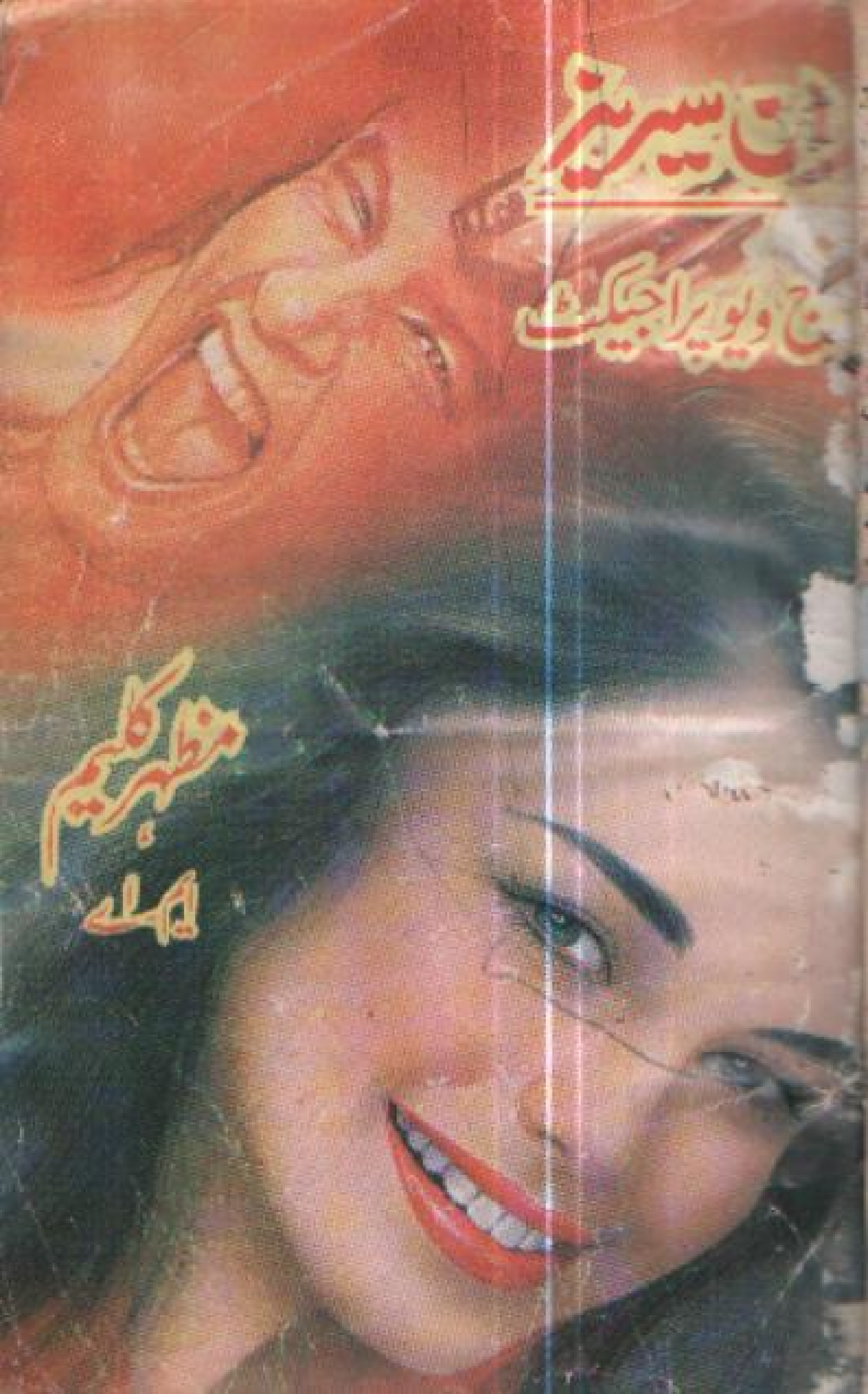

ن سیریز
ج ویو پراجیکٹ
مظہر کلیم
ایم اے

نیو
پروپرائٹر پرنس محمد رؤف کنول

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "لارج ویو پراجیکٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران جس فارمولے کے لئے ٹارسن ایجنسی سے ٹکرائے تھے وہ فارمولا بھی اس پراجیکٹ میں موجود تھا اور یہ پراجیکٹ جسے بظاہر ایکریمین ظاہر کیا گیا تھا دراصل اسرائیلی پراجیکٹ تھا اور یہودیوں کا تو زندگی کا مقصد ہی مسلم دشمنی ہے اور پاکیشیا کو وہ ہمیشہ سے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس پراجیکٹ سے ان کا اولین مقصد پاکیشیا کی تباہی تھا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس پراجیکٹ کا علم ہو گیا تو وہ دیوانہ وار اس کی تباہی کے لئے کام کرے گی۔ یہی وجہ تھی کہ اس پراجیکٹ کی نہ صرف حفاظت ایکریمیا کی سب سے ٹاپ سیکرٹ سروس ایجنسی کو دی گئی بلکہ اس کے حفاظتی اقدامات اس انداز میں کئے گئے تھے کہ واقعی اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اس پراجیکٹ کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی پہلی بار احساس ہوا کہ ٹکراؤ کیا ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے ضرور مطلع کیجئے اور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

شرف قریشی
ف قریشی
ال قریشی
ت یارڈ پرنٹرز لاہور
روپے

بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

لاہور سے عطاالرحمان مارتھ لکھتے ہیں۔ "تقریباً دو سال قبل آپ کے ناول پڑھنا شروع کئے اور اب تک ناولوں کی ڈبل سنچری مکمل کر چکا ہوں۔ آپ کے ناولوں میں موجود معیاری مزاح اور مثبت جدوجہد نے آپ کے ناولوں کو بے حد دلچسپ بنا دیا ہے۔ مجھے ایک بار معلوم ہوا کہ آپ کے ناول دنیا کے دیگر ممالک میں بھی اسی طرح شوق سے پڑھے جاتے ہیں تو یقیناً کیجئے مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ آپ کی روحانی سیریز بھی بے حد شاندار جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ آپ خیر وشر پر مبنی ناول جلد جلد لکھا کریں کیونکہ ان کی تعداد کافی کم ہے۔ آپ کے ناولوں میں محاورے نہ صرف استعمال کئے جاتے ہیں بلکہ ان کی وضاحت بھی کر دی جاتی ہے لیکن ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ اکثر لکھتے ہیں کہ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں یا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی ہوئی کانوں تک پہنچ گئیں۔ کیا یہ صرف محاورہ ہے یا واقعی حیرت کی شدت سے آنکھیں کانوں تک پہنچ سکتی ہیں۔ ویسے میں نے اپنے طور پر کافی کوشش کی ہے لیکن میری آنکھیں کانوں تک تو کیا اپنی اصل حد میں بھی نہیں پھیل سکیں۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم عطاالرحمان مارتھ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے محاوروں کے سلسلے میں جس بات کی وضاحت طلب کی ہے وہ واقعی دلچسپ ہے۔ کیونکہ آپ نے اپنے طور پر عملی کوشش تو کر کے دیکھ لی ہے لیکن چونکہ یہ کوشش آپ کی دانستہ تھی اس میں حیرت کا عنصر شامل نہ تھا اس لئے آپ کو ناکامی ہوئی کیونکہ آنکھوں کا پھیلنا حیرت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ویسے یہ ایک محاورہ بھی ہے اور حقیقت بھی۔ کیونکہ آنکھوں کا پھیلنا اور کانوں تک پہنچنا دونوں حیرت کی شدت ناپنے کا پیمانہ ہیں اور حقیقت میں حیرت کی وجہ سے آنکھیں پھیل جاتی ہیں۔ اس کا تجربہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کسی کو حیرت کی کیفیت میں دیکھیں تو اس وقت غور کریں کہ کیا آنکھیں پھیلی ہیں یا نہیں اور اگر پھیلی ہیں تو کس حد تک۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ٹھینگ موڑ ضلع قصور سے نواز انجم لکھتے ہیں۔ "کافی عرصہ سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا انداز تحریر واقعی انتہائی خوبصورت اور دلکش ہوتا ہے۔ آپ کے ناول "ہائی وکٹری" کی ایک سچوئیشن میں پاکیشیائی زبان کو مشین میں فیڈ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس مشین میں پاکیشیائی قومی ترانہ فیڈ کر دیا جاتا ہے اور اس طرح اس مشین سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا جاتا ہے لیکن محترم۔ ہمارا قومی ترانہ تو فارسی زبان میں ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی تو اردو میں باتیں کر رہے تھے۔ پھر وہ کیسے ٹریس ہو گئے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے"۔

محترم نواز انجم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے قومی ترانہ فارسی میں ہونے کے بارے میں جو بات لکھی ہے وہ واقعی انتہائی دلچسپ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ قومی ترانہ فارسی زبان میں ہے حالانکہ یہ فارسی زبان میں نہیں ہے بلکہ اردو میں ہی ہے البتہ الفاظ فارسی زبان کے استعمال ہوئے ہیں اور اتنی بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ اردو میں تمام زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ ان میں عربی اور فارسی کے الفاظ کی کثرت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہندی، گورمکھی، انگریزی، اور مقامی زبانوں حتیٰ کہ ترکی زبان کے الفاظ بھی شامل ہیں۔ لفظ اردو بذات خود ترکی زبان کا لفظ ہے اس لئے فارسی الفاظ کا استعمال تو اردو میں بے حد عام ہے اور شاعری میں تو یہ الفاظ زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ آپ قومی ترانہ کے ان الفاظ کو غور سے پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں موجود تمام الفاظ اردو زبان میں عام استعمال ہوتے ہیں۔ امید ہے اب آپ کی الجھن تو دور ہو گئی ہوگی لیکن ایک بات البتہ جواب طلب رہ گئی ہے کہ آپ نے کیسے یہ فرض کر لیا کہ پاکیشیا کا قومی ترانہ وہی ہے جو پاکستان کا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں ضرور اس کی وضاحت کریں گے۔

سوہاوہ ضلع جہلم سے رحیم اللہ لکھتے ہیں۔ " میں گذشتہ گیارہ سالوں سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے ناول "ساگان مشن" میں ایک جگہ ایک آدمی کا حلیہ درج ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ اس نے سر پر ٹوپی پہنی ہوئی تھی اور وہ سر سے گنجا تھا۔ آپ وضاحت کریں کہ ٹوپی پہننے کے باوجود وہ گنجا کیسے نظر آسکتا تھا"۔

محترم رحیم اللہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ اس سچوئیشن کو دوبارہ پڑھیں تو آپ کو خود ہی اس کی وضاحت سمجھ میں آجائے گی۔ ناول میں جو حلیہ لکھا گیا ہے اس میں درج ہے کہ اس نے سر پر ٹوپی اس طرح پہنی ہوئی تھی جیسے گھڑے کے منہ پر اس کا ڈھکنا رکھا جاتا ہے اس سے آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس ٹوپی کے باوجود اس کا گنجا سر نظر آرہا تھا۔ ویسے کوئی بھی ٹوپی ہو وہ بہر حال کانوں تک نہیں ہوتی۔ سر پر ہی ہوتی ہے اور سائیڈوں پر موجود بالوں کی پوزیشن دیکھ کر آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ٹوپی کے نیچے سر کی کیا ہیئت ہے اور پھر یہ مخصوص ٹوپی تو سر کے اوپر والے حصے پر صرف ٹکی ہوئی تھی۔ یہ ساری باتیں ذہن میں رکھ کر جب آپ دوبارہ اس حلیے کو پڑھیں گے تو یقیناً آپ کی الجھن خود بخود دور ہو جائے گی اور اس لئے ٹوپی کی خاص ماہیت کی تفصیل خصوصی طور پر لکھی گئی تھی ورنہ تو صرف یہ بھی لکھا جا سکتا تھا کہ اس کے سر پر ٹوپی تھی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لیہ سے عاطف اقبال لکھتے ہیں۔ " ہم گذشتہ پانچ سالوں سے آپ کے ناولوں کے خاموش قاری ہیں اور ہر ناول پڑھنے سے پہلے ہمارا خیال ہوتا ہے کہ اس ناول میں عمران کی شادی ضرور ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آپ کے ناول "پرنس آف ڈھمپ" میں عمران کی

شادی کا سلسلہ آگے بڑھا تھا لیکن آخری لمحات میں دلہن اغوا کر لی گئی۔ اس کے بعد اب تک ایسا موقع نہیں آیا۔ اس لئے ہماری درخواست ہے کہ اب آپ عمران کی شادی کروا ہی دیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم عاطف اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کی شادی کا تعلق ہے تو آپ نے خود ہی لکھا ہے ایک بار جب شادی ہونے لگی تو دلہن آخری لمحے میں اغوا ہو گئی۔ اس کے باوجود آپ عمران سے توقع رکھ رہے ہیں کہ وہ شادی کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ عقلمند کے لئے ایک ہی تجربہ کافی ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

لیو گولڈن لائبریری سنٹر
مین [illegible] چشتیاں
پروپرائٹر پرنس محمد رفیق کنول

عمران نے کار جولیا کے فلیٹ کے نیچے پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ جولیا کا فلیٹ دوسری منزل پر تھا اس لئے دوسری منزل پر پہنچتے ہی وہ سیدھا جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر ہی رکا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ جولیا دروازے پر موجود تھی۔ اس نے ایک نظر عمران کو دیکھا اور پھر سائیڈ پر ہٹ گئی۔ عمران بغیر کچھ کہے اندر داخل ہوا اور سیدھا سٹنگ روم میں جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں۔ اس قدر سنجیدہ کیوں ہو"...... جولیا نے دروازہ

بند کر کے واپس آتے ہوئے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا جولیا۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ جی چاہتا ہے کہ۔ بس کیا بتاؤں"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر بات کرتے کرتے رک گیا۔

"کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے۔ یا اللہ تو مہربان ہے"...... جولیا واقعی عمران کی سنجیدگی اور لہجے سے بے حد پریشان ہو گئی تھی۔

"بس کچھ نہ پوچھو۔ میری ہمت ہی نہیں پڑ رہی بات کرنے کی"۔ عمران کا لہجہ مزید سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ کیا چیف کو تو کچھ نہیں ہو گیا۔ جلدی بتاؤ ورنہ میرا دل ڈوب جائے گا"...... جولیا واقعی انتہائی بری طرح گھبرا گئی تھی۔

"چیف کو کیا ہونا ہے۔ وہ تو انسان ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا ہے۔ کیا اطلاع دینی ہے۔ پھر کیا ہوا ہے۔ بتاؤ پلیز"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے ہمت تو جمع کر لینے دو۔ میری واقعی ہمت نہیں پڑ رہی۔ بس یوں سمجھو جیسے اس کا تصور ذہن میں آتے ہی زبان ساتھ چھوڑ دیتی ہے"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا لیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے۔ اوہ کیا ہوا ہے۔ جو بھی ہوا

ہے اب بتاؤ ناں"...... جولیا کے منہ سے انتہائی گھبراہٹ میں فقرے نکلنے لگے۔

"وہ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، صالحہ۔ اب کیا بتاؤں۔ بس میری تو ہمت ہی نہیں پڑ رہی"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کیا ہوا ہے"...... جولیا نے ایک لحاظ سے چیختے ہوئے کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ صدیقی، نعمانی، چوہان اور خاور۔ کون کون سے نام لوں۔ بس کچھ نہ پوچھو"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہذیانی انداز میں چیخنے لگی۔ اس کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"ارے۔ میں نے کہا انہیں فون کرو ورنہ میں کہاں ان کے فلیٹوں پر مارا مارا پھرتا رہوں گا"...... عمران نے جلدی سے کہا تو جولیا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا سرسوں کے پھول سے زیادہ زرد پڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ احمق۔ نانسنس۔ کس انداز میں بات کرتے ہو۔ میری روح فنا کر دی تھی تم نے"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اسے حقیقتاً عمران پر بے پناہ غصہ آ گیا تھا۔

"اب تمہیں کیسے سمجھاؤں۔ کیا بتاؤں"...... عمران نے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے۔ منہ سے پھوٹو گے یا نہیں۔ جلدی بتاؤ ورنہ اب

میں تمہارا سر توڑ دوں گی"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"چیف نے حکم دیا ہے۔ میں نے اپنے طور پر تو بے حد کوشش کی ہے لیکن چیف مانتا ہی نہیں۔ اب مجبوری ہے جولیا۔ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اب تمہیں ہی کچھ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"چیف نے حکم دیا ہے۔ کس بات کا حکم۔ کیا مطلب"۔ جولیا نے یکلخت چونک کر کہا۔

"اچھا سننے کا حوصلہ رکھتی ہو تو سن لو۔ لیکن خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ سن کر تم بھی یہیں ڈھیر ہو جاؤ۔ نجانے میں یہاں تمہارے فلیٹ تک کیسے پہنچا ہوں۔ بس یہ میرا ہی دل گردہ ہے ورنہ شاید سڑک پر ہی ڈھیر ہو جاتا"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"تم باز نہیں آؤ گے۔ اصل بات بتاؤ کیا ہوا ہے"...... جولیا نے ایک بار پھر زچ ہوتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ اب ہمارے ساتھی نہیں رہے۔ مجبوری ہے۔ میں نے چیف کو بہت سمجھایا لیکن اب میں کیا کروں"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو جولیا کی آنکھیں ایک بار پھر پھٹتی چلی گئیں۔

"ساتھی نہیں رہے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے انہیں۔ کیا چیف نے انہیں نکال دیا ہے۔ کیوں۔ آخر وجہ کیا ہوئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یوں ہی سمجھ لو"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"چیف کا حکم ہے کہ اور تم جانتی ہو کہ چیف کا حکم اٹل ہوتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف نے واقعی ایسا کیا ہے تو پھر میں بھی استعفیٰ دے دوں گی۔ میں بھی سیکرٹ سروس چھوڑ دوں گی۔ چاہے چیف مجھے گولی ہی کیوں نہ مار دے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارے بارے میں تو چیف نے حکم نہیں دیا۔ تم تو ہمارے ساتھ رہو گی۔ میں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کے بارے میں کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم ضرور کوئی چکر چلا رہے ہو۔ تم شیطان اور کمینے ہو۔ جلدی بتاؤ کیا بات ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ"...... جولیا نے یکلخت جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو پھر سن لو۔ اب میں کیا کروں۔ تم خود ہی ضد کر رہی ہو۔ پھر مجھے نہ کہنا کہ ایسی خبر میں نے کیوں سنائی"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

"پھر وہی چکر بازی۔ سیدھی طرح بتاؤ"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ثارسن ایجنسی والا مشن یاد ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں یاد نہیں ہے۔ ابھی چند روز پہلے تو ہم اس مشن سے واپس آئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"اور اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے ہم نے ڈیگوشیا جزیرے پر جانا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ پھر کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"چیف نے حکم دیا ہے کہ اس مشن پر میرے اور تمہارے ساتھ نعمانی، چوہان، صدیقی اور خاور جائیں گے۔ میں نے چیف کی بڑی منتیں کیں کہ جب پہلے صفدر اور ساتھی گئے تھے تو اب بھی اس کی تکمیل میں انہیں ہی جانا چاہئے لیکن چیف مانا ہی نہیں۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"خدا تم سے سمجھے۔ کیا تم سیدھی طرح یہ بات نہیں کر سکتے تھے۔ میرا آدھا خون خشک کر دیا ہے تم نے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی آدھا ہوا ہے۔ چلو باقی آدھا پھر کسی نہ کسی روز ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا کا ہاتھ بے اختیار گھوم گیا لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے ہٹ گیا اور جولیا کا ہاتھ کرسی کی پشت سے جا ٹکرایا۔

"ارے۔ ارے۔ اس میں واقعی میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ بے

شک چیف سے پوچھ لو"...... عمران نے کہا۔

"چیف نے یہ حکم آخر کسی خاص وجہ سے دیا ہو گا۔ میں خود پوچھتی ہوں چیف سے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ عمران ابھی میرے پاس آیا ہے اور اس نے بتایا ہے کہ آپ ثارسن ایجنسی والے مشن کی تکمیل کے لئے ڈیگوشیا جزیرے پر جو ٹیم بھیج رہے ہیں اس میں صفدر اور کیپٹن شکیل کی بجائے فور سٹارز کو بھیج رہے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ثارسن ایجنسی والا مشن چونکہ تمہاری رپورٹ کے مطابق مکمل نہیں ہوا تھا اس لئے عمران کو اصول کے مطابق چیک نہیں مل سکتا جس پر عمران نے احتجاجاً ڈیگوشیا جزیرے کے مشن پر جانے اور ثارسن ایجنسی والے مشن کو مکمل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کا انکار چونکہ پاکیشیا کے مفادات اور سلامتی کے خلاف تھا اس لئے میں نے اسے حکم دیا ہے کہ کل تک اپنے فیصلے پر نظرثانی کر لے ورنہ کل اسے ریڈ وارننگ جاری کر دی جائے گی۔ اس پر عمران نے کہا کہ وہ اس شرط پر وہاں جانے کو تیار ہے کہ اگر ٹیم کے انتخاب کا حق اسے

دے دیا جائے لیکن میں نے اس کی یہ شرط تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اب اس نے شاید تمہارے ذریعے مجھ پر دباؤ ڈلوانے کے لئے یہ حربہ اختیار کیا ہے۔ لیکن کل اگر اس نے مشن پر جانے کی حامی نہ بھری تو اسے واقعی ریڈ وارننگ دے دی جائے گی اور تم جانتی ہو کہ اس کی لاش کو شہر کے کسی کچرا گھر میں کتے گھسیٹتے ہوئے نظر آئیں گے"...... دوسری طرف سے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے اور وہ رسیور رکھ کر عمران کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا تم واقعی اس صورت میں مشن مکمل کرنا چاہتے ہو کہ ہم لوگوں کی بجائے فور سٹارز تمہارے ساتھ جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو نے مجھے چیک دینے سے انکار کر کے اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی ماری ہے جولیا۔ میں نے سوچا کہ چیف فور سٹارز کو ساتھ لے جاؤں کیونکہ صدیقی بھی بہرحال چیف ہے۔ میں اس سے چیک حاصل کر لوں گا لیکن تم نے فون کر کے میرا یہ سکوپ بھی ختم کر دیا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اب تمہارا یہ انا پرست نقاب پوش میری یہ بات ماننے سے بھی انکار کر دے گا کہ فور سٹارز کو بھیجا جائے۔ نتیجہ یہ کہ اب چیک ملنے کا سکوپ بھی ختم اور اس کے ساتھ ہی میرا اس مشن پر جانے کا سکوپ بھی ختم سمجھو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں چیک چاہئے۔ وہ تمہیں مل جائے تب"...... جولیا نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کون دے گا چیک"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی دے۔ تمہیں اس سے مطلب"...... جولیا نے جواب دیا۔

"نہیں۔ پہلے بتاؤ۔ پھر بات آگے بڑھے گی"...... عمران نے کاروباری سودا کرنے والے تاجر کے انداز میں کہا۔

"اگر میں دیتی ہوں۔ پھر"...... جولیا نے کہا۔

"سوری۔ میری مردانہ انا یہ چیک نہیں لے سکتی۔ ہم مردوں کی انا عورتوں کی رقم کھانے سے ہمیں روکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صفدر دے دے گا۔ تنویر دے دے گا۔ کیپٹن شکیل سے لے دوں گی۔ تم بولو تو سہی"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوری۔ مجھے خیرات میں کوئی رقم نہیں چاہئے"...... عمران نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو تم صدیقی سے چیک لینے کی بات کر رہے تھے۔ پھر"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ چیف ہے چاہے فور سٹارز کا ہی سہی۔ چیف تو ہے اور چیف سے بھی چیک اس صورت میں درست ہو گا جب میں کام کر کے چیک لوں۔ اسی لئے تو میں کوشش کر رہا تھا کہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کی بجائے فور سٹارز کو ساتھ لے جاؤں۔ تم نے چیف کو فون کر کے سارا مسئلہ ہی خراب کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن چیف تمہارا پابند تو نہیں ہے کہ تم اسے کہو گے تو وہ فورسٹارز کو تمہارے ساتھ بھیج دے گا"...... جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف ایسا نہیں کرے گا تو میں بھی مشن پر نہیں جاؤں گا۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر چیف نے اگر ریڈ وارننگ جاری کر دی تو"...... جولیا نے کہا۔

"تو کر دے۔ کیا ہو گا۔ بس گولی مار دی جائے گی مجھے۔ مار دی جائے۔ میرا سوائے اماں بی کے اور کون ہمدرد ہے یہاں۔ ڈیڈی ویسے ہی مجھے نکما اور نکھٹو سمجھتے ہیں۔ سلیمان ادھار اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ناراض رہتا ہے۔ سوپر فیاض نے فیاض نہ بننے کی قسم کھا لی ہے۔ سرسلطان ویسے ہی اپنی بیٹی کی شادی کر کے فارغ ہو چکے ہیں۔ اماں بی سے کوئی بات کرو تو وہ مجھے دوسرے نوجوانوں کی طرح کوٹھی میں رہنے اور شادی کر کے بچے پالنے کا کہہ دیتی ہیں اس لئے ان سے بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں کس کے آسرے پر زندہ رہوں۔ چیف مارنا چاہتا ہے تو مار دے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میں چیف کو خود کہہ دیتی ہوں کہ ہم اس مشن پر نہیں جاتے"۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر چیف تمہیں بھی ریڈ وارننگ جاری کر دے گا۔ وہ ہے ہی

نکھٹو اور اگر اس نے ایسا کر دیا تو پھر مجبوراً مجھے اس کے خلاف ریڈ وارننگ جاری کرنا پڑے گی"...... عمران کی زبان پوری روانی سے چل رہی تھی۔

"کیا مطلب۔ کیوں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ وہ تمہارے خلاف ریڈ وارننگ جاری کرے"...... عمران نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت انتہائی مسرت سے گلنار ہو گیا۔

"یہ تم نے آخر کس چکر میں پھنسا دیا ہے۔ نہ یوں مانتے ہو نہ یوں"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں تو مانتا ہوں۔ اس لئے تمہارے فلیٹ پر آیا ہوں لیکن تم نے اب تک نہ چائے پلوائی ہے اور نہ ہنس کر اور مسکرا کر بات کی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"پہلے میں صفدر کو کال کر لوں۔ پھر چائے پلواؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر کو کیوں۔ کیا میں تمہیں شریف آدمی نہیں لگتا"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ گھٹیا باتیں مت کیا کرو۔ نانسنس"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور صفدر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"باقی ساتھیوں کو بھی کال کر لو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... جولیا نے بے اختیار چونک کر کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ اسے بے دھیانی میں یہ خیال ہی نہ رہا تھا کہ کریڈل پر ہاتھ رکھنے سے رابطہ کٹ جاتا ہے۔

"اس لئے کہ اب میں نے بغیر چیک کے تمہارے، صفدر اور ساتھیوں کے ساتھ مشن مکمل کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو تم آخری حد تک جانے پر تیار تھے۔ پھر کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ کاش کوئی ایسا آدمی ہوتا جو دل کی کیفیات دوسرے تک پہنچا سکتا۔ تم نے میری موت کے بارے میں سن کر جب پریشانی کا اظہار کیا اور تمہارے چہرے پر جو تاثرات ابھرے ہیں اس سے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ بہرحال تم میری ہمدرد ضرور ہو اور جہاں تم جیسی ہمدرد موجود ہو وہاں موت کا سوچنا ہی حماقت ہے۔ جہاں تک چیک کا مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں۔ میں بھوکا رہ کر بھی گزارہ کر لوں گا"...... عمران نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ تم نے آج میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت مجھے بخش دی ہے"...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا تھا جیسے موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھی اور کچن کی طرف دوڑتی چلی گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

جولیا واپس آئی تو اس کے چہرے پر ابھی تک مسرت کے گہرے تاثرات موجود تھے۔ اس نے ٹرے میں دو چائے کی پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"عمران۔ کیا واقعی تم نے فیصلہ کر لیا ہے یا"...... جولیا نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے قدرے ہچکچا کر کہا۔

"ہاں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میرے دل کی آواز ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے تیزی سے منہ دوسری طرف کر لیا لیکن عمران دیکھ رہا تھا کہ اس کا جسم ہلکے ہلکے کپکپانا شروع ہو گیا تھا۔

"تم صفدر اور دوسرے ساتھیوں کو کال کرو۔ میں باتھ روم ہو کر آ رہا ہوں"...... عمران نے اس کی کیفیت دیکھ کر اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اسے اکیلے میں اپنے آپ کو سنبھالنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔ اس نے یہ سارا ڈرامہ اس لئے کیا تھا کہ اسے صفدر نے آج صبح ہی فون کر کے اطلاع دی تھی کہ وہ ڈیگوشیا مشن پر کام کرنے کے سلسلے میں جولیا سے بات چیت کرنے گیا تو جولیا کا چہرہ سوجا ہوا دیکھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ساری رات سو ہی نہ سکی ہو اور روتی بھی رہی ہو اور پھر صفدر کے مطابق اس کے بے حد اصرار پر جولیا نے صاف بتا دیا تھا کہ وہ اب عمران سے قطعی طور پر مایوس ہو چکی ہے کیونکہ عمران کا رویہ اب اس کے ساتھ انتہائی سرد ہوتا چلا جا رہا ہے اور یہ بات اس کے لئے اب ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔ صفدر نے عمران سے کہا تھا کہ اسے خدشہ ہے

کہ جولیا اس کیفیت میں کہیں اپنے ساتھ کچھ کر نہ گزرے ۔ اس پر عمران نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ جولیا کو سمجھا دے گا اور اب جب صفدر کی اس سے ملاقات ہو گی تو یقیناً صفدر نمایاں فرق دیکھے گا اور اسی لئے وہ یہاں آیا تھا کیونکہ اس نے خود بھی محسوس کر لیا تھا کہ کچھ عرصے سے حالات واقعی اس نہج پر چل نکلے تھے کہ اس کے رویئے کی وجہ سے جولیا کی افسردگی اور مایوسی بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن اب اسے یقین تھا کہ جب صفدر آئے گا تو اسے جولیا پھول کی طرح کھلی ہوئی نظر آئے گی۔ اس طرح کچھ عرصہ کے لئے ہی بہرحال صفدر کا یہ خدشہ دور ہو جائے گا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں موجود تھے۔ ان کے سامنے ایک اہم فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اس فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے بہت سے رنگوں کے فونز میں سے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو ان کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے لیکن ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایکریمیا سے مسٹر سیمنڈ کی ایس ایس کال ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... صدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ۔ سیمنڈ بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ سیمنڈ ایکریمیا میں اسرائیل کا سفیر تھا۔ اس

کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس مسٹر سیمنڈ۔ فرمائیے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ ڈیگو شیا جزیرے پر لارج ویو سسٹم نصب ہو رہا ہے جو اب مکمل ہونے کے قریب ہے۔ اس سلسلے میں اہم بات کرنی ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لارج ویو سسٹم کے سلسلے میں۔ لیکن وہاں تو اسے ایکریمین ہی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پھر"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایسا ہی ہے۔ اس کا اصل فارمولا یہاں مارشل ایریا کے ایس ایس سٹور میں رکھا گیا تھا اور مارشل ایریا کے اس ایس ایس سٹور کو تباہ کر دیا گیا ہے"...... سیمنڈ نے کہا۔

"یہ آپ کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ میرا وقت کتنا قیمتی ہے۔ آپ کھل کر بتائیں کیا بات ہے"...... صدر نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا کیونکہ کوئی بات واقعی ان کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔

"جناب۔ یہ کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہے اور اب یقیناً وہ ڈیگو شیا جزیرے پر ہمارے لارج ویو سسٹم کے خلاف بھی کارروائی کرے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کارروائی کی ہے اور وہ ڈیگو شیا میں بھی کارروائی کرے گی۔ کیوں۔ وجہ"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ تفصیل یہ ہے کہ پاکیشیا کا ایک سائنس دان ایکریمیا لیبارٹری میں لارج ویو سسٹم فارمولے پر کام کرتا رہا ہے۔ جب وہ تکمیل کے قریب آیا تو وہ غائب ہو گیا۔ اسے تلاش کیا جاتا رہا لیکن وہ ٹریس نہ ہو سکا۔ پھر اچانک ایکریمین ایجنٹوں نے ٹریس کر لیا کہ پاکیشیا میں یہ سائنس دان لارج ویو فارمولے کی تکمیل کے لئے خفیہ طور پر کام کر رہا ہے جس پر ایکریمین ایجنسی ٹارسن نے وہاں کارروائی کی اور اس فارمولے کو بھی جلا دیا اور اس سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ایکریمیا پہنچ گئی۔ انہوں نے ٹارسن ایجنسی کے ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیا جنہوں نے پاکیشیا میں کارروائی کی تھی لیکن ساتھ ہی انہوں نے لارج ویو فارمولے کے حصول کے لئے بھی کام شروع کر دیا اور مختصر یہ کہ فارمولا تو انہیں نہیں مل سکا۔ البتہ انہوں نے مارشل ایریا میں اس کا پورا سٹور تباہ کر دیا اور واپس چلے گئے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اب لازماً ڈیگو شیا جزیرے پر اٹیک کریں گے اور وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے پراجیکٹ کو بھی ساتھ ہی تباہ کر دیں"۔ سیمنڈ نے کہا۔

"آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہوا اور آپ نے کیسے یہ سب تجزیہ کیا"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آپ میری پرسنل فائل دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو

جائے گا کہ سفارت کاری سے پہلے میں نے کچھ عرصہ ایکریمیا کی ایک ایجنسی میں کام کیا ہے۔ اس کے بعد ایک مشن کے دوران مجھے ایسی چوٹیں آئیں کہ مجھے یہ کام چھوڑنا پڑا اور پھر میں سفارت کاری میں آ گیا اس لئے اب بھی ایجنسیوں کے مخصوص آدمیوں سے میرے تعلقات ہیں۔ مارشل ایریا اور اس کے سٹور کی تباہی کی اطلاع نے تو مجھے ویسے ہی تجسس میں ڈال دیا اور میں نے ایجنسیوں میں مخصوص آدمیوں سے بات کی تو مجھے یہ ساری باتیں معلوم ہو گئیں اور وہیں سے مجھے معلوم ہوا کہ ڈیگوشیا جزیرے پر فارمولے کی ایک کاپی موجود ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس کا علم ہے اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ یہ لارج ویو سسٹم اصل میں اسرائیل کا ہے لیکن اسے ظاہر ایکریمین کیا جا رہا ہے اس لئے میں نے آپ سے بات کی ہے کہ یہ اہم بات آپ کے نوٹس میں رہے"...... سیمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ یہ اہم بات میرے نوٹس میں لے آئے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ مجھے اس سلسلے میں فوری طور پر خصوصی انتظامات کرنے پڑیں گے۔ تھینک یو"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر انتہائی گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ انہوں نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے ایک طرف رکھ دی اور وہ بیٹھے کافی دیر تک سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر ایک

بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"قومی سلامتی کی ایجنسی کے کرنل پولٹر کو میرے آفس میں بھیجو"۔ صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر مؤدبانہ سی دستک سنائی دی تو صدر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ سامنے دیوار پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر ایک لمبا تڑنگا آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ فوجی وردی تھی، کھڑا نظر آیا۔ صدر نے وہ بٹن آف کر کے دوسرا بٹن پریس کر دیا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ لمبا تڑنگا اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے فوجی انداز میں صدر کو سیلوٹ کیا۔

"تشریف رکھیں کرنل پولٹر"...... صدر نے کہا تو کرنل پولٹر سامنے موجود صوفے پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کرنل پولٹر۔ آپ کو معلوم ہے کہ ڈیگوشیا جزیرے پر لارج ویو سسٹم کی تنصیب جاری ہے۔ یہ سسٹم اسرائیل کا ہے لیکن اسے ایکریمیا سے ایک معاہدے کے تحت ایکریمین ظاہر کیا جا رہا ہے کیونکہ اس سسٹم سے ایکریمیا بھی اپنے مخصوص مقاصد حاصل کرے گا۔ اس کے تمام اخرات حکومت اسرائیل ادا کر رہی ہے"...... صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل پولٹر نے مختصر سا جواب دیا۔

"وہاں اس کی حفاظت کس کے ذمے ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"ایکریمیا کے جناب اور ایکریمیا کی سب سے اہم بلیک ایجنسی اس کی سیکورٹی پر مامور ہے کیونکہ یہ سسٹم ایکریمیا کے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا اسرائیل کے لئے"...... کرنل پولٹر نے جواب دیا۔

"جس طرح اسرائیل کی طرف سے اس پراجیکٹ کے رابطہ آفیسر آپ ہیں اس طرح ایکریمیا کی طرف سے کون سی ایجنسی رابطے کا کام کر رہی ہے"...... صدر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ایکریمین ایجنسی ریڈوڈ ہے جناب۔ وہ بھی اس پراجیکٹ کو ڈیل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے"...... کرنل پولٹر نے جواب دیا۔

"اس کا انچارج کون ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"کرنل ڈاسن جناب"...... کرنل پولٹر نے جواب دیا۔

"اس کا آفس کہاں ہے اور اس کا فون نمبر"...... صدر نے کہا تو کرنل پولٹر نے تفصیل بتا دی۔

"آپ کی اس سے بات ہوتی رہتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ تقریباً ہر ہفتے ہم ایک دوسرے سے رپورٹس کا تبادلہ کرتے ہیں"...... کرنل پولٹر نے جواب دیا۔

"اس ایجنسی کو کنٹرول کون کرتا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"سپیشل سیکرٹری ڈیفنس لارڈ میکالے جناب"...... کرنل پولٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... صدر نے کہا تو کرنل پولٹر اٹھا، اس نے ایک بار پھر فوجی سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو صدر نے خاکی رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ان کے ملٹری سیکرٹری کرنل بروک کی آواز تھی۔

"کرنل بروک۔ ایکریمیا کے سپیشل سیکرٹری ڈیفنس لارڈ میکالے سے میری بات کرائیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ کے وقفے کے بعد خاکی رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ سپیشل سیکرٹری ڈیفنس لارڈ میکالے سے بات کیجئے"۔ دوسری طرف سے کرنل بروک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... صدر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ایکریمین سپیشل سیکرٹری ڈیفنس میکالے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"لارڈ میکالے۔ ڈگو شیا جزیرے پر لارج ویو سسٹم پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی سیکورٹی بلیک ایجنسی

کر رہی ہے۔ کیا یہ بلیک ایجنسی آپ کے تحت ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"نو سر۔ یہ براہ راست چیف سیکرٹری صاحب کے تحت ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... صدر نے کہا اور کریڈل دبا کر انہوں نے ایک بار پھر بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کرنل بروک کی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین چیف سیکرٹری سے بات کرائیں"...... صدر نے کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو انہوں نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایکریمین چیف سیکرٹری سر ڈان سے بات کیجئے جناب"۔ کرنل بروک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ میں ایکریمین چیف سیکرٹری ڈان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"سر ڈان۔ ڈگیو شیا جزیرے پر اسرائیل اور ایکریمیا کا انتہائی اہم پراجیکٹ لارج ویو سسٹم کی تنصیب جاری ہے۔ کیا یہ آپ کے

نونس میں [illegible] کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مختصر سے الفاظ میں جواب دیا گیا۔

"کیا وہاں کی سیکورٹی بلیک ایجنسی کے ذمہ ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر ڈان۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایکریمیا کی ایک ایجنسی جسے ٹارسن ایجنسی کہا جاتا ہے، نے پاکیشیا میں لارج ویو سسٹم پر ہونے والی ریسرچ کو تباہ کر دیا ہے اور اس پاکیشیائی سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا ہے جو اس پر کام کر رہا تھا۔ اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا پہنچی اور پھر انہوں نے مارشل ایریا کے خصوصی سٹور سے لارج ویو سسٹم کا فارمولا اڑانے کی کوشش کی لیکن وہ فارمولا تو نہ اڑا سکے البتہ انہوں نے مارشل ایریا اور اس کے سٹور کو تباہ کر دیا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی طرف سے رپورٹ ملی ہے۔ ٹارسن ایجنسی ان کے تحت ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ڈگیو شیا جزیرے پر بھی اس فارمولے کی ایک کاپی موجود ہے۔ وہاں لارج ویو سسٹم پراجیکٹ دراصل اسرائیل اور

ایکریمیا کا مشترکہ پراجیکٹ ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں اٹیک کر کے وہ فارمولا حاصل کرنے اور اس پراجیکٹ کو تباہ کرنا چاہتی ہے"...... صدر نے کہا۔

"اوہ۔ سر مجھے تو بہرحال ایسی رپورٹ نہیں ملی۔ لیکن اگر ایسا ہے تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس پراجیکٹ کی سیکورٹی بلیک ایجنسی کی ذمہ داری ہے اور بلیک ایجنسی ایکریمیا کی سب سے اہم ایجنسی ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اگر انہوں نے اٹیک بھی کیا تو وہ خود ختم ہو جائیں گے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"سر ڈان۔ آپ کو پاکیشیا سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے یا نہیں"...... صدر نے سرد لہجے میں کہا۔

"پوری طرح علم ہے جناب۔ لیکن اس کے باوجود آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ ڈیگوشیا جزیرہ ان کے لئے موت کا پھندہ ثابت ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وہاں ریڈ الرٹ کے احکامات بھی دے دیتا ہوں"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"وہاں بلیک ایجنسی کا انچارج کون ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"کرنل ڈیوک ہیں جناب۔ وہ بلیک ایجنسی کے سب سے فعال اور سب سے ذہین ایجنٹ ہیں اور بلیک ایجنسی میں سب سے زیادہ طویل فہرست ان کے کارناموں کی ہے اس لئے انہیں خصوصی طور پر وہاں سیکورٹی چیف آفیسر بنایا گیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ انہیں فون کر کے میرے بارے میں بتا دیں۔ میں خود ان سے بات کرنا چاہتا ہوں اور مجھے ان کا خصوصی فون نمبر بھی بتا دیں"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرنل ڈیوک کا نام سن کر ان کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ انہوں نے بھی کرنل ڈیوک کے بارے میں وقتاً فوقتاً کافی کچھ سن رکھا تھا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد انہوں نے ملٹری سیکرٹری کرنل بروک کو ڈیگوشیا جزیرے پر کرنل ڈیوک کا نمبر دے کر ان سے بات کرنے کا کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... صدر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ڈیگوشیا جزیرے پر کرنل ڈیوک سے بات کیجئے جناب"۔ ملٹری سیکرٹری کرنل بروک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں کرنل ڈیوک بول رہا ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوک۔ مجھے حتمی اطلاعات مل رہی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی روز ڈیگوشیا جزیرے پر ریڈ کر کے وہاں سے

لارج ویو سسٹم کا فارمولا بھی حاصل کرنا چاہتی ہے اور لارج ویو سسٹم پراجیکٹ کو بھی تباہ کرنا چاہتی ہے۔ ہم نے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کرنے کی بجائے آپ سے براہ راست رابطہ اس لئے کیا ہے کہ آپ نے فیلڈ میں کام کرتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب پریذیڈنٹ۔ ہمیں جیسے ہی اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے مارشل ایریا پر ریڈ کر کے وہاں کے سٹور کو تباہ کر دیا ہے اسی روز ہم سمجھ گئے تھے کہ اب وہ ڈیگوشیا جزیرے کا رخ کریں گے اس لئے ہم نے یہاں اسی روز سے ریڈ الرٹ کر رکھا ہے اور ہم ہر لحاظ سے چوکنا ہیں۔ ویسے اس پراجیکٹ پر اور اس ایریئے کے حفاظتی انتظامات بے حد سخت ہیں اس لئے وہ لوگ یہاں کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلیک ایجنسی نے انہیں ڈیگوشیا جزیرے کے اوپن علاقے میں ختم کرنے کے لئے علیحدہ ٹیم کال کر لی ہے اور پاکیشیا میں بھی ایسے انتظامات کر لئے گئے ہیں کہ یہ لوگ جیسے ہی وہاں سے روانہ ہوں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی اور پھر انہیں پراجیکٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے گا۔ اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں"...... کرنل ڈیوک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوک۔ مجھے آپ کا جواب سن کر بے حد اطمینان ہوا ہے۔ لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ حد درجہ تیز اور فعال ہیں۔ انتہائی سخت سے سخت حفاظتی انتظامات کا شیرازہ بکھیر دینے میں

یہ لوگ بے پناہ شہرت رکھتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یہاں ان کا مقابلہ کسی نارمن ایجنسی سے نہیں بلکہ بلیک ایجنسی سے ہے اور ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا ہر ایک ایجنٹ ہمیشہ ان سب پر بھاری ثابت ہوا ہے اور اس بار بھی ایسا ہی ہو گا۔ آپ بہت جلد خوشخبری سنیں گے"۔ کرنل ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ کا بے حد شکریہ"...... صدر نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر انہوں نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور ایک طرف رکھی ہوئی فائل اٹھا کر اسے سامنے رکھ لیا۔

جیٹ ہوائی جہاز کی کھلی اور انتہائی آرام دہ سیٹ پر عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر تنویر اور صفدر تھے جبکہ اس بار کیپٹن شکیل نے ایک علیحدہ سیٹ منتخب کی تھی کیونکہ وہ یہ سفر اپنی پسندیدہ کتاب پڑھنے میں گزارنا چاہتا تھا۔ پاکیشیا سے ڈیگو شیا کا فاصلہ بے حد طویل تھا اور جہاز براہ راست پاکیشیا سے ڈیگو شیا نہیں جاتا تھا اس لئے پاکیشیا سے انہوں نے سیٹیں افریقی ملک مراکش کے لئے بک کرائی تھیں۔ ڈیگو شیا جزیرہ چونکہ شمالی بحر اوقیانوس میں واقع تھا اس لئے عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ مراکش سے ڈیگو شیا جانے والی سمندری مسافر لانچ جسے فیری کہا جاتا تھا، کے ذریعے ڈیگو شیا پہنچیں گے۔ دوسری صورت میں انہیں پورا شمالی بحر اوقیانوس کراس کر کے پہلے ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن پہنچنا پڑتا اور پھر ولنگٹن سے دوسری پرواز پر واپس شمالی بحر اوقیانوس میں واقع

ڈیگو شیا جزیرے پر پہنچنا تھا۔ اس طرح یقیناً بہت سا وقت بھی ضائع ہوتا اور انہیں سفر بھی طویل کرنا پڑتا۔ اس وقت جہاز اپنی پرواز مکمل کر کے مراکش کے دارالحکومت کاسا بلانکا کے بین الاقوامی ایئرپورٹ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ یہ طویل سفر عمران نے تو حسب عادت آنکھیں بند کئے اور بظاہر نیند کرنے میں گزارا تھا جبکہ جولیا جہاز میں مختلف رسالے اور اخبارات پڑھتی رہی۔ تنویر اور صفدر نے باتیں کرنے اور سوتے جاگتے میں وقت صرف کیا تھا جبکہ کیپٹن شکیل مسلسل اپنی پسندیدہ کتاب پڑھنے میں مصروف رہا تھا۔ البتہ درمیان میں جب بھی مشروبات پیش کئے جاتے اور کھانا وغیرہ دیا جاتا تو عمران اس طرح ہوشیار ہو جاتا جیسے وہ زندگی بھر کبھی سویا ہی نہ ہو۔ جولیا کا کئی بار جی چاہا کہ وہ عمران سے بات چیت کرے لیکن ہر بار اس نے دانستہ اپنی اس خواہش کو دبا دیا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر عمران نے اپنی عادت کے مطابق کوئی الٹی سیدھی بات کر دی تو عمران کی طرف سے جو مسرت اس کے دل میں پیدا ہوئی ہے وہ ختم ہو جائے گی اور وہ دانستہ اس مسرت کو سنبھال کر رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن مسلسل رسالے اور اخبارات پڑھتے پڑھتے وہ اب مرجانے کی حد تک بور ہو چکی تھی۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ صفدر کو اپنی سیٹ پر بٹھا کر تنویر سے گپ شپ کرے لیکن پھر اسی لمحے اس نے اس خیال کو اس لئے جھٹک دیا کہ کہیں عمران ناراض نہ ہو جائے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھل کر تنویر کی حمایت بھی کرتی تھی۔ لیکن

نجانے کیا بات تھی کہ جس روز سے عمران نے فلیٹ پر آکر اس سے کھل کر خوشگوار باتیں کی تھیں اس روز سے اب وہ تنویر سے اس انداز میں کھل کر بات کرنے سے ذہنی طور پر کترانے لگی تھی۔

"عمران ۔ عمران" ...... اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر اچھا ساتھی ہے۔ بے شک اس سے بات چیت کر لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ...... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا مجھے معلوم نہیں ہے کہ تنویر اچھا ساتھی ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم" ...... جولیا نے اس انداز میں گھبرا کر بات کی جیسے اس کے دل کا چور پکڑا گیا ہو۔

"دیکھو جولیا۔ وہاں فلیٹ پر دوسری بات تھی۔ اس وقت ہم ڈیوٹی پر ہیں اور تم اس وقت جولیا نہیں بلکہ ڈپٹی چیف بھی ہو۔ لہذا مشن کے دوران کسی قسم کی جذباتیت کو قریب نہ پھٹکنے دینا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں بار بار مجھے جگانے کا ارادہ کرنے کے باوجود نہیں جگا رہی اور کیوں بار بار مڑ کر صفدر کو یہاں بلانے اور خود تنویر کے ساتھ گپ شپ کرنے سے دانستہ گریز کر رہی ہو۔ ہر جگہ یہ بچگانہ جذبات نقصان دیتے ہیں" ...... اچانک عمران نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت، سرد اور غیر جذباتی لہجے میں کہا۔ اس نے جیسے ہی لفظ بچگانہ جذبات منہ سے نکالا جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے

اس کے اندر کوئی چیز کھناکے سے ٹوٹ گئی ہو۔ وہ عمران کو کوئی جواب دینے کی بجائے ایک جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ٹوائلٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مس جولیا کو کیا کہہ دیا ہے"۔ اچانک صفدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے بتایا ہے کہ ہم انتہائی اہم اور سخت مشن پر جا رہے ہیں۔ میلہ دیکھنے نہیں جا رہے اس لئے ڈیگوشیا پہنچنے سے پہلے وہ ہر قسم کے بچگانہ جذبات کو جھٹک دے اور اس نے میری بات مان لی ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کو ایسا کہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یقیناً جولیا نے کوئی ایسی بات کی ہو گی جو عمران کو ناگوار گزری ہو گی ورنہ عمران عام طور پر اس قسم کے الفاظ نہیں کہا کرتا۔

"اس نے مجھے جگانے کے لئے میرا دو بار نام اس انداز میں لیا ہے کہ میرا دل چاہنے لگا تھا کہ اٹھ کر تمہارے پیر پکڑ لوں اور تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ کر منت کروں کہ تم خطبہ نکاح یاد کر لو۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ ایں خیال است محال و جنون۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اسے سمجھانا پڑا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کسی کے جذبات اس سرد مزاجی سے مجروح نہ کیا کریں۔ یہ انسانیت کے خلاف ہے" ...... صفدر نے مسکراتے

ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے جذباتی انداز میں اور اٹھلاتے ہوئے عمران کا نام لیا ہو گا اور عمران ایسے انداز سے ہمیشہ کوسوں دور بھاگتا تھا۔

"چیف نے شاید اس بار صالحہ کو اس لئے ساتھ نہیں بھیجا کہ تمہیں انسانیت کا بھولا ہوا سبق یاد آ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کیوں اس سے بات کرتے ہو۔ یہ شخص تو بات کرنے کے قابل ہی نہیں"...... تنویر نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ یہ ہے بات کرنے کا صحیح اور درست انداز اور میں یہی انداز جولیا کو سکھانا چاہتا ہوں تو تم اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے جولیا ٹوائلٹ سے واپس آئی اور اس نے صفدر کو اٹھ کر اپنے والی سیٹ پر جانے کا اشارہ کیا۔

"آپ عمران صاحب کے ساتھ بیٹھیں مس جولیا۔ میں نے عمران صاحب کو سمجھا دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا سمجھا دیا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ وہ آپ کے جذبات آئندہ مجروح نہیں کریں گے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اس کی جرأت ہے ایسا کرنے کی۔ میں اسے گولی نہ مار دوں گی"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک

جھٹکے سے آگے بڑھ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"تم اس طرح اچانک اٹھ کر نہ جایا کرو۔ تمہاری خالی سیٹ دیکھ کر میرا دل ڈوبنے لگتا ہے"...... عمران نے بڑے شیریں لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو کیا تمہیں تھپڑ مار کر جایا کروں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ وہ ساری مسرت اور سارے خواب عمران کے دو لفظوں بیگانہ جذبات نے جیسے فضا میں تحلیل کر دیئے تھے اور جولیا سمجھ گئی تھی کہ عمران نے صرف وقتی طور پر اپنے کسی مفاد کی خاطر فلیٹ پر ایسی باتیں کی تھیں ورنہ وہ وہی پہلے جیسا پتھر دل اور کٹھور آدمی ہے۔

"تھپڑ نہیں۔ اس سے تمہارے نازک ہاتھ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے۔ بس میٹھی نظروں سے دیکھ کر چلی جایا کرو تاکہ تمہارے آنے تک میں سرور اور خمار میں ڈوبا رہوں"...... عمران جیسا ڈھیٹ بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے پائلٹ نے جہاز کے اترنے اور بیلٹ وغیرہ باندھنے کا اعلان کرنا شروع کر دیا تو جہاز میں جیسے یکلخت ہلچل سی مچ گئی اور سب سیدھے ہو کر بیٹھنے اور بیلٹس باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ اس لئے جولیا نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر ایئرپورٹ سے وہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر کاسابلانکا کے ایک ہوٹل میں پہنچ گئے۔ لیکن روایت کے مطابق اس بار اپنے اپنے کمرے سے ہو کر باقی سب تو عمران کے کمرے میں پہنچ گئے

لیکن جولیا نہ آئی۔

"ارے۔ کیا کمروں کی سجاوٹ اچھی نہیں ہے حالانکہ یہ فائیو سٹار ہوٹل ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ اس قدر خوبصورت انداز میں کمرے سجائے گئے ہیں کہ ہم ایک دوسرے سے اس سجاوٹ کی تعریف کر رہے ہیں اور آپ ایسا کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی سجاوٹ کا کیا فائدہ جس میں رنگ ہی نہ ہوں۔ وہ ہمارے ایک قومی شاعر نے بڑے پتے کی بات کی ہے۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ کائنات کی تصویر اس وقت تک بدرنگ رہتی ہے جب تک کہ اس میں نسوانی رنگ نہ ہوں"...... عمران نے شعر کا مفہوم بتاتے ہوئے الفاظ اپنی مرضی سے تبدیل کرلئے تھے۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ جولیا کے بغیر کمرے کی سجاوٹ میں رنگ غائب ہوگئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ بات تم تو نہ کہو۔ یہ بات تنویر تو کہہ سکتا ہے۔ تم تو جولیا کی بجائے صالحہ کا نام استعمال کرو۔ اس لئے جولیا آبھی جائے تب بھی تمہیں کمرہ بے رنگ ہی نظر آئے گا"...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میرا خیال ہے کہ مس جولیا غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے ہی آئیں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شاید"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل

دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ جولیا ناراضگی کی وجہ سے نہیں آئے گی۔ اپنے کمرے میں رہے گی"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے آنے کی بات کی ہے۔ کمرے میں رہنے کی وجہ کا اب مجھے کیا علم ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر میں بھی اپنے کمرے میں جا رہا ہوں"...... تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے کہا جاتا تھا خس کم جہاں پاک لیکن ظاہر ہے اب تنویر بھاری بھرکم آدمی ہے خس کیسے ہو سکتا ہے اس لئے اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ تنویر کم کمرہ پاک"...... عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ بکواس کی تو گولی مار دوں گا"...... تنویر نے دروازے کے قریب مڑ کر غصیلے لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نفسیاتی طور پر تشدد پسند ہوتے جا رہے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میں ایسا ہو گیا تو کیا تم دونوں یہاں بیٹھے نظر آسکتے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ڈیگو شیا جزیرے پر یقیناً یہ اطلاع پہنچ چکی ہو گی کہ ہم نے مارشل ایریئے کا سٹور تباہ کر دیا ہے اس لئے لامحالہ اب وہ لوگ ہمارے وہاں منتظر ہوں گے"...... صفدر کے جواب دینے سے

پہلے کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کر دی تو صفدر بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"ہاں۔اور وہاں ایک اطلاع کے مطابق بلیک ایجنسی کام کر رہی ہے اور چیف سکورٹی آفیسر کرنل ڈیوک ہے جسے ان دنوں بلیک ایجنسی کی ناک کہا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو عمران صاحب یقیناً پاکیشیا سے اور پھر ایئرپورٹ پر نگرانی کی جا رہی ہو گی۔ پھر آپ بہرحال اپنے اصل حلیئے میں ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ میری اصل شکل بے حد خوبصورت ہے اس لئے میں نے میک اپ کا ارادہ ترک کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کس طرح معلوم ہوا ہے آپ کو"...... صفدر نے کہا۔

"میں اصل شکل میں فلیٹ سے نکل رہا تھا کہ ساتھ والے فلیٹ کی کھڑکی سے ایک محترمہ مجھے کن انکھیوں سے دیکھ رہی تھیں۔ میں فوراً واپس گیا اور میں نے میک اپ کیا لیکن پھر جب میں سیڑھیاں اتر کر وہاں پہنچا تو ساتھ والے فلیٹ کی کھڑکی ہی بند ہو چکی تھی۔ اب تم خود بتاؤ۔ اب میں کیوں میک اپ کروں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہ ادا کروں"...... عمران نے کہا۔

"صفدر۔ تم اہم اور سنجیدہ بات کے دوران ایسی بات کر دیتے ہو

کہ عمران صاحب کا ذہن پٹڑی سے اتر جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے اس بار صفدر سے مخاطب ہو کر قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری کیپٹن شکیل"...... صفدر نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ جان بوجھ کر اصل شکل میں وہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ خود چاہتے ہیں کہ آپ کی ڈیگو شیا جزیرے پر پہنچنے کی پیشگی اطلاع پہنچ جائے۔ اس کی وجہ"۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم نے ڈیگو شیا کی تو ٹکٹیں ہی نہیں لیں۔ ہم تو یہاں مراکش کے مسافر بن کر پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے مراکش پہنچنے سے وہ سمجھ جائیں گے کہ آپ ڈیگو شیا آ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں سے بھی تو میک اپ کر کے جا سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لازمی بات ہے کہ ہمیں پاکیشیا سے یہاں مراکش پہنچنے میں کافی وقت لگا ہے اور اس دوران بلیک ایجنسی یہاں ہماری نگرانی پر کسی کو تعینات کر چکی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں تو وکیل بننا چاہئے تھا۔ اصل بات اگلوانے کے لئے جرح بڑے شاندار انداز میں کرتے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا واقعی کوئی اور بات ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہے تو سہی لیکن پہلے کیپٹن شکیل بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"خیال کیا ہے وہی گھسی پٹی بات ہی ذہن میں آسکتی ہے کہ اس طرح وہ لوگ سامنے آجائیں گے اور ان کی مدد سے ہم آگے بڑھ سکیں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا تو جولیا اور اس کے پیچھے تنویر اندر داخل ہوا۔

"اوہ آؤ۔ مجھے تمہارا ہی انتظار تھا تاکہ ہاٹ کافی منگوائی جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جولیا نے رسیور اٹھا کر روم سروس کے نمبر پریس کئے اور کمرے میں پانچ کپ ہاٹ کافی بھجوانے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ تنویر اور جولیا کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے لیکن عمران کے اس فقرے کے بعد ان دونوں کے چہرے بھی نارمل ہو گئے تھے۔

"کیپٹن شکیل۔ وہاں آگے بڑھنے کا کلیو اس انداز میں حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈگوشیا جزیرے کا مشرقی حصہ جو گھنے جنگلات پر مشتمل ہے حکومت ایکریمیا کی تحویل میں ہے اور یہ ہر لحاظ سے ممنوعہ علاقہ ہے۔ بظاہر وہاں ایکریمیا کا کوئی دفاعی مواصلاتی نظام نصب ہے لیکن دراصل وہاں لارج ویو پراجیکٹ نصب کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ اصل شکل میں وہاں کیوں جا رہے ہیں۔ وجہ"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں ہی کیپٹن شکیل کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"وجہ تو میں نے پہلے بتا دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ مس جولیا کے سامنے وہ وجہ دوہرائی جائے۔ لیکن عمران صاحب۔ میری درخواست ہے کہ اس بار آپ بھی جذبات سے ہٹ کر مشن مکمل کریں کیونکہ یہ مشن شاید ہماری زندگیوں کا سب سے سخت اور کٹھن مشن ثابت ہو۔ بلیک ایجنسی کسی بھی صورت میں کارکردگی کے لحاظ سے ہم سے کم نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے اس بار اور زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو اصل شکل میں جا رہا ہوں کہ ایسی ایجنسی کے مقابل میک اپ کر کے ہم کب تک چھپ سکتے ہیں۔ ویسے بھی جب ہم نے مشرقی حصے میں داخل ہونے کی کوشش کی تو چاہے ہم کسی بھی میک اپ میں ہوں ہمیں مشکوک ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اصل وجہ ایک اور بھی ہے جو میں جولیا کے سامنے اس شرط پر بتا سکتا ہوں کہ جولیا جذباتی نہ ہو جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"تم میری فکر مت کرو۔ اب میں کسی بات پر جذباتی نہیں ہوں

گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بلیک ایجنسی نے ہمارے شایان شان استقبال کے لئے ایک اور ٹیم ایکریمیا سے ڈگوشیا جزیرے پر بھیجی ہے تاکہ وہ ہمیں ڈگوشیا کے مغربی علاقے میں اس قدر مصروف کرے کہ ہم مشرق کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا ہی بھول جائیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی ٹیم"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"بلیک ایجنسی میں لیڈیز کا علیحدہ سیکشن ہے اور اس سیکشن میں ایک سپر سیکشن بھی ہے جسے بیوٹی سیکشن کہا جاتا ہے۔ اس سیکشن میں ایکریمیا کی ایسی لڑکیاں بھرتی کی جاتی ہیں جو اگر مقابلہ حسن میں شمولیت اختیار کریں تو یقیناً مقابلہ حسن کے جج صاحبان رعب حسن سے ہی بے ہوش ہو جائیں۔ بلیک ایجنسی کو معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ارکان کنوارے ہیں اس لئے انہوں نے بیوٹی سیکشن کو اس بار ڈگوشیا کے مغربی حصے میں ہمارے استقبال کے لئے بھیجا ہے اس لئے تم خود بتاؤ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسا سیکشن ہمارے لئے بھیجا گیا ہے اور ہم میک اپ کر کے ان سے چھپتے پھریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کر کے ٹرالی پر موجود ہاٹ کافی کے برتن ان کے درمیان موجود میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ٹرالی ایک طرف کر کے کھڑی کی اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے

باہر چلا گیا۔

"تو تم نے اس لئے مجھ سے جہاز میں ایسی باتیں کی تھیں کیونکہ تمہیں معلوم ہو چکا تھا کہ ڈگوشیا میں تمہارے لئے حسیناؤں کے جمگھٹے ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ بھی کمال کرتی ہیں کہ عمران صاحب کی ہر بات کو سچ سمجھ لیتی ہیں حالانکہ آپ کو خود اچھی طرح معلوم ہے کہ کسی بھی سیکرٹ ایجنسی میں اس قسم کے بیوٹی سیکشن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا دماغ خراب ہو سکتا ہے تو کیا دوسرے لوگ پاگل نہیں ہو سکتے۔ تم مردوں کو اسی لئے تو ناقابل اعتبار کہا گیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا مطلب ہے کہ بلیک ایجنسی کے ایجنٹ مغربی علاقے میں ہمارے انتظار میں ہوں گے اور ہم نے پہلے ان سے نمٹنا ہے اور پھر آگے بڑھنا ہے اور چونکہ آپ کی اصل شکل کی وجہ سے وہ فوراً آپ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں گے اس طرح وہ خود بخود سامنے آ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے عمران کے جواب دینے سے پہلے ہی درمیان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو ہاتھ ڈالنے کی بات ایسے کی ہے جیسے گردن میں ہاتھ ڈال کر انہوں نے مجھے گھسیٹنا ہے حالانکہ ہاتھ ڈالنے کا یہ مطلب بھی

ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر سمندر کے کنارے اٹھکیلیاں کی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہمیں اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی اسلحہ ڈیگوشیا سے مل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہر قسم کا اسلحہ وہاں سے مل سکتا ہے کیونکہ ڈیگوشیا جزیرے کا مغربی حصہ بڑی بڑی تنظیموں کا گڑھ بھی ہے۔ وہاں اسلحہ سٹاک بھی ہوتا ہے اور ایکریمیا اور افریقہ دونوں اطراف میں اسمگل بھی کیا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ہاٹ کافی کا کپ اٹھا لیا جو اس دوران صفدر نے سب کے لئے کافی کے کپ تیار کر لئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار اچھل پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ہاک بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے ایک مسکراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ بلیک ایجنسی نے پہلے وہاں اپنے دو ایجنٹ فریڈ

اور فاسٹ بھیجنے کا پلان بنایا تھا لیکن پھر اسرائیل کے صدر نے بذات خود جزیرے پر موجود کرنل ڈیوک جس کا تعلق بلیک ایجنسی سے ہے اور جو چیف سیکورٹی آفیسر بھی ہے، سے رابطہ کیا اور آپ کے بارے میں اطلاع دی اور اطلاع ملنے کے بعد پہلے والا آئیڈیا ڈراپ کر کے بلیک ایجنسی کے چیف نے بلیک ایجنسی کی دو سپر ٹاپ ایجنٹس روسٹی اور گارنی کو بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ یہ دونوں سپر ایجنٹس اس وقت ڈیگوشیا پہنچ چکی ہیں اور میں نے ڈیگوشیا سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق ان دونوں ایجنٹوں نے ڈیگوشیا کے سب سے خطرناک گروپ جسے آسٹر گروپ کہا جاتا ہے کو آپ کے خلاف ہائر کیا ہے اور اس وقت آسٹر گروپ کے خوفناک قاتل اور بدمعاش پورے ڈیگوشیا میں آپ کے شدت سے منتظر ہیں اور انہیں نہ صرف آپ کی تعداد کا علم ہے بلکہ آپ کی تصویریں بھی ان تک پہنچ چکی ہیں"...... ہاک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ بڑے جوش و خروش ، دھوم دھڑکے سے استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ہاک بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ مراکش میں بھی آپ کی سائنسی انداز میں نگرانی ہو رہی ہے اور آپ جس ذریعے سے بھی ڈیگوشیا پہنچیں گے وہ لوگ اس سے آگاہ ہوں گے"۔ ہاک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ بلیو سکائی کے ذریعے ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ آسٹر گروپ کا چیف کون ہے اور وہ کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آسٹر کلب ڈیگوشیا کا سب سے بدنام اور مشہور کلب ہے۔ آسٹر اس کا مالک ہے لیکن وہ خود کہاں ہوتا ہے اس کا کسی کو علم نہیں۔ البتہ تمام معاملات کلب کا مینجر ریمنڈ نمٹاتا ہے اور اسے انتہائی خوفناک لڑاکا سمجھا جاتا ہے"...... ہاک نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب بولو۔ میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ بلیک ایجنسی کے بیوٹی سیکشن کی دو ممبرز روسٹی اور گارنی ہمارے استقبال کے لئے ڈیگوشیا میں موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اس بار صرف مسکرا دی کیونکہ وہ خود سن چکی تھی کہ یہ دونوں بلیک ایجنسی کی سپر ٹاپ ایجنٹس ہیں اور وہ جانتی تھی کہ یہ ایجنٹس ڈیوٹی کے دوران جذباتی معاملات میں ملوث نہیں ہوا کرتیں۔

"عمران صاحب۔ ہاک نے ان دونوں کو سپر ٹاپ ایجنٹس بتایا ہے لیکن ان سپر ٹاپ ایجنٹس نے خود سامنے آنے کی بجائے بدمعاشوں اور غنڈوں کے اس گروپ کو ہائر کر لیا ہے۔ اس کی وجہ"...... صفدر نے کہا۔

"وہ دو ہیں اور ہم چار مرد ہیں۔ میرا کیا ہے۔ میں تو ویسے بھی

حسن کا پرستار ہوں اور بقول اماں بی سات بیٹیوں جیسا بیٹا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ اس بار جولیا بھی اس ہنسی میں شریک تھی۔

"سات بیٹیوں جیسے بیٹے صاحب۔ تم یہیں مراکش میں رہو۔ میں ان تینوں مردوں کے ساتھ جا کر پہلے ان کا خاتمہ کروں گی پھر تمہیں وہاں کال کر لیا جائے گا اور تم باقی مشن مکمل کر لینا"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم نے تنویر کی توہین کر دی۔ دیکھو غور سے اس کے نتھنے کس تیزی سے پھول پچک رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم میرے بارے میں خواہ مخواہ بکواس نہ کیا کرو"...... تنویر نے باقی ساتھیوں کے اس طرح اسے دیکھنے سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا توہین ہوئی ہے تنویر کی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے مردوں میں شامل کر دیا ہے حالانکہ وہ آٹھ بیٹیوں جیسا ایک بیٹا ہے"...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ یہ بلیو سکائی وہی ہے جو پہلے بھی ایک کیس میں ہمارے خلاف استعمال ہو چکی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب ہم نے یہاں میک اپ کرنا ہے اور خاموشی سے یہاں سے غائب ہو جانا ہے۔ جب تک بلیو سکائی ہمیں تلاش کرے گی ہم شمالی بحر اوقیانوس میں سفر کر رہے ہوں گے لیکن اب میری بات غور سے سن لو کیونکہ اب یہاں سے ایک لحاظ سے ہمارا اصل مشن شروع ہو رہا ہے۔ یہ مشن انتہائی سخت ہے اور اسے ہم نے انتہائی تیز رفتاری سے مکمل کرنا ہے ورنہ ڈیگوشیا جزیرہ واقعی ہمارا مدفن ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک تو بلیک ایجنسی انتہائی تربیت یافتہ ایجنسی ہے۔ دوسرے یہ لوگ بلیک تھنڈر کی طرح انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتے ہیں۔ تیسری بات یہ کہ یہ لوگ بے ہوش کر کے اور ہوش میں لا کر مذاکرات کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ یہ زبان چلانے کی بجائے ٹریگر دبانے پر زیادہ یقین رکھتے ہیں اس لئے یہ سمجھ لو کہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے کوئی چانس نہیں ہے ورنہ ہمارا اپنا چانس ختم ہو جائے گا۔ ڈیگوشیا پہنچ کر تم نے وہاں ایک ساؤتھ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچنا ہے۔ وہاں ایک آدمی فلیچر موجود ہو گا۔ تم نے اسے پرنس آف ڈھمپ کہنا ہے۔ وہ تمہیں اندر لے جائے گا۔ یہ انتظامات چیف نے کئے ہیں۔ وہاں ہر قسم کا اسلحہ، کاریں، میک اپ کا سامان اور لباس وغیرہ سب کچھ موجود ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم کوٹھی میں جانے کی بجائے پہلے اس آسٹر کلب جائیں اور اس ریمنڈ کے ذریعے اس کے

آدمیوں کو واپس بلا لیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کام میں جولیا اور صفدر کریں گے جبکہ باقی تم دونوں نے کوٹھی میں پہنچنا ہے۔ آسٹر گروپ سے فارغ ہو کر ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد روسٹی اور گارتی کو تلاش کریں گے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز" دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہاں ایک کمپنی ہے سٹار فیری سروس۔ اس کے مینجر رابرٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں۔ مینجر سٹار فیری سروس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ایکریمیا کے فقلے گروپ کے چیف فقلے نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ اوہ۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ آپ حکم فرمائیں"۔ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک خاتون اور چار مردوں کے لئے ایسے کاغذات تیار کرانے ہیں کہ جنہیں ایکریمیا میں اصل سمجھا جائے اور پھر ان کے لئے ڈیگوشیا

جزیرے کے لئے ٹکٹیں بھی چاہیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ تصاویر بھجوا دیں۔ آپ کا کام دو روز میں ہو جائے گا۔ کاغذات ایکریمیا سے ہی بن کر آئیں گے اور ہر لحاظ سے اصل ہوں گے"....... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"آپ اس وقت آفس میں موجود ہیں"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اور میرے ساتھی علیحدہ علیحدہ آپ کے پاس پہنچیں گے۔ رابطہ کوڈ فنٹلے ہوگا۔ تصاویر وغیرہ آپ نے خود تیار کروانی ہیں۔ آپ نے ہماری رہائش کا بندوبست بھی اس انداز میں کرنا ہے کہ آپ کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہوگا جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"چلو اب سپیشل میک اپ کر لیا جائے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اپنے ساتھ لانے والے بیگ میں سپیشل میک اپ کا سامان خصوصی طور پر لے آیا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہمیں لباس بھی تبدیل کرنے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو لباس اس بڑے بیگ میں خصوصی طور پر رکھوائے گئے تھے۔ البتہ بیگ یہیں چھوڑ دینا کیونکہ بیگ تبدیل نہیں ہو سکتے"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ایک کمرے میں دو نوجوان اور خوبصورت لڑکیاں بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھیں۔ ان میں سے ایک لمبے قد اور قدرے بھرے ہوئے جسم کی مالکہ تھی جبکہ دوسری درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کی تھی۔ لمبے قد والی کے بال براؤن رنگ کے تھے اور مردوں کی طرح کٹے ہوئے تھے جبکہ دوسری لڑکی کے بال سیاہ تھے اور وہ اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے شوخ رنگ کے سکرٹ اور اوپر جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔

"کاسا بلانکا سے اوپن سکائی کی کوئی اطلاع نہیں آئی گارنی۔ کیا ہوا ہے انہیں۔ کہیں خوف کے مارے وہیں سے تو واپس نہیں چلے گئے"۔ لمبے قد والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا نام روسٹی تھا اور وہ گارنی سے سینئر تھی اور پھر اس مشن کے چیف بھی وہی تھی۔ دوسری لڑکی اس مشن میں اس کی نمبر ٹو بنا کر بھیجی گئی تھی۔

"وہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں روسی اس لئے واپسی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں کے بارے میں کسی اطلاع کے انتظار میں ہوں"...... دوسری لڑکی جس کا نام گارنی تھا، نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ روسی بول رہی ہوں"...... روسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام میں جیرم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... روسی نے کہا۔

"کاسا بلانکا سے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ اچانک غائب ہو گیا ہے اور اب انہیں تلاش کیا جا رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روسی کے ساتھ ساتھ گارنی بھی بے اختیار چونک پڑی کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سن رہی تھی۔

"لیکن ان کی نگرانی تو اوپن سکائی سے ہو رہی تھی۔ پھر وہ کیسے غائب ہو گئے"...... روسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہوٹل کے کمروں میں تھے اور ہوٹل میں ہمارے ایجنٹ موجود تھے۔ اوپن سکائی اس وقت کام کرتی ہے جب وہ کھلی فضا میں ہوتے لیکن جب کافی دیر تک وہ باہر نہ نکلے تو ہمارے ایجنٹوں نے

ان کے کمرے چیک کئے تو پتہ چلا کہ وہ کمروں سے غائب ہیں۔ البتہ ان کے بیگ وہاں موجود تھے جن میں وہ لباس بھی موجود تھے جو انہوں نے پہنے ہوئے تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں اوپن سکائی کا علم ہو گیا ہے اور وہ میک اپ کر کے اور لباس تبدیل کر کے نکل گئے ہیں"۔ روسی نے کہا۔

"یس مادام۔ اس لئے اب اس گروپ کی پورے کاسا بلانکا میں بھرپور تلاش جاری ہے"...... جیرم نے جواب دیا۔

"لیکن وہ فوری وہاں سے نکل بھی تو سکتے ہیں"...... روسی نے کہا۔

"ایئرپورٹس، نیوی سروس اور بس ٹرمینل کے ساتھ ساتھ کاسا بلانکا سے باہر جانے والے ہر راستے پر انہیں چیک کیا جا رہا ہے"۔ جیرم نے کہا۔

"اتنے زیادہ سپاٹس پر کیسے چیکنگ ہو سکتی ہے جیرم"۔ روسی نے کہا۔

"راجر نے وہاں کے پولیس کمشنر کو بھاری دولت دے کر اس کام پر آمادہ کر لیا ہے اور پولیس انہیں ٹریس کر رہی ہے کہ وہ بین الاقوامی سطح کے مجرم ہیں"...... جیرم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ بہرحال اب انہیں تلاش کرنا ضروری ہے"۔ روسی نے کہا۔

" یس مادام۔ وہ ٹریس ہو جائیں گے "...... جیرم نے کہا تو روسی
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" وہ ان لوگوں کے بس کے نہیں ہیں روسی۔ وہ لازماً یہاں پہنچ
جائیں گے اس لئے ہمیں خود اس بارے میں کام کرنا چاہیئے "۔ گارنی
نے کہا۔

" ریمنڈ کو مجھے اطلاع دینی ہو گی ورنہ وہ تو ان کے فوٹو اٹھائے
ہوئے کھڑے رہ جائیں گے "...... روسی نے کہا اور ایک بار پھر اس
نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" آسٹر کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

" ریمنڈ سے بات کراؤ۔ میں روسی بول رہی ہوں "...... روسی
نے کہا۔

" ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ریمنڈ بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

" روسی بول رہی ہوں ریمنڈ "...... روسی نے کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

" ہمارے مطلوبہ افراد کاسا بلانکا میں میک اپ کر کے غائب ہو
گئے ہیں۔ وہ لوگ بہرحال یہاں پہنچیں گے۔ اس لئے تم لپ

...یوں کو صرف ان کے قدوقامت اور گروپ کی تعداد کے بارے
...یں بریف کر دو۔ اب ان کی تصویریں چیک کرنے کا کوئی فائدہ
...یں رہا "...... روسی نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ میں سب کو ابھی کال کر کے
...کامات دے دیتا ہوں "...... ریمنڈ نے کہا تو روسی نے اوکے کہہ کر
...سیور رکھ دیا۔

" مسئلہ واقعی ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ اب انہیں تلاش کرنا مشکل ہو
...ئے گا۔ وہ گروپ کی بجائے علیحدہ علیحدہ بھی یہاں آ سکتے ہیں "۔
...نی نے کہا تو روسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب تو ایک ہی صورت ہے کہ ہم ڈیگوشیا جزیرے کے مغربی
...صے پر ایس ایس ریز پھیلا دیں اور ان کی مدد سے میک اپ چیک
...کئے جائیں اور پھر انہیں ہلاک کیا جائے "...... گارنی نے کہا۔

" لیکن یہ انتہائی مہنگا پراجیکٹ ہے۔ اسے مسلسل تو آن نہیں
...رکھا جا سکتا "...... روسی نے کہا۔

" اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ڈیگوشیا جزیرے پر ایئرپورٹ اور گھاٹ
پر اسے فکس کر دیا جائے۔ صرف ان دو مقامات سے ہی کوئی ڈیگوشیا
میں داخل ہو سکتا ہے "...... گارنی نے کہا۔

" ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے "...... روسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایس سنٹر "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

"روسٹی بول رہی ہوں"...... روسٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ میں نیلسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... روسٹی نے کہا۔

"ہم ٹرانسمیٹر کالز باقاعدگی سے چیک کر رہے ہیں مادام۔ لیکن ابھی تک کوئی مشکوک کال سامنے نہیں آئی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ ایئرپورٹ کی حدود اور بحری گھاٹ کی حدود پر ایس ایس ریز فلکس کر دو اور جو بھی میک اپ میں نظر آئے اس کی نشاندہی کرو کیونکہ اب یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ مراکش سے میک اپ کر کے نگرانی کرنے والوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔ روسٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ ابھی حکم کی تعمیل ہو گی۔ لیکن مادام دونوں جگہوں پر میک اپ میں اگر کوئی نظر آیا تو وہ چند لمحوں کے لئے ہی چیک ہو گا۔ اس کے بعد وہ شہر میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اسے کیسے چیک کیا جائے گا"...... نیلسن نے کہا۔

"ہاں۔ تم بتاؤ کیا ہو سکتا ہے۔ پورے علاقے پر تو فلکسنگ بے حد مہنگی پڑے گی اور ان لوگوں کا پتہ نہیں کہ کب آئیں"۔ روسٹی نے کہا۔

"یہ ہو سکتا ہے مادام کہ جیسے ہی کوئی مارک ہو اسے کمپیوٹر فاؤنڈ کر دیا جائے۔ اس طرح وہ مسلسل نگرانی میں رہے گا۔ اس طرح محدود پیمانے پر پراجیکٹ کام کرے گا اور مہنگا بھی نہیں پڑے گا اور آدمی ظاہر ہے کسی ہوٹل میں ہی رہے گا یا کسی پرائیویٹ جگہ پر اور اس طرح آسانی سے چیک ہو سکے گا"...... نیلسن نے کہا۔

"گڈ شو۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرو اور ہمیں اطلاع دو تاکہ ان لوگوں کے خاتمے کے لئے ہم حرکت میں آ سکیں"...... روسٹی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے ایس سنٹر میں رہنا چاہئے تاکہ میں آسٹر گروپ کے قاتلوں کو ساتھ ساتھ ان لوگوں کی نشاندہی کرتی رہوں جبکہ تم یہیں ہیڈ کوارٹر میں رہو تاکہ مجموعی ہدایات دے سکو"۔ گارنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ویسے ساتھ ساتھ مجھے بھی اطلاع دیتی رہنا زیرو ٹو ٹرانسمیٹر پر تاکہ میں خود بھی ان لوگوں تک پہنچ سکوں"...... روسٹی نے کہا تو گارنی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دبلی پتلی ہونے کی وجہ سے اس کی چال میں تیزی نمایاں تھی۔

سٹار فیری لانچ کی بجائے ایک لحاظ سے منی جہاز لگتا تھا۔ اس کا وسیع و عریض ہال انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ کرسیاں انتہائی آرام دہ تھیں اور ہال اس وقت رنگا رنگ قومیت کے مسافروں سے بھرا ہوا تھا۔ کاسا بلانکا سے ڈیگو شیا جزیرے تک کا سفر چھ گھنٹوں کا تھا اور اس وقت جہاز تقریباً تین چوتھائی سفر طے کر چکا تھا۔ ہال میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان سب نے سپیشل میک اپ کر رکھے تھے۔ عمران نے خصوصی طور پر سپیشل میک اپ اس لئے تجویز کیا تھا کہ مقابلہ بلیک ایجنسی سے تھا جو ایکریمیا کی سب سے ٹاپ ایجنسی تھی اور انتہائی جدید ترین ایجادات مشن کے دوران استعمال کرتی تھی اس لئے عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں ان کا میک اپ کسی جدید ترین ریز سے نہ چیک کر لیا جائے لیکن سپیشل میک اپ کے بارے میں وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ

اسے چیک نہ کیا جا سکے گا۔ اس وقت وہ ہال کے تقریباً درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ حسب روایت اس کا نام مائیکل تھا۔ اس کے ساتھ سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ ہال کے دوسرے کنارے پر تنویر اور جولیا اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے اور آخری حصے میں کیپٹن شکیل اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔

"مسٹر مائیکل۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ حالات اس بار کافی الجھے ہوئے ہیں"...... اچانک صفدر نے ایکریمین لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"وہ کیسے مسٹر رابرٹ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہم اصل معاملے کی بجائے فروعی معاملات میں الجھتے جا رہے ہیں۔ موجودہ صورت میں آسٹر گروپ ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے کیونکہ وہ تو ہمیں پہچان ہی نہیں سکتا۔ پھر آپ کا اس کے خلاف حرکت میں آنا میری سمجھ میں نہیں آیا"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر رابرٹ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے سپیشل انداز اختیار کیا ہے لیکن ہمارے مقابلے میں جو کاروباری پارٹی ہے وہ جدید ترین ایجادات کو مارکیٹ میں لے آنے پر قادر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمارا سپیشل انداز دھرے کا دھرا رہ جائے اور ہمیں بہرحال آسٹر گروپ سے کاروباری مقابلہ کرنا پڑ جائے اور جب تک یہ آسٹر گروپ درمیان سے ہٹ نہیں جائے گا اس وقت تک ہم اطمینان بھرے انداز میں ان کی مارکیٹ میں کام نہیں کر سکیں گے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر آپ نے مارشل کو کیوں اپنے ساتھ رکھا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہی تمہاری بات کہ ہمیں اصل معاملے پر نظر رکھنی چاہئے اور مارشل راستے کی رکاوٹیں ہٹانے میں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہمارا سامان یہاں گھاٹ پر ہی چیک ہو گیا تب"۔ صفدر نے کہا۔

"تب یہیں سے کاروباری مقابلے کا آغاز ہو جائے گا اور جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً دو گھنٹے بعد ڈیگوشیا جزیرے پر پہنچنے کے اعلان کے ساتھ ہی تمام مسافروں میں ہلچل سی مچ گئی۔ فیری اپنے مخصوص گھاٹ پر لگ گئی اور سب مسافر ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگے۔ اس دوران تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل بھی عمران اور صفدر کے قریب پہنچ گئے۔

"کیا حالات اور تجاویز وہی رہیں گی یا"...... جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"گھاٹ سے نکلنے تک اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر کچھ نہ ہوا تو وہی فیصلہ اور اگر حملہ ہو گیا تو پھر اس حملے سے نمٹنے کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے بھی آہستہ سے جواب دیا۔

"لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب خدشات ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ فیری سے نکل کر مخصوص راستے سے ہوتے ہوئے چیکنگ روم میں پہنچے اور وہاں ان کے کاغذات کی چیکنگ کے بعد انہیں کلیئر کر دیا گیا تو وہ دوسرے دروازے سے باہر آ گئے۔ یہ ایک کھلا برآمدہ تھا جس کے بعد ٹیکسی سٹینڈ تھا۔ وہاں بے پناہ رش تھا۔ عمران اور تنویر اب آگے آگے تھے جبکہ باقی ساتھی پیچھے تھے۔ اچانک عمران بری طرح چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں خصوصی ریز سے چیک کیا جا رہا ہے۔ فضا میں ہلکی ہلکی سرخ لائنیں موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو تنویر نے نظریں اٹھائیں اور پھر اسے بھی احساس ہونا شروع ہو گیا کہ واقعی فضا میں ہوا کی لہروں میں ہلکی ہلکی سرخ لائنیں موجود ہیں جو صرف بغور دیکھنے سے ہی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ تنویر نے یکلخت قدم آہستہ کر لئے اور پیچھے آنے والے ساتھیوں تک یہ بات پہنچا دی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔ لیکن ابھی وہ ٹیکسی اسٹینڈ تک پہنچے ہی نہ تھے کہ اچانک چار مشین گنوں سے مسلح آدمی بڑے ماہرانہ انداز میں ان کے قریب پہنچ گئے۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو ورنہ گولی مار دیں گے"...... ان میں سے ایک آدمی نے چیخ کر کہا تو ان کے ساتھ آنے والے تمام مسافر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کن کو کہہ رہے ہو بھائی"...... عمران نے چونک کر کہا تو اس آدمی نے باقاعدہ عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کی نشاندہی کر دی۔

"جیسے یہ کہہ رہے ہیں ویسے کرو۔ انہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اوپر کر لئے۔ ان پانچوں کے علاوہ باقی افراد تیزی سے ادھر ادھر بکھر گئے۔

"ادھر سیاہ رنگ کی کاروں میں چلو۔ اور سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیں گے"...... اس آدمی نے کہا اور پھر چند منٹ بعد انہیں نہ صرف سیاہ کاروں میں سوار کرا دیا گیا بلکہ ان کے ہاتھ بھی عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔ عمران اور تنویر ایک کار میں تھے جبکہ جولیا علیحدہ کار میں اور صفدر اور کیپٹن شکیل تیسری کار میں۔ کاروں کے عقبی دروازے اس طرح لاک تھے کہ اندر سے کسی صورت نہ کھل سکتے تھے اور سامنے والی سیٹ کے درمیان سیاہ سکرین تھی۔ اس طرح وہ بالکل ہی علیحدہ ہو گئے تھے۔ تنویر نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا کہہ دیا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران کو حیرت اس بات پر تھی کہ وہاں گھاٹ پر پولیس بھی موجود تھی لیکن اس کے باوجود پولیس والوں نے معمولی سی مداخلت بھی نہ کی تھی۔ وہ سب خاموش کھڑے یہ سب کچھ ہوتا اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کوئی جرم نہ ہو رہا ہو بلکہ فلم کی

شوٹنگ ہو رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد کار گھومی اور پھر آگے بڑھ کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی کار کے عقبی دروازے کھل گئے اور انہیں باہر نکال لیا گیا۔ باقی دو کاریں بھی پہلی کار کے پیچھے رک گئی تھیں اور ان سب کو بھی باہر نکال لیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں راڈز والی کرسیاں موجود تھیں اور انہیں اسی طرح بندھے ہوئے ہاتھوں سمیت ان کرسیوں پر بٹھا کر ان کے جسموں کو راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ راڈز کا سسٹم کرسی کے عقبی پائے میں تھا اور اس کی ٹانگ بڑی آسانی سے اس بٹن تک پہنچ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے کلپ ہتھکڑی کو کھولنے کی کوشش شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہی ہتھکڑی اس کے ہاتھوں میں دبی ہوئی تھی۔ انہیں لے آنے والوں میں سے چار مشین گنوں سے مسلح افراد وہاں دروازے سے لگ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ ان میں وہ آدمی بھی تھا جو ان سے مخاطب ہوتا رہا تھا۔

"کم از کم یہ تو بتا دو کہ تم لوگ کون ہو اور تم ہمیں کیوں اس طرح یہاں لے آئے ہو اور ہمیں کیوں اس انداز میں جکڑا گیا ہے"۔ عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو"...... اس آدمی نے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"چلو اپنا نام تو بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جارج ہے"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب

دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور ایک آدمی ایک باکس دونوں ہاتھوں میں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس باکس کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ جدید ترین میک اپ واشر ہے لیکن عمران مطمئن تھا کہ ان کا میک اپ اس جدید ترین میک اپ واشر سے بھی واش نہ ہو سکے گا اور پھر واقعی اس جدید ترین میک اپ واشر کی مدد سے باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ واش کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ظاہر ہے انہیں ناکامی ہوئی۔ اب جارج اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت اور الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں باس کو اطلاع دیتا ہوں"...... جارج نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ میک اپ واشر والا پہلے ہی جا چکا تھا۔ اب وہاں تین افراد موجود تھے لیکن پہلے وہ جس قدر چوکنا نظر آ رہے تھے اب میک اپ واشر کے استعمال کے بعد ایسا نہ تھا۔ انہوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں بھی نیچے کر لی تھیں۔

"یہ سب آخر ہو کیا رہا ہے۔ کوئی کچھ بتاتا ہی نہیں"...... جولیا نے سر موڑتے ہوئے کہا۔

"چیکنگ ہو رہی ہے۔ اور کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگ گھومی اور عقبی بٹن پر جم سی گئی۔ اس کے ٹانگ موڑنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بیٹھا بیٹھا تھک گیا ہو۔ ویسے وہاں کھڑے ہوئے آدمیوں نے اس کی یہ حرکت نوٹ نہ کی

تھی اور اگر کی بھی تھی تو اسے اہمیت نہ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جارج اندر داخل ہوا۔

"باس نے حکم دیا ہے کہ انہیں ہلاک کر دیا جائے"...... جارج نے واپس آ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ میری بات سن لو"...... عمران نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو جارج نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"باس کون ہے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"۔ عمران نے کہا تو جارج بے اختیار مسکرا دیا۔

"باس کا نام ریمنڈ ہے۔ ہمارا گروپ ڈگوشیا میں سب سے بڑا گروپ ہے آسٹر گروپ۔ حکومت ایکریمیا نے ہماری خدمات حاصل کیں کہ پانچ افراد پر مشتمل گروپ جس میں ایک عورت بھی شامل ہے جو پاکیشیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں حکومت ایکریمیا کے خلاف کام کرنے ڈگوشیا آ رہے ہیں، انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ ان کی تصویریں بھی ہمیں مہیا کر دی گئیں۔ چنانچہ باس ریمنڈ نے ہماری ڈیوٹی لگا دی۔ ہماری ڈیوٹی گھاٹ پر تھی اور میں اس گروپ کا انچارج ہوں۔ اسی طرح دوسرے گروپ کی ڈیوٹی ایئر پورٹ پر لگائی گئی۔ پھر اطلاع ملی کہ حکومت ایکریمیا نے گھاٹ اور ایئر پورٹ پر کوئی خفیہ ریز چیکنگ کے لئے استعمال کرنا شروع کر دی ہے جو کسی میک اپ

کے باوجود اس آدمی کی نشاندہی کر سکتی ہیں اور ہمیں بتایا گیا کہ یہ لوگ اب میک اپ میں آرہے ہیں اس لئے ان کی نشاندہی ہوتے ہی انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ پھر سٹار فیری آئی چونکہ یہ افراد کاسابلانکا سے آرہے تھے اس لئے ہمیں خصوصی طور پر الرٹ رہنے کا کہا گیا۔ پھر تم لوگ نظر آئے۔ گو ہمیں خصوصی ریز والوں کی طرف سے کوئی اطلاع نہ تھی لیکن جب تم لوگ کاغذات کی چیکنگ کرا رہے تھے تو ہمارے آدمیوں نے تمہیں مارک کر لیا۔ تم بھی پانچ افراد تھے۔ ایک عورت اور چار مرد اور بظاہر تم یہ تاثر دے رہے تھے کہ تم ایک گروپ نہیں ہو لیکن ویسے تمہارے درمیان رابطے نظر آ رہے تھے۔ اس پر میں مشکوک ہو گیا۔ میں نے فوری باس سے بات کی تو اس نے کہا کہ یہاں کارروائی نہ کی جائے کیونکہ اس طرح بے گناہ افراد بھی ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے تمہیں پکڑ کر سپیشل پوائنٹ پر لایا جائے اور اگر تم میک اپ میں ہو تو پھر اسے اطلاع دی جائے۔ چنانچہ تمہیں گھیر کر یہاں لایا گیا اور ان کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ پھر تمہارے میک اپ چیک کئے گئے لیکن تم میک اپ میں نہیں ہو اس لئے میں نے جا کر باس کو رپورٹ دی تو باس نے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا کیونکہ تم نے بہرحال ہمارا یہ سپیشل پوائنٹ دیکھ لیا ہے"...... جارج نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس ریمنڈ کا تعلق کیا ایکریمیا حکومت سے ہے"۔

عمران نے کہا۔

"نہیں۔ حکومت ایکریمیا نے ہمیں ہائر کیا ہے۔ یہاں ڈیگوشیا میں باس ایک لحاظ سے حاکم ہے۔ ہمارا گروپ جو چاہے کرتا رہے"۔ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارے گروپ کا"...... عمران نے پوچھا۔

"آسٹر گروپ"...... جارج نے جواب دیا۔

"لیکن جب ہم بے گناہ ہیں تو ہمیں ہلاک کیوں کیا جا رہا ہے۔ ہمیں بند کاروں میں یہاں لایا گیا ہے اور اسی طرح باہر لے جایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر۔ باس کا حکم فائنل ہوتا ہے اس لئے اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... جارج نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں تمہارے باس سے خود بات کر لوں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں"...... جارج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف گردن موڑی ہی تھی کہ عمران نے پیر کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی کلک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز اس کے جسم سے علیحدہ ہو گئے اور یہ آواز سنتے ہی جارج نے گردن موڑی ہی تھی کہ عمران کے بازو حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے جارج چیختا ہوا اچھل کر اپنے ساتھیوں پر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے یکلخت بھوکے عقاب کی طرح چھلانگ لگائی اور جارج کے ہاتھ سے نکل کر گرنے

والا مشین پسٹل اٹھا لیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جارج اور اس کے ساتھی گولیاں کھا کر چیختے ہوئے واپس گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہتھکڑی پوری قوت سے جارج کے سینے پر اس انداز میں ماری تھی کہ جارج ضرب کھا کر مڑا اور اچھل کر سائیڈ پر موجود اپنے ساتھیوں سے جا ٹکرایا اور وہ تینوں ہی اس اچانک دھکے سے اچھل کر نیچے گرے اور عمران کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ جارج ان تینوں سے ٹکرایا تو وہ تینوں چونکہ اکٹھے کھڑے تھے اور ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے وہ مار کھا گئے تھے۔ جارج اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے اپنے تمام ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں پیر مار کر انہیں راڈز سے آزاد کرا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ ہاتھوں میں موجود ہتھکڑیوں سے وہ خود آسانی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں لیکن عمران کی کرسی سائیڈ پر تھی اس لئے وہ تو اپنے پیر موڑ کر کارروائی کر سکتا تھا لیکن باقی کرسیوں کے درمیان اتنا گیپ ہی نہ تھا کہ اس کے دوسرے ساتھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو سکتے اس لئے یہ کام عمران کو ہی کرنا پڑا تھا۔ سب سے آخر میں موجود جولیا کو راڈز سے آزاد کر کے وہ ان کی خالی کرسیوں کی طرف جانے کی بجائے تیزی سے واپس مڑا اور اپنے والی کرسی کی سائیڈ سے نکل کر سیدھا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری

طرف موجود ایک راہداری سے گزر کر ایک اور کمرے میں پہنچا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے اس ساری عمارت کا راؤنڈ لگا لیا۔ یہ کسی کالونی کی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ اس میں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ البتہ وہی سیاہ رنگ کی کاریں باہر موجود تھیں۔ عمران واپس آیا تو اس کے ساتھی بھی اپنے ہاتھ آزاد کر چکے تھے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"جارج بول رہا ہوں"...... عمران کے منہ سے جارج کی آواز نکلی۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ان لوگوں کا"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب واپس گھاٹ پر پہنچ جاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سپیشل میک اپ کام آ گیا ہے ورنہ ایس ایس ریز ہماری مکمل نشاندہی کر دیتیں۔ میں نے فضا میں سرخ لائٹیں دیکھ لی تھیں اور مجھے خطرہ تھا کہ ابھی کسی طرف سے گولیاں چلیں گی اور ہمارے پاس اسلحہ بھی نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ ریز بھی ہمیں چیک نہ کر سکیں اور ان لوگوں نے اپنے طور پر ہمیں چیک کیا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"اب فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے میں اور تنویر ٹیکسی میں بیٹھ کر آسٹر کلب جائیں گے۔ اس کوٹھی سے اسلحہ ہمیں مل جائے گا۔ تم لوگ مختلف ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ساؤتھ کالونی کی کوٹھی میں پہنچو ہم آسٹر گروپ کا خاتمہ کر کے ہی واپس آئیں گے۔ اس کے بعد آئندہ کی پلاننگ کی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم وہاں کیوں بیٹھے رہیں۔ ہم اس روسنی اور گارنی کا پتہ کیوں نہ چلائیں"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ابھی سب لوگ ہمارے انتظار میں چھپے ہوئے ہیں اور فضا میں چیکنگ ریز بھی موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ اس انداز میں کیا جائے کہ کرنل ڈیوک تک اس کی اطلاع اس وقت تک نہ پہنچ سکے جب تک ہم وہاں نہ پہنچ جائیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے باہر نکلے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ البتہ عمران کے کہنے پر جارج اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کمرے سے اٹھا کر الماریوں کے پیچھے اس طرح رکھ دی گئی تھیں کہ فوری طور پر چیک نہ ہو سکیں۔ عمران اور تنویر دونوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں سوار ہو کر آسٹر کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"جناب آپ سیاح ہیں اس لئے آپ کو یہ بتانا میرا فرض ہے کہ آپ آسٹر کلب میں محتاط رہیں۔ وہ لوگ قتل و غارت میں ہر طرح ملوث رہتے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے اظہار ہمدردی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ محتاط رہیں گے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو ڈرائیور ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمارت پر آسٹر کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا۔ عمران نے کرایہ ادا کیا اور وہ دونوں نیچے اتر آئے اور پھر ٹیکسی آگے بڑھ جانے کے بعد وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہال میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ وہاں ہال میں موجود افراد تو اونچے طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے اور وہاں نہ کوئی مسلح آدمی نظر آ رہا تھا اور نہ ہی کوئی غنڈہ یا بدمعاش۔ ایک طرف کاؤنٹر پر بھی صرف تین لڑکیاں موجود تھیں۔ وہ دونوں مڑے اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یس سر۔ فرمائیے"...... ایک کونے میں موجود لڑکی نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

"مینجر ریمنڈ سے ملنا ہے۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں حوالے کے لئے وارنر برادرز"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے بغیر کچھ کہے رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں۔ دو صاحبان آئے ہیں اور چیف

سے ملنا چاہتے ہیں۔ حوالے کے لئے ایکریمیا اور وارنر برادرز"۔ لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے یس سر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سائیڈ راہداری کے آخر میں اسسٹنٹ مینجر جیکب کا آفس ہے۔ آپ ان سے مل لیں"...... لڑکی نے بڑے مہذب لہجے میں کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں واقعی راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر باوردی دربان کھڑا نظر آ رہا تھا۔ عمران اور تنویر کے وہاں پہنچنے پر اس دربان نے باقاعدہ انہیں سلام کیا اور آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ کمرہ چھوٹا سا تھا اور بڑے سلیقے سے سجایا گیا تھا۔ میز کے پیچھے ایک مسکراتا ہوا نوجوان موجود تھا۔

"تشریف لائیے۔ میرا نام جیکب ہے"...... اس نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مارشل۔ ہم نے مینجر ریمنڈ صاحب سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمین سینڈیکیٹ وارنر برادرز سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"تشریف رکھیں"...... جیکب نے کہا تو عمران اور تنویر دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کو مینجر صاحب سے کیا کام ہے"...... جیکب نے کہا۔

"یہ کام انہیں ہی بتایا جا سکتا ہے مسٹر جیکب"...... عمران نے

لہجے میں کہا۔

"ایسی صورت میں ملاقات نہیں ہو سکے گی جناب کیونکہ جب تک وہ مطمئن نہ ہو جائیں وہ ملاقات کی اجازت ہی نہیں دیتے"۔ جیکب نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ ان سے فون پر تو ہماری بات کرا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جیکب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں باس۔ میرے پاس دو ایکریمین موجود ہیں۔ وہ آپ سے کسی اہم کام کے لئے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور بقول ان کے ان کا تعلق ایکریمیا کے وارنر برادرز سے ہے"۔ جیکب نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ کام آپ کو ہی بتایا جا سکتا ہے اور میرے انکار پر انہوں نے کہا کہ فون پر ان کی بات آپ سے کرا دی جائے"...... جیکب نے کہا۔

"یس سر"...... جیکب نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"بات کیجئے"...... جیکب نے کہا تو عمران نے آگے بڑھ کر رسیور لے لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ وارنر برادرز ولنگٹن کا مائیکل۔ چیف رسکی نے خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ آپ سے بات کی جائے۔ دس لاکھ

ڈالر کا سودا ہو سکتا ہے"...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

" سوری مسٹر مائیکل ۔ جو کام بھی ہو وہ جیکب کو بتا دیں۔ میں کسی سے نہیں ملتا۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹھیک ہے ۔ جیسے آپ کہیں۔ ہمارا کام تو بہرحال پیغام پہنچانا تھا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" سنو مسٹر جیکب ۔ اب آپ بتائیں گے کہ ریمنڈ کہاں بیٹھتا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کا یہ لہجہ سنتے ہی ڈھیلے انداز میں بیٹھا ہوا جیکب چونک کر سیدھا ہو گیا۔

" کیا۔ کیا مطلب"...... جیکب نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا میز پر سے گھسٹ کر ایک دھماکے سے سامنے قالین پر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

" بولو۔ کہاں ہے ریمنڈ۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" میں بتا۔ بتاتا ہوں۔ یہ عذاب ختم کرو۔ میں تمہیں ساتھ لے جاتا ہوں"...... جیکب نے بری طرح لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک کرسی پر

بٹھا دیا۔

" تم لوگوں نے شاید وارنر برادرز کو عام سے لوگ سمجھ لیا ہے۔ لو ورنہ تمہارا یہ کلب ابھی میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"۔ عمران نے اس کی گردن پر ایک بار پھر انگوٹھا رکھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" عقبی دروازے سے راستہ نیچے جاتا ہے۔ نیچے ایک بڑا ہال ہے جہاں جوا ہوتا ہے ۔ مینجر بھی وہاں بیٹھتا ہے"...... جیکب نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" دوسرا راستہ کس طرف سے ہے"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے پوچھا۔

"کلب کے عقبی طرف سے"...... جیکب نے جواب دیا۔

" وہاں کیا کوڈ ہے"...... عمران نے کہا۔

" کاؤنٹر سے ریڈ کارڈ حاصل کرنے پڑتے ہیں"...... جیکب نے جواب دیا تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

" اب بتاؤ تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے"...... عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

" مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو۔ پلیز۔ میرا نیچے کے کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... جیکب نے دونوں ہاتھوں سے گلے کو مسلتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم نے ہمارے جاتے ہی ریمنڈ کو اطلاع دے دینی ہے"۔

عمران نے کہا۔

"میں حلف دیتا ہوں کہ میں کچھ نہیں بتاؤں گا بلکہ کہہ دوں گا کہ فون سننے کے بعد آپ دونوں واپس چلے گئے تھے"...... جیکب نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ حلف دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے اطلاع دی تو اپنی موت کا سامان خود کرو گے۔ یہ میرا احسان سمجھو کہ میں بغیر کچھ کیے تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اٹھو اور فون اٹھا کر کاؤنٹر پر کہہ دو کہ ہمیں دو کارڈ دیئے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے فون کی ضرورت نہیں ہے جناب۔ ورنہ وہ کاؤنٹر گرل میگی باس کو اطلاع دے دی گی۔ آپ جا کر ریڈ کارڈ دینے کا کہیں وہ ایک ہزار ڈالر فی کارڈ طلب کرے گی۔ آپ کہیں ریٹ تو سو ڈالر ہے پھر وہ آپ کو کارڈ دے دے گی ورنہ نہیں"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور مشین پسٹل تیزی سے جیب میں ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ باہر موجود دربان کو اندر کے واقعات کا علم تک نہ ہوا ہو گا اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آ گیا تھا۔ راہداری کراس کر کے وہ دوبارہ ہال میں پہنچ گئے۔

"دو ریڈ کارڈ دے دو"...... عمران نے اس کاؤنٹر گرل کے قریب جا کر کہا۔

"ایک ہزار ڈالر فی کارڈ دے دیں"...... لڑکی نے چونک کر عمران اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن جیکب نے تو ایک سو ڈالر فی کارڈ بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ! اچھا۔ ٹھیک ہے۔ دو سو ڈالر دے دیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے اور مطمئن لہجے میں کہا تو عمران نے دو نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیئے تو لڑکی نے کاؤنٹر کے نچلے خانے سے دو کارڈ نکالے۔ ان پر دستخط کئے اور کارڈ ان کی طرف بڑھا دیئے۔ عمران نے کارڈ لئے اور واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں کلب سے باہر آ چکے تھے۔

"وہ لازماً ریمنڈ کو اطلاع دے دے گا۔ اس کا خاتمہ کر دینا تھا"...... تنویر نے کہا۔

"اس کی لاش فوراً دستیاب ہو جاتی اور پھر یہاں اور نیچے ہر طرف کھلبلی مچ جاتی"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ کلب کی عمارت کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف پہنچ گئے۔ یہ ایک کافی چوڑی گلی تھی۔ وہاں ایک دروازہ موجود تھا جو بند تھا اور باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد موجود تھے۔

"کارڈ"...... ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر کہا تو عمران نے جیب سے دونوں کارڈ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔ اس نے ایک

نظر دونوں کارڈوں کو غور سے دیکھا اور کارڈ عمران کو واپس کر دیئے۔

"ٹھیک ہے جائیں"...... اس نے کارڈ عمران کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا تو عمران کارڈ لے کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ دوسرے مسلح آدمی کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا آلہ موجود تھا۔ شاید وہ دروازہ باہر سے اس آلے سے ہی کھلتا تھا۔ بہرحال وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا اور اس دروازے کے پاس ایک اور مسلح آدمی موجود تھا۔ وہ دونوں اس کے قریب پہنچ گئے۔

"کارڈ مجھے دے دیں"...... اس آدمی نے کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کارڈ اس کی طرف بڑھا دیئے۔ اس آدمی نے دروازہ کھول دیا اور عمران دوسری طرف گیا تو وہ اب ایک بڑے ہال میں موجود تھا جہاں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور الیکٹرونک گیم مشینیں بھی موجود تھیں۔ وہاں ہر طرح کے لوگ جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ جن میں امیر بھی تھے اور متوسط طبقے کے بھی۔ عورتیں بھی اور مرد بھی۔ چھ کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد بھی موجود تھے۔ ایک طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے باہر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ دروازہ ریمنڈ کے آفس کا ہے۔ عمران اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"اسسٹنٹ مینجر جیکب نے ہمیں بھیجا ہے۔ فون پر مینجر صاحب نے ملاقات کی اجازت دی ہے"...... عمران نے مسلح دربانوں کے قریب پہنچ کر کہا۔

"یس سر۔ جائیے"...... انہوں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف کو ہٹ گئے تو عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ دروازے پر عمران نے دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ویسے دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے اور چونکہ یہاں کوئی غیر متعلقہ آدمی پہنچ ہی نہ سکتا تھا اس لئے ظاہر ہے اسے بند کرنے کا تکلف ہی نہ کیا گیا تھا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر درشتی اور سفاکی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔ وہ رسیور کان سے لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے پیچھے تنویر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے جلدی سے کچھ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تنویر نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا تھا اور ساتھ ہی اس نے اسے لاک بھی کر دیا۔

"تم لوگ کون ہو اور بغیر اجازت اندر کیسے آ گئے ہو"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل نظر آنے لگ گیا تھا۔

"اطمینان سے بیٹھو ریمنڈ۔ ہم دوست ہیں دشمن نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریمنڈ کے تنے ہوئے اعصاب جیسے یکلخت

ڈھیلے پڑ گئے۔

"مگر تم ہو کون اور کیسے یہاں تک آ گئے"...... ریمنڈ نے کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کرسی پر بیٹھے ہوئے ریمنڈ کے چہرے پر اس قدر زوردار تھپڑ پڑا کہ وہ کرسی سمیت گھوما اور پھر سائیڈ کی دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے واپس آیا ہی تھا کہ عمران کا بازو ایک بار پھر حرکت میں آیا اور دوسرا تھپڑ کھا کر کرسی ایک بار پھر پہلے کی طرح گھوم گئی۔ ریمنڈ کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر میز پر گر چکا تھا اور اس بار پھر پہلے جیسا ہی ہوا۔ تیسرا تھپڑ کھاتے ہی ریمنڈ کا جسم کرسی پر ہی ڈھیلا پڑ گیا تھا اور اس بار جیسے ہی کرسی دیوار سے ٹکرا کر واپس آئی عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور میز پر سے گھسیٹ کر اسے سامنے پڑے ہوئے صوفے پر ڈال دیا۔

"اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر بجلی کی سی تیزی سے صوفے کے عقب میں چلا گیا اور چند لمحوں بعد عمران کی ہدایت کے مطابق ریمنڈ کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دیا گیا تو عمران کا ہاتھ گھوما اور ریمنڈ کے دوسرے گال پر بھرپور تھپڑ پڑتے ہی وہ صوفے پر دوسرے پہلو کے بل جا گرا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑ کر سیدھا کیا اور ایک اور تھپڑ جڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ریمنڈ چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

"اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھو اور اسے اٹھنے مت دینا"۔ عمران نے کہا اور مڑ کر وہ اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ریمنڈ کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل گرا پڑا تھا۔

"کون ہو تم۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا ہے"...... ریمنڈ نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"بیٹھے رہو"...... تنویر نے اس کے عقب سے غراتے ہوئے کہا اور اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ دیئے۔ اس دوران عمران نے اس کا مشین پسٹل اٹھایا اور ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے اتنے فاصلے پر بیٹھ گیا کہ ریمنڈ کی ٹانگ اس تک نہ پہنچ سکے۔

"سنو ریمنڈ۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے صاف صاف چند باتیں ہو جائیں"...... عمران نے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... ریمنڈ نے اس بار قدرے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے کہا تو ریمنڈ اس بری طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک کوئی بم آ گیا ہو۔

"پپ۔ پپ۔ پاکیشیا۔ تم۔ مم۔ مم۔ مگر"...... ریمنڈ کی حالت اس اچانک انکشاف پر یکلخت انتہائی خراب ہو گئی تھی۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح اس کے

آفس تک پہنچ جائیں گے۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے حکومت ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے چیف کے کہنے پر ہمارے خلاف کارروائی کی ہے۔ تمہارے آدمی پورے ڈیگوشیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور بلیک ایجنسی کی سپر ٹاپ ایجنٹس بھی یہاں موجود ہیں جن کا رابطہ تم سے ہے۔ انہوں نے فضا میں ایس ایس ریز پھیلائی ہوئی ہیں تاکہ میک اپ چیک کر سکیں اور تمہارے آدمیوں کو اطلاع کر سکیں لیکن اس کے باوجود دیکھ لو کہ ہم نہ صرف ڈیگوشیا کے اندر داخل ہو چکے ہیں بلکہ تمہارے آفس میں بھی موجود ہیں اور جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ ہماری تم سے کوئی براہ راست دشمنی نہیں ہے۔ بلیک ایجنسی نے تم لوگوں کو صرف قربانی کا بکرا بنایا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا اور تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... ریمنڈ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری بات مکمل ہونے دو۔ اسے مت کاٹو ورنہ تمہاری زندگی کی ڈور بھی کٹ جائے گی"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تو ریمنڈ جیسے آدمی کا جسم بے اختیار ایک لمحے کے لئے کانپ اٹھا۔

"اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ ہم جانیں اور بلیک ایجنسی جانے۔ دوسری صورت یہ کہ ہم تمہیں تمہارے اس کلب سمیت سب کو ختم کر دیں۔

تمہارے آدمی تو ویسے بھی ہمیں چیک نہیں کر سکتے اور نہ کر سکیں گے۔ البتہ سب لوگ بہرحال ہمارے آدمیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے اور اس طرح ڈیگوشیا میں آسٹر گروپ کا مکمل خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ہم بلیک ایجنسی سے خود ہی نمٹ لیں گے۔ تم نے فوری فیصلہ کرنا ہے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ میں راستے سے ہٹنے کے لئے تیار ہوں۔ میں واقعی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا"...... ریمنڈ نے فوراً ہی کہا۔

"لیکن تم بلیک ایجنسی کو کیا جواب دو گے۔ بہرحال وہ حکومتی ایجنسی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں چیف آسٹر کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ خود ہی حکومت سے نمٹ لے گا"...... ریمنڈ نے کہا۔

"کہاں ہے آسٹر"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ ایکریمیا میں رہتا ہے۔ اس کے بلیک ایجنسی کے چیف اور حکومت سے بہت قریبی تعلقات ہیں۔ اس کے حکم پر ہی یہ ساری کارروائی کی گئی ہے۔ میں تو صرف یہاں کا انچارج ہوں۔ اصل مالک تو وہی ہے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"لیکن کیا وہ تمہاری بات مان لے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں اسے بتا دوں گا کہ تم لوگوں کو بلیک ایجنسی

کی ایس ایس ریز بھی چیک نہیں کر سکیں اور تم نے ہمیں فون کر کے دھمکی دی ہے کہ ہم اگر راستے سے نہ ہٹے تو آسٹر کلب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ فوری طور پر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم صرف اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو اور خاموش ہو جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"...... ریمنڈ نے کہا تو عمران مڑا اور اس نے فون اٹھا کر سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ریمنڈ کے کان سے لگا دیا۔ ریمنڈ نے گردن جھکا کر خود ہی اسے ایڈجسٹ کر لیا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ریمنڈ نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے نمبر پریس کئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جیرگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جیرگ اپنے آدمیوں کو واپس کال کر لو۔ ان پاکیشیائیوں کی نگرانی کی ضرورت نہیں ہے۔ چیف باس نے مشن واپس لے لیا ہے"...... ریمنڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر رسیور لے کر اس نے کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب بتاؤ ریمنڈ۔ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ ہم یہاں بہرحال کام کرنا ہے اور اگر تم نے ہمارے کاموں میں ...ئیں ڈانی ہیں تو ابھی بتا دو ورنہ بعد میں اگر تمہاری طرف سے کوئی حرکت ہوئی تو پھر تمہاری موت انتہائی عبرتناک ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی"...... ریمنڈ نے جواب دیا۔

"اس کے کوٹ کے کالر اوپر کر دو مارشل"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

"لو اب ہم نے اعتماد کر لیا ہے۔ اب تم بھی پہلی آزمائش سے گزرو گے۔ اب بتاؤ کہ روسٹی اور گارنی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے صرف ایک فون نمبر دیا گیا ہے کہ اس پر میں اطلاعات دے سکتا ہوں"...... ریمنڈ نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے"...... عمران نے کہا تو ریمنڈ نے نمبر بتا دیا۔

"اب تم خاموش رہو گے"...... عمران نے ریمنڈ سے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریمنڈ بول رہا ہوں آسٹر کلب سے"...... عمران کے منہ سے ریمنڈ کی آواز نکلی تو ریمنڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر

یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن بہرحال وہ خاموش رہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب۔ حکم فرمائیں جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا گیا۔

"ایک نمبر تمہیں بتا رہا ہوں۔ تم نے یہ بتانا ہے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ اچھی طرح چیک کر کے بتانا"...... عمران نے ریمنڈ کی آواز میں ہی کہا اور ساتھ ہی اس نے وہ نمبر بھی بتا دیا جو ریمنڈ نے اسے بتایا تھا۔

"جناب ہولڈ کریں۔ میں بتاتی ہوں"...... دوسری طرف سے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جناب"...... چند لمحوں بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"جناب یہ نمبر برج وے کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس میں نصب ہے اور ڈاکٹر فنلے کے نام پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے تم نے"...... عمران نے کہا۔

"بالکل جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب سنو۔ تم نے کسی کو بھی نہیں بتانا کہ میں نے اس بارے میں تمہیں کام کہا ہے۔ تمہیں منہ مانگا انعام خاموشی سے مل جائے گا ورنہ تم جانتی ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... عمران نے ریمنڈ کے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نہیں بتاؤں گی جناب"...... لڑکی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"بڑا رعب و دبدبہ ہے تمہارا"...... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم لوگ تو جادوگر ہو۔ ہمارا واقعی تم لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس طرح بھی لوکیشن معلوم کی جا سکتی ہے"...... ریمنڈ نے انتہائی مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"تم لوگ اس انداز میں کام کر ہی نہیں سکتے ریمنڈ۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم لوگ سائیڈ پر ہو جاؤ۔ بلیک ایجنسی ہماری طرح تربیت یافتہ ہے اس لئے وہ لوگ ہمارے مقابلے پر آ سکتے ہیں تم لوگ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم واقعی بے فکر رہو۔ اب ہم لوگ کسی صورت سامنے نہیں آئیں گے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"تم نے اپنے طور پر روسٹی اور گارنی کو اطلاع نہیں دینی کہ تم نے اپنے آدمی ہٹا لئے ہیں۔ البتہ اگر وہ تم سے خود پوچھیں تو تم نے صرف اتنا بتانا ہے کہ گھاٹ پر تمہارے آدمی موجود تھے انہوں نے پانچ افراد کے گروپ کو مشکوک سمجھ کر پکڑا اور سپیشل پوائنٹ پر لے گئے۔ پھر ان کے میک اپ چیک کئے گئے لیکن وہ مشکوک نہیں تھے۔ اس کے باوجود اس نے جارج کو حکم دے دیا کہ انہیں ہلاک کر

دے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جارج اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سپیشل پوائنٹ پر پڑی ملی ہیں جس سے میں سمجھ گیا کہ وہ لوگ پاکیشیائی ایجنٹ تھے اور اب وہ ڈیگو شیا میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ اس قدر خطرناک ہیں کہ ہم نے اپنے آدمی واپس بلائے ہیں۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی جارج جنہیں پکڑ کر لایا تھا وہ تم تھے"...... ریمنڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اور جارج نے چونکہ تمہارے حکم پر ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک ہونا پڑا۔ ان کی لاشیں وہاں پڑی ہیں وہ اٹھوا لینا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ریمنڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں آپ دونوں کا مشکور ہوں کہ آپ واقعی مجھے زندہ چھوڑ کر جا رہے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو ایسا نہ کرتا لیکن آپ کے اس عظیم کردار نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب میں یہ سیٹ ہی چھوڑ دوں گا"...... ریمنڈ نے کہا۔

"اس حسن ظن کا شکریہ"...... عمران نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

روسی اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روسی نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ روسی بول رہی ہوں"...... روسی نے کہا۔

"گارنی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے گارنی کی آواز سنائی دی۔

"کوئی رپورٹ ہے"...... روسی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ آسٹر کلب کے آدمی واپس چلے گئے ہیں"...... گارنی نے کہا تو روسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"واپس چلے گئے ہیں۔ وہ کیوں"...... روسی نے کہا۔

"مجھے جیمز نے اطلاع دی تو میں نے ریمنڈ کو فون کر کے اس سے بات کی تو اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے"۔ گارنی نے کہا۔

"کیا بتایا ہے۔ کھل کر بات کرو"...... روسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ کے آدمیوں نے کاسابلانکا سے آنے والی ایک فیری میں پانچ افراد کے گروپ کو مشکوک سمجھ کر پکڑا اور انہیں اپنے ایک سپیشل پوائنٹ پر لے گئے۔ وہاں انہیں راڈز میں جکڑ کر ان کے میک اپ جدید ترین مشین کے ذریعے چیک کئے گئے لیکن وہ میک اپ میں نہیں تھے جس پر اس کے آدمی جارج نے ریمنڈ سے بات کی تو ریمنڈ نے انہیں اس کے باوجود ہلاک کر دینے کا حکم دے دیا اور پھر اس نے فون پر جارج سے بات کی تو جارج نے بتایا کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ اس کے بعد ریمنڈ کو اطلاع ملی کہ اس کے اس خصوصی اڈے پر جارج اور اس کے تین آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں تو وہ بے حد حیران ہوا۔ وہاں اس اڈے میں خفیہ فلم تیار ہوتی ہے۔ اس نے وہ فلم چیک کی تو اسے پتہ چلا کہ ان لوگوں نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں راڈز کھول لئے اور جارج اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور پھر ایک آدمی نے جارج کی آواز میں اس کی فون کال کا جواب دیا اور پھر وہ نکل گئے۔ اس سے ریمنڈ سمجھ گیا کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اور اس کے بس کا روگ نہیں ہیں اس لئے اس نے اپنے آدمی واپس بلا لئے"...... گارنی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی

تھے اور ان کا میک اپ ایس ایس ریز بھی چیک نہیں کر سکیں"۔ روسی نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس میں کیا شک باقی رہ گیا ہے"...... گارنی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ لوگ واقعی ان حالات میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اب ہمیں خود ان کے مقابلے پر آنا پڑے گا"...... روسی نے کہا۔

"میں وہیں آ رہی ہوں پھر ہیڈ کوارٹر میں ہی مزید بات ہو گی"...... گارنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الرٹ کر دو اور مادام گارنی آ رہی ہے انہیں اندر آنے دینا"...... روسی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روسی نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو گارنی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ گارنی۔ تم نے بڑی عجیب اطلاع دی ہے۔ ایس ایس ریز بھی ناکام ہو گئیں۔ حیرت ہے"...... روسی نے کہا۔

"ہاں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوئی سپیشل میک اپ

استعمال کیا ہے۔ کاش جارج ہمیں اطلاع دے دیتا تو ہم خود اس گروپ کو قابو میں کر لیتیں۔ لیکن اب بہرحال انہیں تلاش کرنا پڑے گا"...... گارنی نے کہا۔

" اب یہ بات تو ختم ہو گئی کہ ان پر ڈیگوشیا میں داخل ہوتے ہی حملہ کرا دیا جائے۔ داخل تو وہ ہو گئے لیکن انہیں بہرحال ہمارے بارے میں تو علم نہیں ہو گا اس لئے وہ اب لازماً اصل پوائنٹ پر ریڈ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں گے۔ کیوں نہ انہیں وہاں چیک کرایا جائے"...... روسٹی نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ انہیں ہمارے بارے میں معلومات مل چکی ہیں"...... گارنی نے کہا تو روسٹی بے اختیار چونک پڑی۔

" یہ کیسے ممکن ہے"...... روسٹی نے کہا۔

" ہمارے اس ہیڈ کوارٹر کی نگرانی ہو رہی ہے"...... گارنی نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا واقعی۔ کیسے معلوم ہوا"...... روسٹی کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

" میں جب یہاں پہنچی ہوں تو چونکہ تم نے ریڈ الرٹ کرار کھا تھا اس لئے گیٹ میکانکی انداز میں کھل سکتا تھا۔ اس لئے مجھے باہر کی کال بیل بجانی پڑی۔ کال بیل بجا کر میں ویسے ہی مڑی تو میری نظریں سامنے سڑک پار ایک آدمی پر پڑ گئیں۔ وہ مقامی آدمی تھا لیکن وہ بنچ پر اس طرح بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا کہ میں اسے دیکھتے ہی سمجھ

گئی کہ وہ نگرانی کر رہا ہے۔ چنانچہ میں نے جیرگ کو کہہ دیا ہے کہ اسے اغوا کر لیا جائے"...... گارنی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو روسٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... روسٹی نے کہا۔

" مادام گارنی نے جس آدمی کے بارے میں حکم دیا تھا اسے اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ اس وقت بلیو روم میں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس سے پوچھ گچھ کی ہے تم نے کہ وہ کیوں نگرانی کر رہا تھا اور کس کے کہنے پر"...... روسٹی نے کہا۔

" مجھے چونکہ حکم نہیں دیا گیا تھا اس لئے میں نے نہیں کی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نانسنس۔ تو کیا اب ان عام سے لوگوں سے پوچھ گچھ بھی ہمیں کرنا ہو گی۔ اس کی ہڈیاں توڑ دو اور سب کچھ اگلواؤ"...... روسٹی نے کہا۔

" یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روسٹی نے رسیور رکھ دیا۔

" لیکن انہیں ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ عجیب بات ہے"...... روسٹی نے کہا۔

" ابھی معلوم ہو جائے گا"...... گارنی نے کہا اور پھر تقریباً آدھے

گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو روسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"مادام۔اس آدمی کا تعلق ایک مقامی گروپ ریڈ یارڈ سے ہے۔ یہاں ایک کلب ریڈ یارڈ ہے۔اس کا مالک انتھونی ہے۔اس کے حکم پر یہ آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا۔اس کا کہنا ہے کہ اسے صرف نگرانی کا حکم دیا گیا تھا کہ اس کوٹھی میں کس کس نمبر کی کار داخل ہوتی ہے اور یہاں سے باہر جاتی ہے۔اس نے صرف کاروں کے نمبر چیک کر کے رپورٹ دینی تھی"...... جیرگ نے کہا۔

"صرف کاروں کے نمبرز سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔روسی نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے مادام"...... جیرگ نے کہا۔

"اس آدمی کی اب کیا پوزیشن ہے"...... روسی نے پوچھا۔

"ابھی زندہ ہے"...... جیرگ نے کہا۔

"اسے ہلاک کر دو اور اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ اس ریڈ یارڈ کے انتھونی کو اغوا کر کے یہاں لے آئیں تا کہ اس سے معلوم کیا جا سکے کہ وہ کیوں ایسا کر رہا ہے اور کس کے کہنے پر"...... روسی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روسی نے رسیور رکھ دیا۔

"عجیب باتیں سامنے آ رہی ہیں۔ایک مقامی گروپ اور صرف کاروں کے نمبرز کی چیکنگ"...... روسی نے کہا۔

"روسی۔شاید اس انتھونی کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو اور وہ کاروں کی رجسٹریشن سے کنفرم ہونا چاہتے ہوں کہ یہاں اس کوٹھی میں کون رہتا ہے۔ظاہر ہے پاکیشیا انتہائی پسماندہ ملک ہے اس لئے اس کے پاس چیکنگ کے جدید آلات تو ہوں گے ہی نہیں"...... گارنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاریں تو ہم نے فرضی ناموں سے حاصل کی ہوئی ہیں۔اس سے انہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے اور اتنی جلدی وہ لوگ مقامی گروپ سے کیسے معاملات ڈیل کر سکتے ہیں اور پھر اگر انہیں ہماری کوٹھی کے بارے میں علم تھا تو وہ یہاں ریڈ کرتے۔ان احمقوں کو کیوں سامنے لایا گیا ہے"...... روسی نے کہا۔

"واقعی یہ عجیب بات ہے"...... گارنی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو روسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔روسی بول رہی ہوں"...... روسی نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں مادام روسی۔یقیناً مادام گارنی بھی تمہارے ساتھ موجود ہوں گی اور لاؤڈر کی وجہ سے میری آواز وہ بھی سن رہی ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روسی نہ صرف بے اختیار اچھل پڑی بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" کون عمران "...... روسی نے کہا تو اس بار گارنی بے اختیار چونک پڑی۔

" وہی پاکیشیائی ایجنٹ۔ جسے ہلاک کرنے کے لئے بلیک ایجنسی نے اپنے بیوٹی سیکشن کی دو خوبصورت ایجنٹس کو یہاں بھجوایا ہے۔ لیکن تم دونوں تو برج وے کالونی کی کوٹھی نمبر انتیس میں محدود ہو کر رہ گئی ہو حالانکہ ڈیگوشیا بے حد خوبصورت جزیرہ ہے۔ باہر نکلو۔ گھومو پھرو "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہمیں اطلاع مل چکی ہے عمران کہ تم لوگ یہاں پہنچ چکے ہو اور تم نے آسٹر گروپ کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن تمہیں یہاں کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم نے ریڈ یارڈ کلب کے آدمیوں کو یہاں نگرانی پر بھجوایا تھا "...... روسی نے کہا۔

" مجھے تمہاری ساری باتوں پر ہرگز کوئی حیرت نہیں ہوئی۔ کیونکہ تم دونوں بلیک ایجنسی کی سپر ٹاپ ایجنٹس ہو اس لئے یہ تمہارے لئے معمولی باتیں ہیں لیکن تم نے جب ریڈ یارڈ کے آدمی کو احمقانہ انداز میں اغوا کیا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوٹھی کے اندر رہ رہ کر تمہاری ٹاپ ایجنسی اب ڈاؤن ایجنسی میں تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ یقیناً تم نے اس بے ضرر سے آدمی پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا ہو گا حالانکہ وہ بے چارہ صرف کاروں کے نمبرز چیک کرنے پر مامور تھا "...... عمران نے کہا۔

" میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قدر پسماندہ ملک کے لوگ کیوں

اس طرح بڑے بڑے کاموں میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ تمہارے پاس اتنے جدید آلات بھی نہیں ہیں کہ تم ان کی مدد سے یہ کنفرم کر سکو کہ اندر کون موجود ہے تو کاروں کی رجسٹریشن سے تمہیں کیسے معلوم ہو سکے گا۔ اس آدمی سے نگرانی کرانے کی بجائے تم اس طرح فون کر کے بھی کنفرم کر سکتے تھے "...... روسی نے انتہائی حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایکریمیا چونکہ اپنے آپ کو سپر پاور کہلوا کر خوش ہوتا ہے اس لئے تم میں بھی وہی احساس برتری موجود ہے۔ ویسے اس آدمی کو ہم نے نہیں بھجوایا تھا بلکہ ریڈ یارڈ کے چیف نے بھجوایا تھا اور وہ بہرحال ایکریمین ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے کوئی خاص آلہ اس کے جسم میں نصب کر دیا ہو اور تم اپنے احساس برتری کی وجہ سے بغیر چیکنگ کے اسے اندر لے گئی ہو "...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ۔ یہاں ریڈ الرٹ ہے۔ یہاں کوئی آلہ داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ بہرحال اب تم اپنے آپ کو زندہ مت سمجھنا۔ کسی بھی لمحے موت تم پر جھپٹ سکتی ہے "...... روسی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" نانسنس۔ ہم ایکریمیوں کو احمق سمجھتا ہے۔ ریڈ الرٹ ہونے کے باوجود آلہ اندر پہنچنے کی بات کر رہا ہے "...... روسی نے کہا۔

" روسی۔ مجھے یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی لگ رہا ہے۔ اب دیکھو اس نے ہماری اس کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کر

لیں اور یہاں فون بھی کر دیا اور اس ریڈ یارڈ کے آدمی کے اس طرح سامنے اوپن بیٹھنے اور کاروں کے نمبرز معلوم کرنے والی بات بھی حلق سے نہیں اتر رہی"...... گارنی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتی ہو"...... روسٹی نے کہا۔

"میری مانو تو ہم خاموشی سے یہاں سے پوائنٹ نو پر شفٹ ہو جائیں۔ وہاں کے بارے میں چونکہ جیرم کو بھی معلوم نہیں ہے اس لئے ہم وہاں محفوظ رہیں گی اور پھر وہاں سے ٹرانسمیٹر پر اپنے گروپ کو باہر نکال کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کرا سکتی ہیں اور ان کا خاتمہ بھی"...... گارنی نے کہا۔

"نہیں گارنی۔ یہ کیا بات ہوئی کہ سر ٹاپ ایجنٹس تو چھپ کر بیٹھی رہیں اور یہ تھرڈ کلاس ملک کے تھرڈ کلاس ایجنٹ پورے ڈیگوشیا میں دندناتے پھریں۔ ہمیں خود ان کے مقابلے پر باہر نکلنا پڑے گا"...... روسٹی نے کہا۔

"چلو جیسے ہی ان کی رہائش گاہ کا علم ہو گا ہم خود وہاں ریڈ کریں گی اور اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کریں گی"...... گارنی نے کہا تو روسٹی کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ میں جیرم کو کہہ دوں کہ ہم جا رہی ہیں۔ وہ ریڈ الرٹ رہے"...... روسٹی نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھانے کے لئے اس نے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس کی ناک سے

مانوس سی بو ٹکرائی اور وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے ہوش کر دینے والی گیس"...... روسٹی کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ اس نے گارنی کو لہرا کر کرسی سے نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔ اس نے فوراً سانس روک لیا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد اس کا ذہن بھی کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا اور باوجود کوشش کے اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

برج وے کالونی کے ایک چوک میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب دو کاروں میں سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔

"کون سی کوٹھی ہے ان دو ماداموں کی"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باداموں کی۔ کیا مطلب۔ کیا اب باداموں سے بھی کوٹھیاں بننے لگ گئی ہیں۔ حیرت ہے۔ واقعی انتہائی جدید دور آگیا ہے۔ پہلے تو اینٹ اور سیمنٹ سے اور پھر سریئے اور سیمنٹ سے کوٹھیاں بنتی تھیں۔ اب باداموں سے بننے لگ گئی ہیں۔ واہ۔ جب بھی بھوک لگی بادام توڑے اور گریاں کھا کر بھوک مٹالی۔ ویری گڈ"...... عمران کی زبان واقعی نان سٹاپ چل رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہاں کھڑے رہنے سے ہم مارک بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ سپر ٹاپ ایجنٹ ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی ہم میں سے سپر ٹاپ ایجنٹ تو کوئی بھی نہیں ہے۔ ڈیشنگ ایجنٹ، سپر ایجنٹ، پاور ایجنٹ۔ ارے ہاں۔ جولیا ہو سکتی ہے سپر ٹاپ ایجنٹ۔ اس کا غصہ ہمیشہ ٹاپ پر رہتا ہے"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"آؤ صفدر۔ ادھر ریستوران میں بیٹھتے ہیں۔ یہ اکیلا یہاں کھڑا بکواس کرتا رہے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود ریستوران کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر نے فوراً ہی اس کی پیروی کی لیکن صفدر اور کیپٹن شکیل وہیں کھڑے رہے۔

"ارے تم لوگ بھی جاؤ۔ جا کر کھاؤ پیو۔ سرکاری خرچہ ہے عیش کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو یہاں کسی کا انتظار ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میری تو ساری عمر ہی کسی کے انتظار میں گزر گئی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"پرنس"۔ اچانک ایک آدمی نے قریب سے گزرتے ہوئے آہستہ سے کہا تو عمران اور اس کے دونوں ساتھی چونک پڑے۔

"سمتھ ریڈ یارڈ"...... عمران نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور عمران کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ ادھر ریستوران میں بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ریستوران کی طرف مڑ گیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ

سمتھ بھی ان کے ساتھ ہی چل پڑا۔ جولیا اور تنویر ریستوران کے
سامنے رک گئے تھے۔ انہیں آتا دیکھ کر وہ بھی مڑے اور ریستور
میں داخل ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہی ریستوران کے ہال میں
داخل ہوگئے۔

"یہاں کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں محفوظ انداز میں بزنس ٹاک کی
سکے"...... عمران نے ایک آدمی سے پوچھا جس کے سینے پر سپروائزر
بیج لگا ہوا تھا۔

"یس سر۔ ادھر راہداری ہے جس میں سپیشل رومز ہیں"۔
سپروائزر نے جواب دیا۔

"آپ لوگ بیٹھیں۔ میں نے سمتھ کے ساتھ ضروری بزنس ٹاک
کرنی ہے"...... عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور پھر
سمتھ کو اپنے ساتھ لے کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور کاؤنٹر سے اس
نے سپیشل روم نمبر فور کی چابی لی اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔
سپیشل روم نمبر فور ساؤنڈ پروف تھا۔

"مسٹر سمتھ۔ آپ اپنا کوٹ اتار دیں"...... عمران نے سپیشل
روم کا دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا تو سمتھ چونک پڑا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... سمتھ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"آپ کا کوٹ کراس لائننگ ہے اس لئے ایسا کوٹ پہن کر
ڈیوٹی کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ آپ کا

مت اور جسامت ہم جیسی ہے اس لئے آپ میرا کوٹ پہن کر
یں گے"...... عمران نے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ حیرت ہے۔ میں تو ہمیشہ اسی کوٹ سے ڈیوٹی کرتا
ں۔ کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا"...... سمتھ نے بھی کوٹ
تے ہوئے کہا۔

"جن لوگوں کی آپ نے نگرانی کرنی ہے وہ بے حد چوکنا لوگ
ں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی
وں سے سامان نکال کر میز پر رکھنا شروع کر دیا جبکہ سمتھ نے بھی
س کی پیروی کی۔

"یہ لیجئے میرا کوٹ پہن لیجئے۔ آپ سے زیادہ قیمتی کپڑے کا ہے
ھ سلائی بھی کرائس کے سب سے اعلیٰ فیشن میکر نے کی ہے"۔
مران نے کہا تو سمتھ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے عمران کا کوٹ لے
پہنا اور پھر ایڈجسٹ کرنے کے بعد حیرت سے دیکھنے لگا۔

"گڈ۔ واقعی بے حد ماہرانہ فٹنگ ہے"...... سمتھ نے کہا تو
مران مسکرا دیا۔ اس نے سمتھ کا کوٹ پہن لیا اور پھر اپنی جیبوں
ے نکالا ہوا سامان اٹھا کر اس نے اس کوٹ کی جیبوں میں منتقل
رنا شروع کر دیا جبکہ سمتھ نے بھی اپنا سامان واپس کوٹ کی جیبوں
یں ڈال لیا۔

"تمہیں ریڈ یارڈ کے انتھونی نے کیا بتایا ہے۔ کیا کرنا ہے تم
نے"...... عمران نے کہا۔

"نگرانی کرنی ہے لیکن ایسے جیسے آپ کہیں"...... سمتھ نے کہا

"تو سنو۔ اس کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس کے سامنے سڑک پر کسی بنچ پر بیٹھ جانا اور اخبار یا رسالہ وغیرہ پڑھتے رہنا۔ جب اس کوٹھی سے کوئی کار باہر نکلے یا اندر داخل ہو تو تم نے اس کار کا نمبر نوٹ کر لینا ہے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کر لوں گا۔ یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے"۔ سمتھ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... عمران نے کہا اور مڑ کر اس نے لاک کھول کر دروازہ کھول دیا تو سمتھ باہر نکل گیا۔ اس کے پیچھے عمران بھی باہر آگیا۔ اس نے سپیشل روم کو لاک کیا اور چابی جا کر کاؤنٹر پر چھوڑ کر وہ ہال میں اس میز کی طرف بڑھ گیا جس کے گرد اس کے ساتھی موجود تھے۔

"یہ تم نے سمتھ کا کوٹ پہن لیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا تو باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"مجھے اس کا ڈیزائن پسند آگیا تھا اس لئے سمتھ سے تبدیل کر لیا ہے۔ بہرحال صفدر تم کوٹھی نمبر اٹھائیس پر جاؤ لیکن سامنے جانے کی ضرورت نہیں۔ سمتھ وہاں سامنے بیٹھ کر نگرانی کرے گا۔ تم نے سمتھ کی نگرانی کرنی ہے۔ اس انداز میں کہ کوٹھی کے اندر سے کوئی چیکنگ ہو رہی ہو تو کوئی تمہیں چیک نہ کر سکے اور جب سمتھ کو اغوا کیا جائے تو تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ صرف واپس آ کر

بتانا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریستوران کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ کیا چکر ہے۔ کھل کر بات کرو"...... جولیا نے کہا۔

"روسی اور گارفی دونوں سپر ٹاپ ایجنٹس ہیں اور کوٹھی نمبر اٹھائیس ان کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ بلیک ایجنسی انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں لازماً انہوں نے انتہائی جدید ترین حفاظتی نظام نصب کر رکھا ہو گا اور انہیں بہرحال جارج اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع مل چکی ہو گی اس لئے اس ہیڈ کوارٹر میں انہوں نے ریڈ الرٹ کر رکھا ہو گا۔ میں نے رہائش گاہ سے روانگی سے پہلے یہاں کی ایک تنظیم ریڈ یارڈ کے انتھونی سے فون پر بات کی اور اسے بھاری معاوضہ کے عوض اس بات پر آمادہ کر لیا کہ اس کا آدمی نگرانی کرے گا لیکن اگر اس کی جان کو کوئی خطرہ پیش آگیا تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہ ہو گی۔ انتھونی نے بتایا کہ وہ ایسا آدمی بھیج دے گا جس سے وہ خود بھی چھٹکارہ چاہتا ہے اور تین گنا معاوضہ بھی طلب کر لیا۔ اس طرح سمتھ یہاں پہنچا۔ رہائش گاہ سے چلنے سے پہلے میں نے تمام بندوبست کر آیا تھا۔ میں نے اپنے کوٹ کے اندر دو چھوٹے چھوٹے ایسے آلات چھپا دیئے ہیں جن میں سے ایک آن ہوتے ہی تمام حفاظتی انتظامات کو آف کر دے گا اور دوسرا آن ہوتے ہی پوری کوٹھی میں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو جائے گی اور وہاں موجود ہر آدمی بے ہوش ہو جائے گا

اور حفاظتی نظام آف ہو جانے کی وجہ سے ہم آسانی سے اندر داخل ہو سکیں گے۔ اب یہ حسن اتفاق تھا کہ سمتھ کا قد وقامت اور جسامت میرے جیسی تھی اس لئے میں نے ان آلات کو سمتھ کے کوٹ میں چھپانے کی بجائے اپنا کوٹ ہی اسے پہنا دیا۔ لازماً وہ لوگ سمتھ کو چیک کر لیں گے اور پھر اسے اغوا کر کے اندر لے جایا جائے گا اور اس کے لئے وہ لازماً اپنا حفاظتی نظام آف کریں گے اور اس طرح دونوں آلات بھی اندر پہنچ جائیں گے اور پھر ہم یہاں بیٹھ کر ان آلات کو چارج کر دیں گے۔ صفدر ہمیں ان آلات کی کوٹھی کے اندر پہنچ جانے کی اطلاع دے گا"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا تو جولیا تنویر کی آنکھیں بھی حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔

"تم جیسا دماغ شاید شیطان کے پاس ہی ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کے پاس نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو بے چارے شیطان نے میری طرح شادی نہیں کی اور کنوارہ ہی پھر رہا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر انہوں نے سمتھ کو اغوا نہ کیا اور ویسے ہی گولی مار دی تب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر یہ شیطانی دماغ ان کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ ویسے ہو گا ایسے ہی جیسے میں نے بتایا ہے۔ انسانی فطرت ہے کہ مخصوص

حالات میں وہ ایک جیسا ہی رد عمل ظاہر کرتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بلیک کافی پینے میں مصروف ہو گئے جو جولیا نے بنائی تھی اور اس نے اس دوران ویٹر سے سرو کرائی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد صفدر تیزی سے ہال میں داخل ہوا اور سیدھا ان کی طرف آ گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سمتھ کو دو آدمی اغوا کر کے عمارت کی عقبی طرف لے گئے ہیں اور پھر اسے اندر لے جایا گیا ہے"...... صفدر نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں اس کے اغوا ہوتے ہی وہاں سے چل پڑا تھا اور مجھے دس منٹ لگ گئے ہوں گے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم بیٹھو میں فون کر کے آتا ہوں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریستوران کے باہر برآمدے میں ایک پبلک فون بوتھ دیکھ لیا تھا لیکن جب وہ فون بوتھ کے قریب پہنچا تو وہاں ایک عورت فون کرنے میں مصروف تھی اور ظاہر ہے عمران کو انتظار کرنا پڑا۔ اس عورت کی باتیں شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتی جا رہی تھیں اور عمران کا کئی بار دل چاہا کہ وہ اسے گردن سے پکڑ کر باہر اچھال دے لیکن پھر وہ اپنے آپ پر جبر کر لیتا کیونکہ اس طرح وہ سب پولیس کے چکر میں پھنس جاتے۔ پھر خدا خدا کر کے اس عورت نے

رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگئی تو عمران تیزی سے اندر گھسا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر فون بوتھ میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ روسی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر اس کی زبان رواں ہو گئی۔ بہرحال اس بات چیت سے اسے یہ احساس ہو گیا کہ سمتھ کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو اس نے جلدی سے بات ختم کی اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے فون بوتھ سے نکلا اور ہال کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ "...... عمران نے دروازے میں ہی کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی نمبر اٹھائیس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ صفدر ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔

"یہ ہے کوٹھی"...... تقریباً دو سو گز کے فاصلے سے صفدر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران رک گیا۔ اس نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور تیزی سے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ایک بٹن دبتے ہی اس پر موجود بلب تیزی سے جلنے لگا۔ اس کا رنگ سرخ تھا۔ عمران نے فوراً ہی دوسرا بٹن پریس کر دیا اور اس بٹن کے اوپر موجود بلب بھی جلنے لگا۔ اس کا رنگ بھی سرخ

دونوں بلب مسلسل جل رہے تھے۔

"اوکے۔ آؤ"...... عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور آلے کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے کہا۔

"خاموشی سے آ جاؤ۔ ابھی ڈراپ سین ہو جائے گا تمہارے "۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب جب کوٹھی نمبر اٹھائیس کے پہنچے تو عمران نے جیب سے وہ آلہ نکالا تو اس کا نیچے والا بلب چکا تھا جبکہ اوپر والا بلب مسلسل جل رہا تھا۔ عمران نے آلہ بارہ جیب میں ڈال لیا۔

"ایک بلب تو بجھ گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا۔

"اوپر والا بلب آلے کی کارکردگی ظاہر کر رہا ہے جس نے اندر کے حفاظتی نظام کو آف کر دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حفاظتی نظام آف ہے جبکہ دوسرا بلب وہاں پھیل جانے والی بے ہوش کر دینے والی گیس کو ظاہر کر رہا تھا۔ اب بجھ جانے کا مطلب ہے کہ وہاں گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گئے۔ یہ ایک چوڑی گلی تھی جس میں کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔

"اب اندر کیسے جائیں گے۔ اس کی دیوار تو بہت اونچی ہے اور ان پر بجلی کی تاریں لگی ہوئی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" ایک آدمی اندر جائے گا اور اندر سے دروازہ کھول دے گا"
عمران نے کہا۔

" میں جاتا ہوں"...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے دوڑ
کر بائی جمپ لگایا تو وہ واقعی کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا اونچی دیوار
کے کنارے پر پہنچ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ دیوار کے کنارے پر
پڑے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم الٹا ہو کر فضا میں اٹھتا چلا گیا
اور چند لمحوں بعد اس کا جسم ان تاروں کے اوپر سے ہوتا ہوا اندر پہنچ
گیا۔ دوسرے لمحے اندر ایک ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔

" گڈ شو۔ تنویر واقعی اپنے آپ کو فٹ رکھتا ہے"...... عمران نے
تحسین بھرے لہجے میں کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند
لمحوں بعد دروازہ کھل گیا تو عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو
گئے۔

" گڈ شو تنویر"...... عمران نے تنویر کے کاندھے پر تھپکی دیتے
ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس
کی پھرتی، تیزی اور فٹنس کی تعریف کی لیکن جب جولیا نے تعریف کی
تو تنویر کا پھولا ہوا سینہ مزید پھولتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی انہوں
نے ساری کوٹھی چیک کر لی۔ کوٹھی کے ایک کمرے میں دو
خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں جبکہ ایک
کمرے میں انہیں سمتھ کی لاش پڑی ہوئی مل گئی۔ اس کے علاوہ
کوٹھی میں دس کے قریب افراد بھی موجود تھے لیکن وہ سب بے ہوش

تھے۔ ایک کمرے میں مشینری موجود تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ان
دس افراد کو بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیا گیا جبکہ
جولیا نے صفدر کے ساتھ مل کر ان دونوں لڑکیوں کو اس کمرے سے
جہاں وہ بے ہوش پڑی تھیں اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے جا کر
رسیوں کی مدد سے کرسیوں سے باندھ دیا۔ عمران نے البتہ اس
کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر میز کی دراز سے اسے ایک
فائل مل گئی۔

" اوہ۔ ان کے دو اڈے اور بھی ہیں"...... عمران نے فائل پڑھتے
ہوئے کہا۔

" تنویر تم اور صفدر جا کر ایک اڈے پر ریڈ کرو۔ وہاں پہلے بے
ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اندر موجود سب افراد کا خاتمہ کر
دو اور کیپٹن شکیل تم دوسرے اڈے پر پہنچو۔ وہاں اس فائل کے
مطابق صرف دو آدمی ہیں۔ انہیں ہلاک کر دو جبکہ جولیا میرے ساتھ
یہاں رہے گی اور ہم انہیں اس وقت ہوش میں لائیں گے جب تم
تینوں واپس آ جاؤ گے۔ میں کرنل ڈیوک تک پہنچنے سے پہلے تمام
رکاوٹیں دور کر دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" انہیں کیوں باندھا ہے۔ انہیں بھی گولیوں سے اڑا دو"۔ جولیا
نے کہا۔

" ان سے مزید معلومات حاصل کرنی ہیں۔ شاید ان کا رابطہ
کرنل ڈیوک سے ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"جولیا تم یہاں بیٹھو۔ میں اس حفاظتی نظام کا سلسلہ ہی ختم کر کے آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں مشینری موجود تھی۔ اس نے وہاں پہنچ کر جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے مشینری پر گولیوں کی بارش کر دی۔ اس کمرے میں نصب تین چھوٹی بڑی مشینوں کے پرزے بکھر گئے تو عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور واپس اس کمرے میں آگیا جہاں جولیا موجود تھی۔

"فون دوسرے کمرے سے اٹھا کر یہاں لے آؤں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے فائل ملی تھی اور جہاں یہ دونوں لڑکیاں بے ہوش پڑی ملی تھیں۔ عمران نے فون کی تار کو ساکٹ سے علیحدہ کیا اور پھر فون لے کر وہ اس کمرے میں آگیا۔ اس نے یہاں موجود فون ساکٹ میں فون کی تار لگائی اور پھر فون تپائی پر رکھ کر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ابھی وہ بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ روسی بول رہی ہوں"...... عمران نے روسی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوک بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کی"...... کرنل ڈیوک نے پوچھا۔

"ہم پورے ڈیگوشیا میں جال پھیلائے ہوئے بیٹھے ہیں لیکن لگتا ہے کہ یہ ابھی ڈیگوشیا پہنچے ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں روسی۔ اس لئے اطمینان سے مت بیٹھ جانا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ ایس ایس ریز فضا میں کام کر رہی ہیں اور زمین پر آدمی اور تم جانتے ہو کہ ایس ایس ریز کے سامنے کوئی میک اپ نہیں ٹھہر سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین سیٹ اپ ہے۔ گڈ شو۔ اب مجھے یقین ہے کہ تم انہیں مارک کر لو گی"...... کرنل ڈیوک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جب یہ مارے جائیں تو مجھے اطلاع ضرور کر دینا۔ میرا خصوصی نمبر تو تمہارے پاس موجود ہے ناں"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اوہ شاید مجھے دیکھنا پڑے گا۔ بہرحال میں چیک کر لوں گی"۔

عمران نے کہا۔

" میں دوبارہ بتا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ جلد ہی خوشخبری سناؤں گی"...... عمران نے روسی کے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" مجھے خدشہ تھا کہ وہاں انہوں نے وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب نہ کیا ہوا ہو"...... جولیا نے کہا۔

" یقیناً ہو گا لیکن اس میں روسی کی آواز فیڈ نہ ہو گی۔ وہیں کے لوگوں کی ہو گی"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد یکے بعد دیگرے صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل واپس آ گئے۔

" وہاں بارہ افراد تھے اور تہہ خانے میں مشینری نہ صرف نصب تھی بلکہ چل بھی رہی تھی"...... تنویر نے کہا۔

" اور اب وہاں لاشیں اور پرزے پڑے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے"...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم جیسا جن جہاں پہنچ جائے تو وہاں کیا بچ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر کیپٹن شکیل نے بتایا کہ اس اڈے پر صرف دو آدمی تھے جنہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ صرف

رہائش گاہ تھی۔ وہاں کوئی مشینری نہیں تھی۔

" اوکے۔ اب جولیا پانی لائے گی اور ان دونوں کے حلق میں ڈال کر انہیں ہوش دلائے گی۔ بے چاری سپر ٹاپ ایجنٹس کو طویل عرصے تک بے ہوش رہنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ باقی ساتھی فرنٹ اور عقبی سائیڈوں پر چلے گئے تاکہ نگرانی کر سکیں۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی ایک بڑی سی بوتل موجود تھی۔

" ٹھہرو۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر جولیا نے باری باری دونوں ہاتھوں سے ان کے جبڑے بھینچ کر ان کا منہ کھولا تو عمران نے پانی ان کے حلق کے اندر انڈیل دیا۔ جیسے ہی پانی ان کے حلق سے نیچے اترا ان کے جسموں میں حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگے۔

" جولیا۔ ان کے عقب میں کھڑی ہو جاؤ۔ یہ سپر ٹاپ ایجنٹس ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کرسیوں کے عقب میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ہی دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ہمیں کیوں باندھا گیا ہے"۔ لمبے قد والی نے اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ لمبے قد والی لڑکی ہی روسی ہے۔

ظاہر ہے دوسری درمیانے قد والی لڑکی گارنی ہو گی اور پھر گارنی نے بھی ہوش میں آکر روسئی والا رد عمل ظاہر کیا۔ انہیں اس انداز میں باندھا گیا تھا کہ وہ کسمسا تو سکتی تھیں لیکن کھل کر حرکت کرنے سے قاصر تھیں۔

"تمہارا نام مادام روسئی ہے اور یہ مادام گارنی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو اور تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کیا مطلب۔" روسئی اور گارنی دونوں نے تقریباً حیرت کے مارے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور تمہارے پیچھے جو خاتون موجود ہے اس کا نام جولیانا فٹرواٹر ہے اور وہ اس لئے تمہارے عقب میں موجود ہے تاکہ تم رسیاں کھولنے کی مہارت کا مظاہرہ نہ کر سکو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ جیرم کہاں ہے۔ وہ ریڈ الرٹ۔ وہ حفاظتی نظام۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... روسئی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان دونوں کی حالت قابل دید ہو گئی تھی۔

"تمہیں مزید حیرت سے بچانے کے لئے میں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ جس نگرانی کرنے والے کو باہر سے پکڑ کر اندر لایا گیا تھا اس کے کوٹ کے اندر دو ایسے آلات موجود تھے جن میں سے ایک کے آن ہوتے ہی تمام حفاظتی نظام زیرو ہو گیا اور دوسرے آلے کے آن

ہوتے ہی یہاں انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیل گئی۔ ہم نے اسی لئے اسے باہر اس انداز میں بٹھایا تھا تاکہ تم اسے پکڑ کر اندر لے جاؤ ورنہ واقعی تمہارا حفاظتی نظام اس قدر فول پروف تھا کہ ہم کسی صورت زندہ اندر داخل ہی نہ ہو سکتے تھے۔ تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا لیکن وہ آلے ویسے ہی اس کے کوٹ میں موجود رہے اور میں نے انہیں باہر سے آپریٹ کر دیا۔ اس کے بعد ہمارا ایک ساتھی عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا اور عقبی دروازہ کھول دیا۔ اس طرح ہم اندر داخل ہوئے۔ تم سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ہمارے آدمی کی لاش بھی یہاں موجود تھی۔ اس کے بعد یہاں موجود تمہارے تمام ساتھیوں کو لاشوں میں تبدیل کر دیا گیا اور تمام مشینری تباہ کر دی گئی۔ جس کمرے میں تم دونوں بے ہوشی کے عالم میں ملی تھیں مجھے وہاں موجود میز کی سب سے نچلی دراز سے ایک فائل مل گئی جس کی وجہ سے تمہارے دو اور اڈے بھی سامنے آگئے۔ چنانچہ میرے ساتھیوں نے وہاں ریڈ کیا۔ ایک اڈے میں مشینری اور بارہ افراد تھے۔ ان افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ دوسرا اڈا شاید عام رہائش گاہ تھی۔ وہاں دو آدمی تھے۔ انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا اور اب تم دونوں زندہ ہمارے سامنے موجود ہو"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو روسئی اور گارنی دونوں کے چہرے یکلخت سیاہ پڑ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم ایسا کرو گے۔ ویری

بیڈ"...... روسی نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" بلیک ایجنسی کا موجودہ چیف جیمسن شاید اب بوڑھا ہو چکا ہے کہ اس نے تم جیسی لڑکیوں کو سرٹاپ ایجنٹس کا درجہ دے دیا ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ تم دونوں کو کسی ہوٹل یا کلب میں ویٹرس ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کاش ہمیں تم سے مقابلے کا موقع مل جاتا تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ ہم کیا ہیں"...... اس بار گارنی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کرنل ڈیوک سے تمہارا رابطہ ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑیں۔

" کون کرنل ڈیوک"...... روسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جو لارج ڈیو پراجیکٹ کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور بلیک ایجنسی کی ناک سمجھا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ہمارا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... روسی نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے"...... روسی نے کہا۔ گارنی ویسے ہی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" روسی اور گارنی۔ تم دونوں بہرحال ایجنٹ ہو اور پیشہ ورانہ فرائض کے سلسلے میں یہاں موجود ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ

تمہیں اس بے بسی کے عالم میں ہلاک کر دیا جائے لیکن اگر تم نے اس طرح مسلسل جھوٹ بولا تو پھر ایسا ہو بھی سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں"...... روسی نے کہا۔

" یہ فون دیکھ رہی ہو۔ ابھی کرنل ڈیوک کا فون آیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ اس کا ہم سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... روسی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ابھی تمہارے سامنے اس سے بات ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کے منہ میں کپڑے ٹھونس دو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو جولیا تیزی سے عقبی طرف سے سامنے آئی اور ایک طرف پڑے کرسیوں کے کشن اٹھا کر اس نے انہیں پھاڑ دیا اور پھر ان دونوں کے منہ میں کپڑے ٹھونس دیئے۔

" تم اس سے کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ کہیں وہ مشکوک نہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

" میں اس کو بتانا چاہتا ہوں کہ روسی اور گارنی نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لاشیں منگوا لے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ وہ کسی صورت اس بات پر یقین نہیں کرے گا کیونکہ ابھی اس نے بات کی ہے۔ اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو سکتا ہے"۔

جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ لیکن ان کے آدمیوں کی ہلاکت کی اطلاع بھی تو اس تک پہنچ جائے گی۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ جائے۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو ختم کر کے نکلا جائے یہاں سے"...... عمران نے کہا۔

"تم چلو میں آ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ روسی اور گارنی دونوں تیزی سے دائیں بائیں سر مار رہی تھیں۔

"تمہاری ہم جنس جب تمہارے خلاف ہو جائے تو آئی ایم سوری"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے مشین پسٹل کی گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

بلیک ایجنسی کا چیف جیسٹن اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک ایجنسی کا چیف ہونے کی وجہ سے اس کی اہمیت باقی تمام ایجنسیوں میں سب سے زیادہ تھی اور بلیک ایجنسی کے ساتھ کارنامے بھی ایسے ہی منسوب تھے کہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام بھی اس کی بے پناہ عزت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جیسٹن جس کے سر اور بھنوؤں تک کے بال برف کی طرح سفید تھے لیکن اس کی صحت کسی نوجوان سے بھی زیادہ اچھی تھی۔ وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے بہت سے رنگوں کے فونز میں سے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیسٹن نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ فون ایکریمیا سے باہر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے بلیک ایجنسی کے ایجنٹوں کو کنٹرول کرنے والے سیکشن سے متعلق تھا۔ اسے

فارن سیکشن کہا جاتا تھا اور اس کا چیف کوپر تھا۔

"یس" ...... جیسٹن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کوپر بول رہا ہوں چیف" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبا [illegible] آواز سنائی دی۔

"یس۔ کوئی خاص رپورٹ" ...... جیسٹن نے کہا۔

"ڈگیوشیا سے بری خبر ملی ہے چیف" ...... کوپر نے کہا تو جیسٹن [illegible] بے اختیار اچھل پڑا۔

"ڈگیوشیا سے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے وہاں" ...... جیسٹن نے [illegible] انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈگیوشیا میں لارج ویو پراجیکٹ کے چیف سکیورٹی آفیسر کرنل [illegible] ڈیوک نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ اسے اطلاعات مل رہی ہیں کہ [illegible] پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے ڈگیوشیا [illegible] رہی ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ڈگیوشیا پہنچنے سے پہلے یا وہاں ان [illegible] کے پہنچتے ہی انہیں ہلاک کر دیا جائے تاکہ وہ اس پراجیکٹ تک پہنچ [illegible] ہی نہ سکیں۔ میں نے ان کے کہنے پر اپنی دو سپر ایجنٹس ان دونوں [illegible] کے سیکشن سمیت ڈگیوشیا بھجوا دیں اور وہاں کے ایک مقامی گروپ [illegible] کو بھی ان کی مدد کرنے کا حکم دے دیا اور ڈگیوشیا پر میرے حکم کے [illegible] مطابق ایس ایس ریز کا بھی جال پھیلا دیا گیا تاکہ وہ لوگ کسی بھی [illegible] میک اپ میں آئیں تو فوراً چیک ہو جائیں اور ان کا خاتمہ کیا جا سکے۔ [illegible] اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا میں بھی ایجنٹس کو الرٹ کر دیا گیا تاکہ [illegible]

[illegible] کیشیا سیکرٹ سروس کی روانگی کے بارے میں ڈگیوشیا اطلاع دے [illegible] یں۔ اس طرح ان کے خاتمے کا کوئی کارنر نہ چھوڑا گیا" ...... کوپر [illegible] تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تمہیں اطلاع ملی ہو گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے [illegible] ہمارے سپر ٹاپ ایجنٹس اور ان کے سیکشن سب کا خاتمہ کر دیا [illegible] ہے۔ کیوں" ...... جیسٹن نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں حفاظتی [illegible] ام کی تمام مشینری کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں موجود آٹھ دس افراد [illegible] ہلاک کر دیا گیا ہے۔ روسٹی اور گارنی کی لاشیں کرسیوں پر رسیوں [illegible] سے بندھی ہوئی حالت میں ملی ہیں۔ ان کے دو مزید اڈے بھی تباہ کر [illegible] دیئے گئے ہیں۔ ایک اڈے میں بارہ افراد کی لاشیں ملی ہیں اور وہاں [illegible] ایس ایس ریز کی مشینری اور دیگر مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے۔ [illegible] اس طرح ایک لحاظ سے روسٹی اور گارنی کے ساتھ ساتھ ان دونوں [illegible] کے سیکشن بھی ختم کر دیئے گئے ہیں" ...... کوپر نے جواب دیتے [illegible] ہوئے کہا۔

"احمق آدمی۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی تھی" ...... جیسٹن [illegible] نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ چونکہ کرنل ڈیوک آپ کا مین ایجنٹ ہے اس لئے میں [illegible] سمجھا کہ اس نے آپ سے بات کی ہو گی" ...... کوپر نے کہا۔

"کرنل ڈیوک نے شاید جان بوجھ کر مجھ سے بات نہ کی ہو کہ

کہیں میں اسے وہاں سے نکال نہ دوں۔ وہ احمق یہی چاہتا ہو گا کہ ب... بالا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کا کریڈٹ لے لے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اور پراجیکٹ دونوں اس وقت شدید خطرے میں ہیں ل... کوپر تم نے بھی تو حماقت کی انتہا کر دی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل تمہاری یہ سپر ٹاپ ایجنٹس کیا کر سکتی تھیں۔ وہ لوگ اگر اتنی آسانی سے مارے جا سکتے تو اب تک وہ لاکھوں بار مارے جا چکے ہوتے۔ نانسنس"...... جیسٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ میں اب دوسرا سیکشن وہاں بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ۔۔ کوپر نے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم تمام سیکشن اپنے ہاتھوں سے خود ختم کرانا چاہتے ہو"...... جیسٹن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پھر آپ جیسے حکم دیں"...... کوپر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ شاید اس نے چیف جیسٹن کو کبھی اس قدر غصے میں نہ دیکھا تھا۔

"تم خاموش رہو۔ کسی کو وہاں مت بھیجو۔ میں خود تمام بندوبست کر لوں گا"...... جیسٹن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ لوگ بالکل ہی احمق ہیں"...... جیسٹن نے کہا اور پھر تیزی سے اس نے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ڈیوک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں"...... جیسٹن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سر۔ سر آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کرنل ڈیوک نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے فارن سیکشن کے چیف کوپر سے کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل وہ اپنے ایجنٹ بھیجے"...... جیسٹن نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ پراجیکٹ سے باہر ہی ہو جائے اور اس سلسلے میں فارن سیکشن ہی کام کر سکتا تھا"...... کرنل ڈیوک نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں اطلاع مل گئی ہے کہ کیا رزلٹ رہا ہے"...... جیسٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی تین گھنٹے پہلے میری سپر ٹاپ ایجنٹس روسی سے فون پر بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈیگوشیا میں اس نے اور اس کی ساتھی ایجنٹ گارنی نے پھندے تیار کر رکھے ہیں۔ فضا میں ایس ایس ریز کا جال بچھایا جا چکا ہے اور ان دونوں کے سیکشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا شکار کھیلنے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ ابھی تک ڈیگوشیا نہیں پہنچے"۔ کرنل ڈیوک نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف ڈیگوشیا پہنچ گئی

ہے بلکہ اس نے روسٹی اور گارنی اور ان دونوں کے سیکشنوں کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کے ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ ایس ایس ریز کی مشینری اور اس ٹائپ کی دوسری تمام مشینری بھی تباہ کر دی گئی ہے اور وہاں بلیک ایجنسی کا مکمل صفایا کر دیا گیا ہے"...... جیسٹن نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اتنی جلدی۔ لیکن چیف"...... کرنل ڈیوک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کرنل ڈیوک کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کا شیطان عمران کس انداز میں کام کرتا ہے۔ تم نے مجھے اطلاع دینے کی بجائے کوپر کو کہہ دیا۔ نتیجہ اب تمہارے سامنے ہے"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ لوگ اس قدر نکمے ثابت ہوں گے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"وہ لوگ نکمے نہیں ہیں۔ ان کے مقابل پاکیشیا سیکرٹ سروس تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں تھا۔ ان لوگوں کے مقابلے پر تو مین ایجنٹ کو بھیجتے ہوئے بھی دس بار سوچنا پڑتا ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی بات ٹھیک ہے"...... کرنل ڈیوک نے جواب دیا۔

"ویسے وہاں کسی کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ ان لوگوں کا

مشن تو پراجیکٹ کے خلاف ہے اور پراجیکٹ پر تم موجود ہو۔ تم ان کا خاتمہ وہیں کر سکتے تھے۔ خواہ مخواہ دو سیکشن ختم کرا دیئے تم نے ان کے ہاتھوں"...... جیسٹن نے کہا۔

"سوری چیف۔ میں نے تو اس لئے کوپر سے بات کی تھی کہ وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکے گا۔ اب مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ خود ان کے ہاتھوں ختم ہو جائیں گے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم کیا کہتے ہو۔ تمہاری وہاں کیا پوزیشن ہے کیونکہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہاری طرف رخ کرنا ہے اور یہ لوگ وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہیں"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں کی آپ فکر مت کرو۔ یہاں میں نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ وہ لوگ یہاں دوسرا سانس بھی نہ لے سکیں گے"۔ کرنل ڈیوک نے کہا۔

"کیا تم پہلے بھی کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکے ہو"۔ جیسٹن نے پوچھا۔

"یس سر۔ کئی بار ٹکرا چکا ہوں"...... کرنل ڈیوک نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے اور یہ سن لو کہ وہ آندھی اور طوفان کی طرح کام کرتے ہیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے چوکنا اور ہوشیار رہنا ہے۔ یہ انتہائی اہم ترین پراجیکٹ ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"چیف ۔ آپ فکر مت کریں ۔ میں سنبھال لوں گا انہیں"۔ کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اوکے"...... جیسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ روسٹی اور گارنی اور ان کے تمام اڈوں اور آدمیوں کے خاتمے کے بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے۔ جولیا سب کے لئے چائے بنانے گئی ہوئی تھی جبکہ باقی سب یہاں اس بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کی پیشانی پر چونکہ لکیروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اس لئے سب ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اس وقت عمران کسی گہری سوچ میں گم ہے اس لئے وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اچانک عمران چونک کر سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"ریڈ یارڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

"انتھونی سے بات کراؤ۔ میں پرنس بول رہا ہوں"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں انتھونی۔ تمہارا آدمی سمتھ ہلاک ہو چکا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی لاش کہاں ہے"....... دوسری طرف سے بغیر کسی افسوس کے سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔

"تیسرے چوک کے قریب جو درختوں کا جھنڈ ہے وہاں میں نے رکھوادی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور کچھ"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم کبھی مشرقی ایریا میں گئے ہو"....... عمران نے پوچھا۔

"مشرقی ایریا۔ اوہ نہیں۔ وہ تو سخت ممنوعہ علاقہ ہے اور وہاں فوج کا کنٹرول ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آخر وہاں سامان وغیرہ کی سپلائی تو ہوتی رہتی ہو گی"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہوتی رہتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کا ٹھیکہ پیٹرک کے پاس ہے۔ شراب اور عورتیں سپلائی کرنے کا اور پیٹرک وہاں سے خوب کما رہا ہے"....... انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ پیٹرک کہاں رہتا ہے۔ کون ہے یہ"....... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں اس سے کیا کام ہے۔ مجھے بتاؤ"....... انتھونی نے کہا۔

"وہی کام اس سے لینا ہے جو وہ کرتا رہتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہ اجنبیوں سے تو ملتا ہی نہیں۔ اگر تم مجھے دس ہزار ڈالر دو تو میں تمہیں اس کی ایسی ٹپ بتا سکتا ہوں کہ وہ تمہارا غلام بن جائے گا"....... انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہنچ جائیں گے دس ہزار ڈالر"....... عمران نے کہا۔

"پیٹرک نج وڈ کلب کا مالک اور مینجر ہے۔ اس کی سب سے بڑی کمزوری ایک عورت لیڈی سارا ہے جو کنگ ہوٹل اور کنگ کیسینو کی مالک ہے۔ ڈیگوشیا کی سب سے امیر اور خوبصورت عورت ہے لیکن انتہائی رکھ رکھاؤ کی مالک ہے۔ اگر تم لیڈی سارا کے ذریعے پیٹرک سے رابطہ کرو تو پیٹرک تمہارا غلام بن جائے گا"....... انتھونی نے کہا۔

"یہ لیڈی سارا کہاں رہتی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"کنگ ہوٹل میں اس کا آفس ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ پہنچ جائے گی رقم۔ بے فکر رہو"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"صفدر تم میرے ساتھ چلو۔ اس لیڈی سارا کی زیارت کر

لیں"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بھی ساتھ چلوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری موجودگی میں وہ کھل نہ سکے گی جبکہ ہم نے اس سے کام لینا ہے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کیا کام لینا ہے۔ مجھے بتاؤ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جولیا۔ اس وقت ہم انتہائی سخت ترین حالات سے گزر رہے ہیں۔ یہ مشن شاید ہماری زندگی کا سب سے کٹھن مشن ثابت ہو گا اس لئے کسی جذباتیت کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ صفدر"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو صفدر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار ہو کر کنگ ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔

"عمران صاحب۔ اس قدر لاشوں کے بعد کیا یہاں کی پولیس حرکت میں نہ آئے گی"...... صفدر نے کہا۔

"آئے گی کیا۔ اب تک آ چکی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کلیو کے ذریعے ہم تک پہنچ جائے اور ہم اس فضول چکر میں الجھ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"اسی لئے تو اس لیڈی سارا کے پاس جا رہا ہوں تاکہ وہ ہمیں تمام فضول چکروں سے بچا سکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ لیڈی سارا سے تو ابھی ہم ملے ہی نہیں"۔ صفدر

کہا۔

"تم اپنی بات کرو۔ میں تو شاید دس بارہ بار مل چکا ہوں"۔
...ن نے کہا۔

"اچھا۔ کب۔ آپ تو شاید پہلی بار ڈیگو شیا آئے ہیں"...... صفدر
...ور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیڈی سارا ایکریمین ہے اور ولنگٹن کے معروف لارڈ میکملن کی
...ہے۔ خود بھی ہاؤس آف لارڈز کی ممبر رہ چکی ہے۔ ڈیگو شیا کی آب
...ا سے نہ صرف پسند آ گئی ہے بلکہ اس کے خیال کے مطابق یہاں
...ب و ہوا اس کی صحت کو راس آئی ہے اس لئے اس نے یہاں یہ
...ہوٹل اور کنگ کلب بنا لئے جبکہ پورے ایکریمیا اور یورپ
...کنگ ہوٹلوں، کنگ کلبوں اور کنگ کیسینوز کا جال پھیلا ہوا
...۔ لیڈی سارا اب سال کے آٹھ ماہ یہاں ڈیگو شیا میں گزارتی ہے
...باقی چار ماہ ایکریمیا میں۔ اور اتفاق سے اس سے ملاقات ایکریمیا
...ہی ہوتی رہی ہے۔ ادھیڑ عمر ہے لیکن اپنے آپ کو شاید سولہ
...ں سے بھی کم عمر سمجھتی ہے اور دوسروں کو بھی مجبور کرتی ہے کہ
...ایسا ہی سمجھا جائے اور پھر لیڈی سارا سے کام نکلوانے کے لئے
...جو زبان استعمال کرنا پڑے گی وہ کم از کم جولیا کے سامنے نہیں
...سکتا ورنہ وہ مجھے بلا تکلف گولیوں سے اڑا دے گی"...... عمران
...کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور آپ شاید تنویر کو بھی اسی لئے ساتھ نہیں لائے کہ وہ جولیا

کو رپورٹ دے دے گا"...... صفدر نے کہا۔

" رپورٹ کی تو مجھے فکر نہیں ہے کیونکہ رقیب ایسی رپو
دیتے ہی رہتے ہیں لیکن تنویران معاملات میں خود جولیا سے بھی
گرم دماغ ہے اس لئے لیڈی سارا کے انداز دیکھتے ہی اس نے
گولی سے اڑا دینا تھا"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر
پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک آٹھ منزلہ ہوٹل کی انتہائی شاندار عما
کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور سیدھی پارکنگ کی طرف
چلی گئی۔ پارکنگ رنگ برنگی کاروں سے بھری ہوئی تھی۔

" یہاں تو خاصی رونق ہے"...... صفدر نے کار سے نیچے
ہوئے کہا۔

" ہاں۔ یہ ڈیگوشیا کا یقیناً سب سے زیادہ شاندار ہوٹل ہے
لئے اعلیٰ طبقوں سے تعلق رکھنے والے سیاح یہاں آنا زیادہ پسند کر
ہیں"...... عمران نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ لیڈی سارا اس وقت ہوٹل میں موجود ہو گی۔ پہلے فو
کے پوچھ لیتے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں ہو گی تو جہاں ہو گی وہاں ہمیں پہنچا دیا جائے گا"۔
نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار اثبات می
ہلاتے ہوئے مسکرا دیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ عمران ان معا
میں کس طرح دوسروں کو زیر کر لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوئے تو وسیع و عریض ہال واقعی

انداز میں سجا ہوا تھا اور عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا
ایک طرف ایک خاصا بڑا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چھ خوبصورت
یں ویٹرسوں کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ کاؤنٹر کے
پر ایک نوجوان لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے
سرخ رنگ کا فون موجود تھا۔

"ہیلو ہنی"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر ٹھیٹھ عاشقانہ
میں کہا تو سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس سر۔ حکم فرمائیے"...... لڑکی نے سٹول سے اٹھ کر کھڑے
تے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکا سا رنگ آ کر گزر گیا تھا۔

"کیا لیڈی سارا نے تمہیں خود انٹرویو کیا تھا"...... عمران نے کہا
کی بے اختیار چونک پڑی۔

"جی۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات"...... لڑکی نے حیرت بھرے
میں کہا۔

"آپ جیسی خوبصورت لڑکی شاید پورے ایکریمیا میں اور نہیں
گی اس لئے یقیناً آپ کا انتخاب لیڈی سارا نے ہی کیا ہو گا کیونکہ
ی سارا پوری دنیا میں سب سے بڑی حسن شناس ہے"...... عمران
وضاحت کرتے ہوئے کہا تو لڑکی کا چہرہ مسرت کی شدت سے
ر ہو گیا اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"جی۔ اس تعریف کا بے حد شکریہ"...... لڑکی نے مسرت کی
ت سے قدرے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تعریف نہیں ہے۔ حقیقت شناسی ہے۔ بہرحال لیڈی س... فون کرو اور اسے بتاؤ کہ پرنس آف ڈھمپ یہاں بنفس نفیس م... ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"مم۔ مم۔ مگر جناب۔ لیڈی صاحبہ تو کسی سے نہیں... کرتیں"۔ لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پرنس سے ملے بغیر وہ لیڈی ہی نہیں رہ سکتیں۔ تم اس سے... نام تو لو۔ پھر دیکھنا کیسے وہ ننگے پاؤں دوڑتی ہوئی یہاں آتی ہے... عمران نے کہا۔

"مم۔ مگر یہ ڈھمپ۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... لڑکی نے... بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"ڈھمپ ایکریمیا کی ایک قدیم ریاست ہے"...... عمران نے... تو لڑکی نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیے۔

"لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو تاکہ پرنس کو معلوم ہو سکے کہ لیڈی سارا اس کا نام سن کر کیا ردعمل ظاہر کرتی ہے"...... عمران نے... تو لڑکی نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاؤنٹر سے البرنی بول رہی ہوں۔ یہاں دو ایکریمین صاحبان تشریف لائے ہیں۔ وہ لیڈی صاحبہ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا ہے۔ ان... کہنا ہے کہ ان کا نام سن کر لیڈی سارا فوراً ملاقات کا وقت دے د...

"...... لڑکی نے اس انداز میں کہا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ ...ب میں اسے انکار ہی سننا پڑے گا۔

"ہولڈ کرو۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا ...یا۔ وہ شاید لیڈی سارا کی پرسنل سیکرٹری تھی۔

"ہیلو البرنی"...... چند لمحوں بعد پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی ...ی۔

"یس"...... البرنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان صاحبان کو فوری طور پر آفس بھیج دو۔ لیڈی صاحبہ نے ...وری ملاقات کا وقت دے دیا ہے اور تمام مصروفیات منسوخ کر دی ...ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو البرنی کے چہرے پر انتہائی ...حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"یس مس"...... البرنی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر موجود ایک آدمی کو بلایا جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

"انہیں لیڈی صاحبہ کے سپیشل آفس میں لے جاؤ۔ جلدی"۔ البرنی نے کہا۔

"آئیے جناب"...... سپروائزر نے کہا۔

"شکریہ ڈیئر۔ میں لیڈی سارا سے ضرور پوچھوں گا کہ اس نے تمہیں مقابلہ حسن سے لا کر یہاں کاؤنٹر پر کیوں کھڑا کر دیا ہے۔ تمہیں تو اعلیٰ عہدہ دیا جانا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا۔

"شش۔ شش۔ شکریہ"...... البرنی کی حالت عمران کا فقرہ سن

کر دیکھنے والی ہو گئی تھی اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئے جہاں دیواروں کے ساتھ قیمتی صوفے پڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف شیشے کا دروازہ تھا جس کے پاس کاؤنٹر تھا اور کاؤنٹر کے پیچھے ایک خوبصورت نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"آئیے جناب"...... لڑکی نے باقاعدہ اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور خود آگے بڑھ کر اس نے شیشے کا دروازہ کھول دیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام لکڑی کے ایک انتہائی قیمتی دروازے پر ہو رہا تھا۔ دیواروں کو بھی انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ فرش پر انتہائی قیمتی اور دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی مترنم گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صفدر بھی اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے اس قدر خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا کہ صفدر کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے انتہائی گہرے تاثرات ابھر آئے تھے۔ آخر میں مہاگنی کی ایک جہازی سائز کی انتہائی جدید آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خاتون کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے شوخ رنگ کے کپڑے کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سنہری بال اس کے کاندھوں پر پڑے

ہوئے تھے۔ کانوں میں پلاٹینیم کے ٹاپس تھے۔ گلے میں پلاٹینیم کا انتہائی قیمتی ہار تھا جو آفس کی تیز روشنی میں واقعی جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ یہ لیڈی سارا تھی لیکن عمران کے اندر داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غصے کے تاثرات ابھر آئے اور چہرے کے اعصاب کشیدہ ہو گئے تھے۔

"کون ہو تم۔ کہاں ہے پرنس"...... لیڈی سارا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ پرنس اصل چہرے میں آ کر تمہارے حسن کے جلوؤں سے اپنے چہرے کو نذر آتش کرا لیتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس بار وہ بولا اپنے اصل لہجے میں تھا۔

"اوہ اچھا۔ تم پرنس۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ میں تو تمہیں پہچان ہی نہ سکی۔ یہ تم نے کیا الوؤں جیسی شکل بنا رکھی ہے"...... لیڈی سارا نے بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ الو تو تمہارے ملک میں فلاسفر کو کہتے ہیں۔ تم نے خواہ مخواہ مجھے فلاسفر بنا دیا ہے۔ میں تو عملی آدمی ہوں۔ فلاسفر ہوتا تو لیڈی سارا کے حسن پر قصیدہ خوانی کی بجائے صرف اس پر غور ہی کرتا رہ جاتا۔ ویسے کیا بات ہے لیڈی سارا۔ آخر تمہارا حسن وقت کے ساتھ ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ مجھے یاد ہے تین سال پہلے تم سے ملاقات ہوئی تھی اور ان تین سالوں میں تم مزید حسین اور مزید جوان ہو گئی ہو۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ تمہیں دیکھ

کر پھر کسی اور کو دیکھنا یوں لگتا ہے جیسے جرم کیا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ ایک سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بس ۔ بس ۔ اتنی تعریف مت کیا کرو کہ میں واقعی اپنے آپ کو حسینہ عالم سمجھنا شروع کر دوں"...... لیڈی سارا نے بڑے اٹھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے حسینہ عالم نہیں ۔ قتالہ عالم ۔ ایک دنیا تمہیں دیکھ کر ڈھیر ہو جاتی ہے ۔ یہ تو میں ہی ایک ڈھیٹ ہوں کہ تمہارے حسن کا اس قدر بھرپور جلوہ دیکھ کر بھی زندہ رہ جاتا ہوں"...... عمران کی زبان فل سپیڈ سے رواں ہو گئی تو لیڈی سارا کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی اور صفدر خاموش بیٹھا یہ دلچسپ تماشہ دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری یہی باتیں تو یاد کرتے ہوئے وقت گزارتی رہتی ہوں ۔ تم واقعی حسن شناس ہو ۔ بہرحال یہاں ڈیگو شیا میں کیسے آئے ہو اور یہ کون ہے"...... لیڈی سارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ایک غلام ہے ٹچ وڈ کلب کا مالک اور مینجر پیٹرک ۔ سنا ہے وہ کسی سے نہیں ملتا اور مجھے اس سے کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"پیٹرک ۔ وہ ریچھ ۔ تمہیں اس سے کیا کام پڑ گیا ہے"...... لیڈی سارا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنا ہے اس نے تمہارے حسن پر شاندار قصیدہ لکھوایا ہے کسی

بہت بڑے شاعر سے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قصیدہ اس سے لے کر اسے فریم کروا لوں اور ساتھ ہی اس کی کاپیاں پوری دنیا میں پھیلا دوں تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ حسن اصل میں کہتے کسے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو تم نہیں بتانا چاہتے ۔ نہ بتاؤ۔ بہرحال تمہارا جو بھی کام ہو گا ضرور ہو گا لیکن تم ٹھہرے کہاں ہو"...... لیڈی سارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ٹچ وڈ کلب کے پیٹرک سے بات کراؤ"...... لیڈی سارا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آخر تم کرتی کیا ہو لیڈی سارا کہ زمانے کے اثرات تم پر اثر انداز ہی نہیں ہوتے ۔ آخر اس بے پناہ اور مسلسل حسن کا راز کیا ہے"۔ عمران اس کے بات کرنے سے پہلے ہی بول پڑا تاکہ وہ اس کی رہائش والی بات بھول جائے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لیڈی سارا نے ضد کرنی ہے کہ وہ کنگ ہوٹل میں ٹھہرے۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کیا کرتی ہوں"...... لیڈی سارا نے جواب دینے کی بجائے مسکراتے ہوئے الٹا سوال کر دیا۔

"میں نے سنا ہے کہ قدیم دور کی شہزادیاں اپنے آپ کو انتہائی زہریلے سانپوں سے ڈسواتی تھیں کیونکہ سانپ کا زہر جب خون میں شامل ہوتا ہے تو آدمی اگر مر نہ جائے تو اس کے حسن میں بے پناہ جگمگاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم بھی کوئی

پوائزن استعمال کرتی ہو"...... عمران نے کہا تو لیڈی سارا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"قدیم دور کی شہزادیاں تو احمق تھیں۔ میں احمق نہیں ہوں کہ زہر کھاتی پھروں۔ میں نے دس بارہ خصوصی ڈاکٹرز رکھے ہوتے ہیں جو مجھے مخصوص قسم کی طاقتور اور اکسیر ادویات دیتے رہتے ہیں جس سے میرا حسن نہ صرف قائم رہتا ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے"...... لیڈی سارا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو لیڈی سارا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لیڈی سارا نے خشک لہجے میں کہا۔

"پیٹرک۔ میرے دو مہمان تمہارے پاس آ رہے ہیں۔ خصوصی مہمان ہیں۔ وہ اگر تم سے تمہاری جان بھی طلب کریں تو تم نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دے دینی ہے۔ کیا سمجھے"...... لیڈی سارا نے بڑے اٹھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"مجھے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہئے"...... لیڈی سارا نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم اس کے کلب جا کر پرنس کہنا۔ وہ تمہارا استقبال خود آ کر کرے گا اور سنو۔ اگر وہ کسی بھی معاملے میں معمولی سی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرے تو مجھے فون کر دینا۔ پھر دیکھنا کہ اس کا کیا حشر ہوتا ہے"...... لیڈی سارا نے کہا۔

"اس کی جرأت ہے کہ وہ تمہارے حکم کے بعد کسی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر سکے اور اب ہمیں اجازت دو کیونکہ اب میری قوت برداشت جواب دیتی جا رہی ہے اور مجھے یوں لگ رہا ہے کہ جیسے تمہارے حسن کے جلوے مجھے جلا کر راکھ کر دیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ تم نے نہ کچھ پیا نہ کھایا"...... لیڈی سارا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں حسن کے اس قدر تابناک جلوے ہوں وہاں کھانے پینے کا کیا سوال۔ باقی عمر اس تصور میں ہی گزر جائے گی۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔

"واقعی یہ انتہائی احمق عورت ہے اور احمق بن کر خوش بھی ہوتی ہے"...... کار کے ہوٹل کمپاؤنڈ سے باہر نکلتے ہی صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ وہ احمق نہیں ہے۔ واقعی حسین ہے اور سنو۔ تم چاہو تو ایسے ہی الفاظ صالحہ کو کہہ کر دیکھو۔ پھر دیکھنا صالحہ کس قدر خوش ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"صالحہ بہرحال اس سے زیادہ حسین ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم صالحہ کے ہاتھوں گولی کھانا چاہتے ہو"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں نے تو اس کی تعریف کی ہے"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اسے لیڈی سارا سے زیادہ حسین کہا ہے جبکہ لیڈی سارا تو سرے سے حسین ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اگر میں وہ ساری باتیں اور فقرے مس جولیا کے سامنے دوہرا دوں جو آپ نے لیڈی سارا کے حسن کی تعریف میں بولے ہیں تو کیا رزلٹ نکلے گا عمران صاحب"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی پلاؤ کھائیں گے احباب والا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار موڑی اور ایک دو منزلہ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں لے جا کر اس نے کار کو پارکنگ میں لے جا کر روک دیا۔

"آؤ۔ اب اس پیٹرک سے مل لیں"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو صفدر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کے ہال میں داخل ہوئے۔ یہ عام سا کلب تھا۔ یہاں بھی کاؤنٹر پر لڑکیاں موجود تھیں۔

"پیٹرک سے کہو کہ پرنس آیا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا"...... لڑکی نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ میں موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"ٹونی۔ انہیں چیف کے آفس لے جاؤ"...... لڑکی نے کہا۔

"آئیے جناب"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر وہ مڑ کر ایک لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ دوسری منزل کی راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر دو مسلح افراد موجود تھے۔

"کاؤنٹر سے انہیں بھیجا گیا ہے"...... نوجوان نے ان مسلح افراد سے کہا تو ان مسلح افراد میں سے ایک نے تیزی سے آگے بڑھ کر خود دروازہ کھول دیا تو عمران اور اس کے پیچھے صفدر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر واقعی ایک ریچھ نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔

"میرا نام پرنس ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو وہ ریچھ نما آدمی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم لیڈی صاحبہ کے مہمان ہو۔ اوہ۔ تم ہو وہ خوش قسمت جنہیں لیڈی صاحبہ نے اپنا مہمان بنایا ہے۔ میں تمہیں سلام کرتا ہوں"...... پیٹرک نے میز کی سائیڈ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

اس کے چہرے پر جیسے زلزلے کے سے آثار نظر آنے لگ گئے تھے۔ واقعی عمران اور صفدر کے سامنے بچھا چلا جا رہا تھا۔

"لیڈی سارا تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہی تھیں"...... عمران نے کہا تو پیٹرک بے اختیار اچھل پڑا۔

"اچھا۔ اچھا۔ کیا واقعی"...... اس نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بالکل۔ اب اطمینان سے بیٹھو اور ہماری بات سنو کیونکہ ہم نے واپس لیڈی سارا کو رپورٹ بھی دینی ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون بھی کیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بیٹھیں۔ بیٹھیں۔ مجھے بتائیں میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ بتائیں"...... پیٹرک نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو پیٹرک۔ ہم نے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں اس لئے کسی ایسی جگہ چلو جہاں مکمل رازداری ہو اور دوسری بات یہ کہ اپنے آپ کو سنبھالو تاکہ بات چیت سنجیدگی سے ہو سکے"...... عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ آؤ ادھر عقبی کمرے میں آ جاؤ"...... پیٹرک نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر عقبی کمرے میں آ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور اسے لاک کر کے اس نے سائیڈ پر موجود سوچ پینل پر ایک بٹن پریس کر دیا تو دروازے پر سیاہ رنگ کی چادر سی گر گئی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہے"...... پیٹرک نے مڑ کر انتہائی

...یدہ لہجے میں کہا۔ اس نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں ...ب کو سنبھال لیا تھا۔

"گڈ۔ تمہارے اعصاب واقعی بے حد طاقتور ہیں"...... عمران ... مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں صرف لیڈی سارا کا غلام ہوں اور چونکہ تم اس کے مہمان ...و اس لئے تم نے میرا یہ روپ دیکھا ہے ورنہ شاید تم ساری زندگی ...بھٹکتے رہتے تو مجھ سے مل ہی نہ سکتے"...... پیٹرک نے بڑے فاخرانہ ...جے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈیگوشیا کے مشرقی حصے میں ایکریمین نیوی کا مواصلاتی سسٹم ...صب ہے اور تم وہاں شراب اور دوسری سپلائی پہنچاتے ہو"۔ عمران ...نے کہا۔

"ہاں۔ میں پہنچاتا ہوں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ پیٹرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کس انداز میں یہ سپلائی کرتے ہو۔ پہلے یہ بات سن لو کہ ہمیں تمہاری سپلائی سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس کام سے۔ ہم صرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس سپلائی کا طریقہ کیا ہے کیونکہ اس سپلائی کے طریقہ کار کی ایکریمیا کے اعلیٰ حکام میں بے حد تعریف ہوتی رہتی ہے اور ہمارے سینڈیکیٹ کو ایکریمیا کی چند دفاعی تنصیبات کو سپلائی کا ٹھیکہ ملا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے انداز میں وہاں سپلائی کا سسٹم قائم کیا جائے"...... عمران نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا تو [illegible] کا چہرے بے اختیار چمک اٹھا۔

"وہ سب ممنوعہ علاقہ ہے۔ وہاں کوئی اجنبی آدمی دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتا لیکن ہم نے ایسا نظام قائم کر رکھا ہے کہ سپ... بھی ہوتی رہی ہے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی"۔ پیٹرک نے کہا۔

"یہی بات تو معلوم کرنا چاہتا ہوں اور بے فکر رہو۔ یہ بات بھی ہمارے اور تمہارے درمیان ہی رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیڈی سارا نے چونکہ تم سے تعاون کا حکم دیا ہے اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں ورنہ کسی کی اتنی جرأت ہی نہیں کہ پیٹرک سے ایسی بات پوچھ سکے"...... پیٹرک نے کہا۔

"بالکل۔ بالکل"...... عمران نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مشرقی ایزیا میں ایک جگہ ہے جسے نومین لینڈ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ آخری حد ہے جہاں تک کوئی اجنبی آدمی جا سکتا ہے۔ اس کے بعد دس کلومیٹر کا صاف میدان ہے۔ اس کے بعد جنگل کا آغاز ہو جاتا ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا احاطہ ہے جس میں ایکریمین نیوی کی چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔ یہاں اس احاطہ میں بھی ایکریمین فوج رہتی ہے۔ اس احاطے کے ایک بند کمرے سے ایک خفیہ سرنگ اندر ہی اندر مواصلاتی سسٹم تک جاتی ہے۔ یہ سرنگ اس قدر کھلی اور ہموار ہے کہ اس میں جیپیں بھی چل سکتی ہیں۔ ہم نے جتنی عورتیں اندر

...پانی ہوتی ہیں اور جتنے کریٹ سپلائی کرنے ہوتے ہیں انہیں جیپوں ... لاد کر وہاں احاطے میں لے جاتے ہیں اور پھر اس سرنگ کے ...ستے اصل اڈے تک پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے خالی بوتلیں اور ...طے سے پہنچی ہوئی عورتیں واپس لے آتے ہیں"...... پیٹرک نے ...کہا۔

"اس طرح تو کوئی بھی آدمی وہاں کسی عورت کو لے کر جا سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو پیٹرک بے اختیار ہنس پڑا۔

"احاطے میں داخل ہونے کے لئے خصوصی کارڈ ہوتے ہیں اور جب ہم اس سرنگ کے دہانے پر پہنچتے ہیں تو وہاں ہمارے کارڈ کمپیوٹر پر چیک ہوتے ہیں۔ جن عورتوں کو ہم لے جاتے ہیں ان سب کی کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے اور اس کے بعد ان کے خصوصی کارڈ تیار ہوتے ہیں اور پھر انہیں اندر لے جایا جاتا ہے۔ اب تم بتاؤ اجنبی کیسے اندر جا سکتا ہے۔ اس کے پاس تو کارڈ ہی نہیں ہو گا۔ پیٹرک نے کہا۔

"تمہارا کون آدمی سپلائی لے کر وہاں جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"گیری۔ کیوں"...... پیٹرک نے کہا۔

"کیا گیری اکیلا جاتا ہے یا دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"گیری کا گروپ ہے۔ وہ ساتھ لے جاتا ہو گا"...... پیٹرک نے کہا۔

"اس گیری کو یہاں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں نے تم سے غلط بیانی کی ہے"...... پیٹرک نے یکلخت غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس قدر خفیہ جگہ پر سپلائی لے جانے کا۔ گیری اور اس کے ساتھیوں کے کارڈ لے کر کوئی بھی اجنبی وہاں جا سکتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیسے لے جا سکتا ہے۔ کیا تم نے ان ایکریمین فوجیوں کو احمق سمجھ رکھا ہے۔ گیری اور اس کے ساتھیوں کو جو کارڈ جاری کئے گئے ہیں وہ ان کے جسمانی کمپیوٹر کارڈ ہیں۔ ان کارڈ کے ذریعے ان کے جسموں کا ایک ایک بال ساتھ چیک ہو جاتا ہے۔ اب بتاؤ کہ اجنبی آدمی کیسے یہ کارڈ لے کر وہاں جا سکتا ہے"...... پیٹرک نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اب پیٹرک کی وضاحت کے بعد وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کارڈز کو واقعی کوئی دوسرا شخص استعمال ہی نہیں کر سکتا۔

"وہاں سے بھی تو لوگ یہاں تمہارے پاس عیاشی کرنے آتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... پیٹرک نے کہا۔

"کیا اب بھی کوئی یہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ گزشتہ ایک ہفتے سے پورا ایریا سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں موجود عورتوں کو واپس بلوا لیا گیا ہے اور سپلائی تاحکم ثانی بند کر دی گئی ہے"...... پیٹرک نے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ میں لیڈی سارا کو رپورٹ دوں گا کہ تم نے واقعی تعاون کیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو پیٹرک کے چہرے پر ایک بار پھر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ بہرحال اس نے آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر بٹن دبایا اور سیاہ چادر ہٹ جانے پر اس نے دروازے کا لاک کھول دیا تو عمران اور صفدر سمیت وہ اپنے آفس میں آ گیا۔

"اب سنو۔ کسی کو یہ نہ بتانا کہ تم سے ہم نے اس بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... پیٹرک نے کہا تو عمران اور صفدر آگے پیچھے چلتے ہوئے پیٹرک کے آفس سے باہر نکلے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"اس ساری بھاگ دوڑ کا نتیجہ تو کوئی نہ نکلا"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں نکلا۔ ہمیں اندر داخل ہونے کا ایک راستہ مل گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں تو ایکریمین فوج کا پہرہ ہے اور اگر ہم ان کے اڈے

تک پہنچ بھی گئے تو وہ ہمارا ٹارگٹ تو نہیں ہے اور وہاں سے نجا
ٹارگٹ تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے بھی سہی یا نہیں"...... صفدر نے
کہا۔

"تنویر کی بات ایسے حالات میں درست ہوتی ہے کہ وہاں پہنچ کر
خود بخود آگے کے راستے کھل جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ بلیک ایجنسی کے ان دو ایجنٹوں کے خاتمے کے
بعد کیا بلیک ایجنسی خاموش ہو کر بیٹھ جائے گی"...... صفدر نے
کہا۔

"اس لئے تو میں تیزی دکھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ہم
دوبارہ یہاں الجھنے کی بجائے اپنی تمام تر توانائیاں وہاں خر
کریں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مغربی ایریا کے آخری حصے نو مین لینڈ
کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ یہاں سے میدان اور پھر
گھنا جنگل تھا اور میدان سے پہلے نہ صرف قد آدم خاردار تار کی باڑ تھی
بلکہ جگہ جگہ بلند ٹاور بنے ہوئے تھے اور وہاں ہر طرف انتہائی ممنوعہ
علاقے کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔

"اس طرح اندھا دھند اقدام تو سراسر حماقت ہے"...... جولیا
نے کہا۔

"مس جولیا۔ ایسے ہی اقدامات سے مشن مکمل ہوتے ہیں"۔
تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ عمران نے انہیں ساری باتوں کے
بارے میں بریف کر دیا تھا اور وہ اپنی رہائش گاہ سے یہاں اس لئے
آئے تھے کہ وہ اس احاطے پر قبضہ کر کے آگے بڑھیں گے اور پھر جو ہو
گا دیکھا جائے گا لیکن چونکہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ یہ مشن رات کو

مکمل کیا جائے گا اس لئے وہ سب اس ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے اور یہاں یہ بحث جاری تھی کہ ایسا اقدام کیا جائے یا نہیں۔ کیپٹن شکیل، جولیا اور صفدر ایسے اقدام کے خلاف تھے جبکہ تنویر اس کی کھل کر حمایت کر رہا تھا اور عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

" نہیں تنویر۔ یہاں ہمارے مقابلے پر ایکریمین فوج کے ساتھ ساتھ بلیک ایجنسی بھی ہے اور یہاں انہوں نے انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی آلات بھی نصب کئے ہوئے ہیں۔ انہیں بہر حال اطلاع مل چکی ہے کہ ہم اس پراجیکٹ پر حملہ کرنے ڈیگو شیا پہنچ چکے ہیں اور یہ پراجیکٹ ایکریمیا اور اسرائیل دونوں کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم لوگ میری بات سمجھتے ہی نہیں۔ ہم ترکیبیں سوچتے رہ جائیں گے اور وہ ہمیں ٹریس کر کے ہمارا خاتمہ بھی کر دیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ عمران ہمارے ساتھ ہے اور جہاں عمران موجود ہو وہاں ایسا ممکن ہی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

" کیوں ممکن نہیں ہے۔ عمران کیا مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے۔ سب کچھ ہو سکتا ہے"...... تنویر نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تنویر۔ ہم مشن سے پیچھے نہیں ہٹ رہے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم جیبوں میں پسٹل اور اسلحہ لے کر بھڑکتی ہوئی آگ

میں کود جائیں۔ ہم عام مجرم نہیں ہیں۔ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ ہمیں مشن بھی مکمل کرنا ہے اور اپنا دفاع بھی کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے تو پھر سوچتے رہو بیٹھے"...... تنویر نے کہا اور اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب نہ بولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

" تم کیوں خاموش ہو عمران"...... جولیا نے کہا۔

" میں سوچ رہا ہوں کہ اس ایریئے میں ایکریمین فوج کا مواصلاتی سسٹم کے ساتھ ساتھ لارج ویو پراجیکٹ بھی موجود ہے یا نہیں۔ یا اسی مواصلاتی سسٹم کو ہی لارج ویو پراجیکٹ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ اگر ہے تو کیا وہ زیر زمین ہے یا زمین کے اوپر"...... عمران نے کہا۔

" لازماً وہ زمین کے اوپر ہو گا کیونکہ میزائل فائرنگ سسٹم ہو یا اینٹی میزائل سسٹم۔ اسے ہر صورت میں زمین کے اوپر لگانا پڑتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" چلو یہ بات تو طے ہو گئی کہ اگر یہ ہے تو اوپر ہے۔ اب یہ طے ہونا باقی ہے کہ کیا یہ دونوں پراجیکٹ ساتھ ساتھ ہیں یا ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یقیناً فاصلے پر ہوں گے عمران صاحب۔ کیونکہ میزائل پراجیکٹ کی وجہ سے مواصلاتی سسٹم اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مواصلاتی سسٹم بے حد حساس ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ دوسری بات طے ہو گئی کہ دونوں سسٹم علیحدہ علیحدہ اور فاصلے پر ہیں۔ اب یہ بات طے ہونا باقی ہے کہ کیا فوجی پراجیکٹ سے لارج ویو پراجیکٹ تک پہنچا جا سکتا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ضرور پہنچا جا سکتا ہے ورنہ وہ سپلائی بند نہ کرتے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ اب یہ بات طے ہونی چاہئے کہ اس احاطے میں کتنے فوجی ہوں گے اور اس اڈے میں کتنے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"سیدھی طرح کہو کہ تم بھی اس معاملے میں تنویر کے ساتھ ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"فی الحال اور کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے ہمارے پاس۔ تم بتاؤ۔ ہے کوئی راستہ"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اگر آپ بھی یہی چاہتے ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن مجھے اس پر اعتراض ہے کیونکہ جولیا کی بات درست ہے کہ یہ صریحاً خودکشی کے مترادف ہے اور میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح اکٹھی خودکشی کرے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ مشن بھی مکمل ہو جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی خراش تک نہ آئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایسا کیسے ممکن ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ تنویر درست کہتا کہ کہ ہر چیز ممکن ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ شاید اب وقت گزارنے کے موڈ میں ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ساری زندگی ایک ہی تو کام کیا ہے میں نے کہ ہر قسم کا وقت گزارا ہے اور اب تو میں وقت گزارنے کا ماہر ہو چکا ہوں۔ چیف اگر میری گردن نہ پکڑ لیا کرے تو میں وقت گزارنے کے طریقے سکھانے سے لاکھوں روپے کما سکتا ہوں۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جنہیں وقت گزارنے کے طریقے نہیں آتے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ اگر سمندر کے راستے ڈیگوشیا کی دوسری سائیڈ سے وہاں پہنچا جائے تو کیا صورت حال بنے گی"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس طرف بھی ممنوعہ علاقہ ہے اور لانچ کو دور سے ہی میزائل سے اڑا دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ فضائی راستہ بھی ممنوعہ ہے۔ ہیلی کاپٹر یا جہاز کو میزائل گنوں سے فضا میں ہی اڑا دیا جائے گا"۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم غوطہ خوروں کا لباس پہن کر جائیں تو"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس طرف تو میرا خیال ہی نہ گیا تھا۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ہوئی عقلمندی کی بات۔ سیانے سچ کہتے ہیں کہ عقل اب صرف خواتین تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہم کہاں غوطہ خوری کرتے ہوئے پہنچیں گے کیونکہ مشرقی سمت دور دور تک کوئی جزیرہ نہیں ہے اور مغربی سمت سے ظاہر ہے انہوں نے راستے بند کر رکھے ہوں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو طے ہے۔ پچاس میل تک کوئی جزیرہ نہیں ہے"...... عمران نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت ماند پڑ گیا۔

"بہرحال کسی نہ کسی طرح اس پر عمل کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ انہوں نے اس پر خصوصی طور پر چیکنگ رکھی ہوئی ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کمال ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے کسی کو خوش رہنے دیا کرو"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت

غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ تو یہ ساری باتیں تم نے مجھے خوش کرنے کے لئے کی تھیں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کہ تنویر کو بھی خوش رکھا جائے۔ لیکن نجانے یہ کسی غصے کے وقت پیدا ہوا تھا کہ خوش نظر ہی نہیں آتا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ مطلب ہے کہ فی الحال کوئی پلان آپ کے ذہن میں نہیں ہے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہے۔ میرا ذہن تنویر کی طرح خالی تو نہیں ہے۔ ایک ہزار ایک پلان موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آخر تم میرے بارے میں کیوں فضول بکواس کرتے رہتے ہو"۔ تنویر نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ایک تم ہی تو ہو میرے حمایتی۔ باقی سب کا ووٹ میرے خلاف ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کی بجائے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیسی حمایت"...... تنویر نے کہا۔

"وہی ڈائریکٹ ایکشن والی۔ میں تو ابھی تک اس پر قائم ہوں"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"نہیں۔ اب مجھے بھی احساس ہو گیا ہے کہ ان حالات میں یہ تجویز ہی احمقانہ ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"واہ۔ تم نے تو میرے منہ کی بات چھین لی ہے۔ واقعی بے حد احمقانہ ہے۔ اس لئے میں تم سے متفق نہیں ہو سکتا"...... عمران نے فوراً ہی پینترہ بدلتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے عمران نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھا اور پھر فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ارے۔ یہ آواز تو کرنل ڈیوک کی لگتی ہے۔ وہی کرنل ڈیوک جو بلیک ایجنسی کی کٹی ہوئی ناک ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ آواز پہچان کر بے اختیار چونک پڑا ہوا۔

"تم علی عمران بول رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ مجھے معلوم ہے کہ تم زولو لینڈ میں موجود ہو لیکن یہ تمہاری زندگی کی حد ہے۔ اس کے بعد موت کی حدود شروع ہو جاتی ہے اس لئے اسے غنیمت سمجھو"...... دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تمہاری ایجنسی نے مزید ایجنٹ مغربی حصے میں پہنچانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ میں خواہ مخواہ خوفزدہ ہو کر یہاں بیٹھا تھا۔ چلو اچھا ہوا کہ تم نے بتا دیا۔ اب کم از کم میں اور میرے ساتھی اطمینان سے ڈیگوشیا کی سیر تو کریں گے۔ لارج ویو

پراجیکٹ کا کیا ہے وہ کسی بھی وقت لارج ویو کی بجائے انلارج ویو بن سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ گھومو پھرو۔ سیر و تفریح کرو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور یہ بھی درست ہے کہ چیف نے تمہیں اس کی چھوٹ دی ہے ورنہ میں تو چاہتا تھا کہ تمہیں مغربی حصے میں ہی دفن کر دیا جائے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا چیف جیسٹن تم سے زیادہ عقلمند ہے۔ بہرحال میری طرف سے اس کا شکریہ ادا کر دینا۔ میں نے تمہیں فون ایک اور مقصد کے لئے کیا تھا کہ میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ جس لارج ویو پراجیکٹ کی حفاظت تم کر رہے ہو یہ پراجیکٹ ایکریمیا کا نہیں بلکہ اسرائیل کا ہے اور اتنا مجھے معلوم ہے کہ نہ تم یہودی ہو اور نہ تمہارا چیف۔ پھر تم کیوں اپنی جان خطرے میں ڈالنے پر مصر ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں حکومت ایکریمیا کی نمائندگی کر رہا ہوں اور بس۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ڈھیل صرف چیف دے رہا ہے ورنہ میں چاہوں تو دس منٹ کے اندر تمہارا خاتمہ ہو سکتا ہے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنے آفس میں انتہائی جدید مشینری نصب کر رکھی ہے اور تم نے یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں یہ کال کسی ہوٹل سے کر رہا ہوں اور تمہارے آدمی دس منٹ کے اندر یہاں پہنچ

کر میزائلوں سے اس پورے ہوٹل کو ہی اڑا سکتے ہیں۔یہی کہنا چاہتے ہو تم۔ میری طرف سے چیلنج ہے کہ ایسا کر دیکھو۔ پھر نتیجہ دیکھ لینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا چیلنج قبول کر لیتا اور تمہیں معلوم بھی ہو جاتا کہ تم کتنے پانی میں ہو لیکن چیف نے مجھے محدود رہنے کا حکم دیا ہے اور میں چیف کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اس لئے مجبوری ہے۔ ہاں۔ جیسے ہی تم نے حد کراس کی ویسے ہی تم زندگی کی سرحد بھی کراس کر جاؤ گے اور یہ بھی سن لو کہ چیف کے لہجے میں مجھ سے بات نہ کرنا ورنہ مجھے فوراً تمہاری جعل سازی کا علم ہو جائے گا"۔ کرنل ڈیوک نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پہلے روسٹی کی آواز اور لہجے میں تم سے میں نے بات کی تھی۔ اس وقت کیا تمہاری مشینری کھانا کھانے گئی ہوئی تھی"...... عمران نے کہا۔

"وہ دوسری بات تھی"...... کرنل ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس ساری بات چیت کا فائدہ کیا ہوا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک فائدہ ہو تو بتاؤں۔ کئی فائدے ہوئے ہیں۔ کیوں کیپٹن شکیل۔ تم بتاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔آپ نے اہم بات یہ معلوم کر لی ہے کہ لارج

یو پراجیکٹ یہاں سے دس منٹ کی ڈرائیو پر ہے اور دس منٹ کی ڈرائیو سے اس فاصلے کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ ایکریمیا کا مواصلاتی سنٹر بالکل علیحدہ ہے۔ اس کا کوئی تعلق اس پراجیکٹ سے نہیں ہے اس لئے وہاں جانے اور ریڈ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے بتانا شروع کیا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ بات تم نے کس زاویئے پر کر دی ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ دس منٹ کی ڈرائیو خاصا طویل فاصلہ بن جاتا ہے اور انسانی ہاتھوں سے کی گئی فائرنگ اس قدر طویل فاصلے تک نہیں پہنچائی جا سکتی"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی تمہارا ذہن عمران کی طرح ہی کام کرتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب تو ماسٹر مائینڈ ہیں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ ماسٹر مائینڈ کہو"...... صفدر نے تصحیح کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن اس ساری بات چیت کا اب رزلٹ کیا رہا۔اب کیا ہم اس ہوٹل کے کمرے میں ہی بیٹھے باتیں کرتے رہیں گے"...... جولیا نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود راستہ روک دیا تھا تنویر کا ورنہ اب تک ہم وہاں چالیس پچاس افراد کو ہلاک کر چکے ہوتے اور ہم میں سے بھی کئی منکر نکیر کو حساب دے کر فارغ ہو چکے ہوتے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہاں کس نے فون کرنا ہے"....... صفدر نے کہا۔

"کوئی اللہ کا بندہ کر رہا ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ ایکریمیا سے آپ کی کال ہے"....... دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"راجر بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ ایکریمیا سے"....... دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"اتنی دیر کیوں لگ گئی تمہیں کال کرنے میں"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ معلومات کا ایک ذریعہ رک گیا تھا اس لئے دیر ہو گئی۔ بہرحال اب حتمی معلومات مل چکی ہیں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا معلومات ملی ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر مائیکل۔ جس جگہ آپ موجود ہیں میرا مطلب ہے زولو لینڈ۔ یہاں ایک کلب ہے جس کا نام رولینڈو کلب ہے۔ اس کا مالک بھی رولینڈو ہی ہے۔ اس رولینڈو کا تعلق لارج ویو پراجیکٹ کے انچارج انجینئر ڈاکٹر واٹسن سے انتہائی گہرا ہے۔ ڈاکٹر واٹسن کی ایک طبعی کمزوری ہے کہ وہ ایک مخصوص قسم کا مشروب پینے پر مجبور ہے ورنہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے اور یہ مشروب زیادہ سے زیادہ دو روز تک سٹاک ہو سکتا ہے ورنہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر واٹسن کو ہر صورت میں دو روز بعد یہ تازہ مشروب چاہئے اور یہ مشروب رولینڈو اسے سپلائی کرتا رہتا ہے"....... راجر نے کہا۔

"اوہ۔ وری گڈ۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم معلومات ہیں لیکن یہ ملی کیسے۔ تفصیل بتاؤ"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ اس کے لئے لارج ویو پراجیکٹ کے تمام انجینئروں اور سائنس دانوں کے کوائف کی چھان بین کی گئی۔ اس کے بعد یہاں ایکریمیا میں اس ڈاکٹر واٹسن کی رہائش گاہ تلاش کی گئی۔ وہاں اس کے ملازم سے یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر واٹسن نے اس سلسلے میں رولینڈو سے بات چیت کی ہوئی ہے۔ رولینڈو ڈاکٹر واٹسن سے اس کا انتہائی بھاری معاوضہ وصول کرتا ہے اور یہ کام چھپ کر کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ مشروب ویسے زہریلا ہے۔ آدمی اگر اسے پی لے تو وہ دو گھنٹے بھی زندہ نہیں رہ سکتا"....... راجر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ لیکن تم نے رولینڈو کے بارے میں معلومات کی ہیں کہ وہ کس ٹائپ کا آدمی ہے۔ دولت اس کا منہ کھول سکتی ہے یا طاقت"...... عمران نے کہا۔

"اس کے ایک ویٹر سے معلوم ہوا ہے کہ رولینڈو دولت کا پجاری ہے اور بس"...... راجر نے کہا۔

"ویری گڈ راجر۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ تمہیں اس کا پورا پورا معاوضہ ملے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس راجر کو کیسے یہاں کے بارے میں معلوم ہوا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی اس ہوٹل کے بارے میں بریف کر دیا تھا اور یہاں اس نے فون کر کے پوچھا ہو گا کہ مائیکل جس کمرے میں ہو اس سے بات کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جب مشرقی حصہ مکمل طور پر سیلڈ ہے حتیٰ کہ ایکریمین مواصلاتی اڈا بھی سیلڈ کر دیا گیا ہے تو کیا لارج ویو پراجیکٹ کا انچارج انجینئر باہر جا سکتا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"جو کچھ بتایا گیا ہے اس کے مطابق ہر صورت میں ہر دوسرے دن نیا تیار کردہ مشروب ڈاکٹر واٹسن کو چاہئے کیونکہ دو دن سے زیادہ اسے سٹاک نہیں کیا جا سکتا اور پھر وہ انچارج انجینئر ہے جبکہ کرنل ڈیوک صرف سیکورٹی آفیسر ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ واٹسن نے لازماً کوئی نہ کوئی چکر ایسا چلا رکھا ہو گا جس کا علم کرنل

ڈیوک کو بھی نہ ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ عمران کی بات بہرحال درست معلوم ہوتی تھی۔

"تو اب ہم نے اس رولینڈو کے پاس جانا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم نے یہاں واپس نہیں آنا۔ اس لئے ضروری سامان اٹھا کر جیپوں میں لے چلو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کاؤنٹر پر کہہ دیا کہ اچانک ایک ضروری کام کی وجہ سے وہ واپس جا رہے ہیں اس لئے وہ کمرے پہلے چھوڑ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ جیپوں میں سوار ہو کر آگے بڑھ گئے۔ زولو لینڈا اتنا بڑا قصبہ نہیں تھا اس لئے دوسری سڑک مڑتے ہی انہیں تین منزلہ رولینڈو کلب کی عمارت نظر آ گئی جس کے باہر رولینڈو کلب کے نام کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ دونوں جیپیں انہوں نے ایک طرف موجود پارکنگ میں روک دیں۔

"صرف میں اور تنویر جائیں گے اس لئے تم سب یہاں رکو۔ ایک تو سامان کا خیال رکھنا ضروری ہے دوسرا ہو سکتا ہے کہ ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہونا پڑے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تنویر اور جولیا تینوں تیزی سے قدم بڑھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے

گئے ۔البتہ انہوں نے بھی دیکھ لیا تھا کہ یہ کلب جرائم پیشہ افراد کا اڈہ ہے کیونکہ آنے جانے والے مرد اور عورتیں سب اپنے لباسوں۔ چہروں اور انداز سے جرائم پیشہ افراد ہی لگ رہے تھے۔البتہ ان میں کچھ سیاح بھی شامل تھے لیکن یہ سیاح بھی نچلے درجے سے تعلق رکھنے والے افراد نظر آرہے تھے۔عمران ہال میں داخل ہوا تو بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ہال میں بے پناہ شور شرابہ تھا۔وہاں موجود لوگ انتہائی گھٹیا شراب پینے اور منشیات کا دھواں اڑانے کے ساتھ ساتھ ایسی ایسی اخلاق سوز حرکات میں کھلے عام مصروف تھے کہ ایسی حرکات کا تصور بھی مشرقیوں کے لئے قابل نفرت تھا۔

" میں واپس جارہی ہوں"...... جولیا نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور گیٹ سے باہر نکل گئی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔اس نے پہلے ہی لوگوں کو دیکھ کر اندر کے ماحول کا اندازہ کر لیا تھا اس لئے وہ جولیا کو ساتھ نہ لے آنا چاہتا تھا لیکن جولیا نے ضد کی تو وہ خاموش ہو گیا تھا۔

" یہ انسان ہیں کہ جانور۔جی چاہتا ہے کہ ان سب کو بموں سے اڑا دوں"...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" دنیا میں نجانے کیا کیا ہوتا رہتا ہے۔ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر خاصا نارمل ہو گیا۔ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو نیم عریاں لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک غنڈہ نما آدمی

قریب ہی کھڑا تھا۔اس نے جینز کی پینٹ اور تیز سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ویسے اس کا ورزشی جسم بتا رہا تھا کہ وہ لڑنے بھڑنے والا آدمی ہے۔

" رولینڈو آفس میں ہے تو اسے کہو کہ ناراک سے ریڈ سینڈیکیٹ کے نمائندے آئے ہیں دس لاکھ ڈالر کا بزنس کرنے"...... عمران نے اس آدمی کے قریب جا کر خشک لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

" دس لاکھ ڈالر کا بزنس۔اوہ۔اوہ"...... اس آدمی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" باس۔کاؤنٹر سے جیکی بول رہا ہوں۔دو ایکریمین آئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ناراک کے ریڈ سینڈیکیٹ کے نمائندے ہیں اور دس لاکھ ڈالر کا بزنس کرنا ہے"...... اس آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... اس نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ خود ہی کاؤنٹر سے باہر آگیا۔

" آئیے جناب۔میں خود آپ کو باس کے آفس چھوڑ آؤں"۔جیکی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ان کے لئے دس لاکھ ڈالر کے الفاظ نے واقعی کھل جا سم سم والا کردار ادا کیا تھا ورنہ شاید اتنی آسانی سے بات نہ بن سکتی۔تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصے بڑے آفس میں داخل

ہو رہے تھے۔ آفس کی سجاوٹ عام سی تھی۔ البتہ دیواروں پر لڑکیوں کے ایسے پوزوں کی تصویریں موجود تھیں کہ عمران اور تنویر کے چہرے ایک بار پھر بگڑ گئے تھے۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم خاصا پھیلا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی سکے بند بدمعاش نظر آ رہا تھا۔ تنگ پیشانی اور ڈریکولا کے انداز میں اوپر کو اٹھے ہوئے چھوٹے چھوٹے بالوں نے اس کی شخصیت کو مزید اوباش بنا دیا تھا۔ اس نے جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی۔

"میرا نام رولینڈو ہے"...... اس نے اٹھ کر عمران کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مارشل، ہمارا تعلق ناراک کے ریڈ سینڈیکیٹ سے ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بیٹھیں اور بتائیں کیا پینا پسند کریں گے"...... رولینڈو نے کہا۔

"سوری۔ اس وقت ہم سینڈیکیٹ ڈیوٹی پر ہیں۔ ڈیوٹی کے دوران ہمیں کچھ پینے پلانے سے منع کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بتائیں کیا مسئلہ ہے"...... رولینڈو نے کہا۔

"تم دس لاکھ ڈالر ماہانہ کما سکتے ہو رولینڈو۔ اور یوں سمجھو کہ

تاحیات کما سکتے ہو۔ بولو کیا تم دلچسپی رکھتے ہو اس معاملے میں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن معلوم تو ہو کہ معاملہ کیا ہے"...... رولینڈو نے چونک کر کہا۔ ویسے دس لاکھ ڈالر ماہانہ کا سن کر نہ صرف اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی بلکہ اس کا چہرہ بھی چمکنے لگ گیا تھا۔

"ریڈ سینڈیکیٹ تم سے مسلسل وہ مخصوص مشروب خریدنا چاہتا ہے جو تم لارج ویو پراجیکٹ کے انچارج انجینئر وانسن کے لئے تیار کرتے ہو"...... عمران نے کہا تو رولینڈو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کون سا پراجیکٹ اور کون انجینئر"...... رولینڈو نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مسٹر رولینڈو۔ تم اس چھوٹے سے قصبے میں رہتے ہو جبکہ ریڈ سینڈیکیٹ ناراک کا سب سے بڑا سینڈیکیٹ ہے اور اسے باقاعدہ سرکاری سرپرستی بھی حاصل ہے اس لئے جو دوسروں کے لئے راز ہوتا ہے وہ ریڈ سینڈیکیٹ کے لئے نہیں ہوتا۔ ریڈ سینڈیکیٹ کو معلوم ہے کہ یہاں ڈیگوشیا کے مشرقی علاقے میں لارج ویو پراجیکٹ کی تنصیب ہو رہی ہے لیکن ہمیں اس پراجیکٹ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہمیں اس مشروب سے دلچسپی ہے۔ اس کا فارمولا تمہیں معلوم ہے۔ شاید اس ڈاکٹر وانسن نے تمہیں بتایا ہو گا۔ ڈاکٹر وانسن یہاں آنے سے پہلے ناراک میں تھا تو ریڈ سینڈیکیٹ کے تحت ایک کلب کا

مالک اسے یہ مشروب سپلائی کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے اس فارمولے کو اور لوگوں پر بھی آزمایا تو یہ مشروب بے حد پسند کیا گیا اور اس نے اس کی بھاری قیمت وصول کرنا شروع کر دی۔ یہ سینڈیکیٹ کے بڑوں تک یہ خبر پہنچ گئی تو ریڈ سینڈیکیٹ کے بڑوں نے اس فارمولے میں دلچسپی لی اور پھر یہ فیصلہ ہوا کہ اسے باقاعدہ تیار کر کے مارکیٹ میں سپلائی کیا جائے۔ چنانچہ فارمولے کے حصول کے لئے اس آدمی سے رابطہ کیا گیا لیکن اس نے فارمولا بتانے سے انکار کر دیا اور خود یہ مشروب سپلائی کرنے کی آفر کی لیکن ریڈ سینڈیکیٹ کا وہ آدمی جو اس سے فارمولا لینے گیا تھا گرم دماغ تھا اس لئے اس نے اس آدمی کے انکار پر اسے گولی مار دی۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا۔ پھر بڑوں کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر واٹسن اب لارج ویو پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے تو اس بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو تمہارے بارے میں معلوم ہوا۔ چنانچہ ہمیں یہاں بھیجا گیا کہ ہم فارمولا لینے کی بجائے اس کی تیار کردہ سپلائی کے سلسلے میں تم سے بات کریں۔ ہمیں اب فارمولا نہیں چاہئے بلکہ تیار مشروب چاہئے اور ہم دس لاکھ ڈالر ماہانہ سے آغاز کر سکتے ہیں۔ پھر جیسے جیسے مارکیٹ میں اس کی مانگ بڑھتی جائے گی ویسے ویسے تم بھی زیادہ رقم کماتے جاؤ گے۔ چاہو تو اس کی تیاری کی باقاعدہ فیکٹری لگا لینا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہمیں بہرحال بروقت سپلائی چاہئے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو"...... رولینڈو نے کہا۔

"مجھے غلط بات کرنے کا کیا فائدہ ہے رولینڈو۔ ہم نے تم سے غلط بیانی کر کے کوئی رقم تو نہیں لینی۔ ہم تو الٹا تمہیں رقم دینے آئے ہیں"...... عمران نے کہا تو رولینڈو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت ہے کہ اس قدر خفیہ بات کا علم تمہیں کیسے ہو گیا"۔ رولینڈو نے کہا۔

"ان باتوں کو ذہن سے نکال دو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ریڈ سینڈیکیٹ کے ہاتھ بہت لمبے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے یہ سودا منظور ہے لیکن میں رقم پیشگی لوں گا"...... رولینڈو نے کہا۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیا تمہارے پاس اس مشروب کی کچھ مقدار تیار حالت میں موجود ہے تاکہ ہم اسے چیک کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی سپلائی آج ہی میں نے دینی ہے۔ یہ بات تو تمہیں معلوم ہو گی کہ اس کو دو روز سے زیادہ سٹاک نہیں کیا جا سکتا"۔ رولینڈو نے کہا۔

"ہمیں سب معلوم ہے رولینڈو۔ ہم ویسے ہی منہ اٹھا کر دوڑے یہاں نہیں آ گئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر

مالک اسے یہ مشروب سپلائی کرتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے اس فارمولے کو اور لوگوں پر بھی آزمایا تو یہ مشروب بے حد پسند کیا گیا اور اس نے اس کی بھاری قیمت وصول کرنا شروع کر دی۔ یہ سینڈیکیٹ کے بڑوں تک یہ خبر پہنچ گئی تو ریڈ سینڈیکیٹ کے بڑوں نے اس فارمولے میں دلچسپی لی اور پھر یہ فیصلہ ہوا کہ اسے باقاعدہ تیار کر کے مارکیٹ میں سپلائی کیا جائے۔ چنانچہ فارمولے کے حصول کے لئے اس آدمی سے رابطہ کیا گیا لیکن اس نے فارمولا بتانے سے انکار کر دیا اور خود یہ مشروب سپلائی کرنے کی آفر کی لیکن ریڈ سینڈیکیٹ کا وہ آدمی جو اس سے فارمولا لینے گیا تھا گرم دماغ تھا اس لئے اس نے اس آدمی کے انکار پر اسے گولی مار دی۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا۔ پھر بڑوں کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر واٹسن اب لارج دیو پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے تو اس بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو تمہارے بارے میں معلوم ہوا۔ چنانچہ ہمیں یہاں بھیجا گیا کہ ہم فارمولا لینے کی بجائے اس کی تیار کردہ سپلائی کے سلسلے میں تم سے بات کریں۔ ہمیں اب فارمولا نہیں چاہئے بلکہ تیار مشروب چاہئے اور ہم دس لاکھ ڈالر ماہانہ سے آغاز کر سکتے ہیں۔ پھر جیسے جیسے مارکیٹ میں اس کی مانگ بڑھتی جائے گی ویسے ویسے تم بھی زیادہ رقم کماتے جاؤ گے۔ چاہو تو اس کی تیاری کی باقاعدہ فیکٹری لگا لینا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ ہمیں بہرحال بروقت سپلائی چاہئے“...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو“...... رولینڈو نے کہا۔

”مجھے غلط بات کرنے کا کیا فائدہ ہے رولینڈو۔ ہم نے تم سے غلط بیانی کر کے کوئی رقم تو نہیں لینی۔ ہم تو الٹا تمہیں رقم دینے آئے ہیں“...... عمران نے کہا تو رولینڈو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”حیرت ہے کہ اس قدر خفیہ بات کا علم تمہیں کیسے ہو گیا۔“ رولینڈو نے کہا۔

”ان باتوں کو ذہن سے نکال دو۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ریڈ سینڈیکیٹ کے ہاتھ بہت لمبے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے یہ سودا منظور ہے لیکن میں رقم پیشگی لوں گا“...... رولینڈو نے کہا۔

”ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیا تمہارے پاس اس مشروب کی کچھ مقدار تیار حالت میں موجود ہے تاکہ ہم اسے چیک کر سکیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس کی سپلائی آج ہی میں نے دینی ہے۔ یہ بات تو تمہیں معلوم ہو گی کہ اس کو دو روز سے زیادہ سٹاک نہیں کیا جا سکتا“۔ رولینڈو نے کہا۔

”ہمیں سب معلوم ہے رولینڈو۔ ہم ویسے ہی منہ اٹھا کر دوڑے یہاں نہیں آ گئے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر

اپنے سامنے میز پر رکھ دی اور اس گڈی کو دیکھتے ہی رولینڈو کی آنکھوں میں چمک اور بڑھ گئی تھی۔

"لیکن تم کیسے چیک کرو گے"...... رولینڈو نے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بارے میں ڈاکٹر وانسن ہی بتا سکتا ہے۔ وہی کنفرم کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر وانسن تو یہاں موجود نہیں ہے اور نہ یہاں آسکتا ہے"...... رولینڈو نے کہا۔

"اس سے فون پر میری بات کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سوری۔ وہاں فون پر بات نہیں ہو سکتی"...... رولینڈو نے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ یہ سپلائی وہاں پہنچ سکتی ہے لیکن فون پر بات نہیں ہو سکتی۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سپلائی تو ایک انتہائی خفیہ راستے سے وہاں پہنچتی ہے اور اس راستے پر کوئی اجنبی نہیں جا سکتا"...... رولینڈو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ مشروب کی بوتلیں وہاں اڑتی ہوئی پہنچ جاتی ہیں۔ لازماً تمہارے کلب کا کوئی آدمی جا کر دے آتا ہو گا یا وہاں سے کوئی آدمی آ کر لے جاتا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے ایسے ہی ہوتا تھا لیکن اب ایک ہفتے سے پورے علاقے کو سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے اب ایسا نہیں ہوتا اور یہ بوتلیں اڑ کر نہیں جاتیں۔ میرا ایک آدمی ایک خاص پوائنٹ پر بوتلیں لے جا کر

رکھ دیتا ہے اور اسے وہاں پہلے سے موجود رقم مل جاتی ہے۔ اب یہ بوتلیں کیسے ڈاکٹر وانسن تک پہنچتی ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے"...... رولینڈو نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ تم اس آدمی کو بلا لو۔ وہ ہمیں کنفرم کر دے گا۔ ہم تمہیں ادائیگی کر دیں گے اور سودا ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو رولینڈو نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"آرتھر کو میرے آفس میں بھیجو۔ ابھی فوراً"...... رولینڈو نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔

"یس باس"...... اس نے رولینڈو کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"آرتھر جو سپلائی تم لے جاتے ہو اس کا سودا ناراک کی ایک بڑی پارٹی سے ہو رہا ہے۔ یہ تم سے اس بارے میں کنفرمیشن چاہتے ہیں"...... رولینڈو نے کہا۔

"کیسی کنفرمیشن صاحب"...... آرتھر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ تنویر تو ایک طرف لاتعلق سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"آرتھر تم سپلائی کہاں پہنچاتے ہو"...... عمران نے کہا تو آرتھر نے رولینڈو کی طرف دیکھا۔

"بتا دو۔ کوئی حرج نہیں ہے بتانے میں"...... رولینڈو نے کہا۔

"جناب۔یہاں سے شمال کی طرف تقریباً دو میل کے فاصلے پر ایک ٹوٹا پھوٹا کھنڈر نما احاطہ ہے۔اس احاطے کے اندر ایک تہہ خانہ ہے۔میں یہ سپلائی کی بوتلیں اس تہہ خانے کے فرش پر رکھ کر واپس آ جاتا ہوں۔وہاں پہلے سے رقم ایک بیگ میں موجود ہوتی ہے۔میں وہ بیگ ساتھ لے آتا ہوں"...... آرتھر نے کہا۔

"اس احاطے کے بعد کیا ہے۔کوئی صحرا ہے، کوئی پہاڑ ہے یا جنگل ہے"...... عمران نے آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔جھاڑیاں اور میدان ہے۔اس کے بعد خاردار تاروں کی باڑ ہے اور اس کے پیچھے بھی میدان ہے۔اس کے بعد جنگل ہے"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس جنگل سے کوئی آدمی اس احاطے میں آتا ہے اور وہاں سے سپلائی لے جاتا ہے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔کیا ان خاردار تاروں میں تو کوئی جگہ نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔میں نے بھی انسانی تجسس کی وجہ سے اس پر خاصا سوچا تھا لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں وہاں کسی ٹاور سے چیک کیا جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے خیال میں چیک کیا جاتا ہے کیونکہ ایک ٹاور کے قریب سے گزر کر مجھے احاطے تک جانا پڑتا ہے اور ٹاور پر دو آدمی مجھے

ہر بار نظر آتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی مجھے نہ بلایا ہے اور نہ ہی کبھی روکا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے۔اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو آرتھر سلام کر کے چلا گیا۔

"ٹھیک ہے۔تم سے سودا ہو سکتا ہے لیکن ہم وہ احاطہ چیک کریں گے کیونکہ ہمیں چیف کو تفصیلی رپورٹ دینی ہے۔ہم وہاں سے مطمئن ہو کر واپس آ رہے ہیں پھر تم سے حتمی بات ہو گی۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں آرتھر کو تمہارے ساتھ بھیج دوں"۔ رولینڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔یہ زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا تو رولینڈ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"مارشل تم جا کر جیپ کو گیٹ کے قریب لے آؤ۔تم اسے ڈرائیو کرو گے جبکہ میں اور آرتھر بیٹھیں گے"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔تھوڑی دیر بعد آرتھر اندر داخل ہوا۔

"آرتھر۔تم ان کے ساتھ جاؤ اور انہیں وہ احاطہ اور تہہ خانہ دکھا دو"...... رولینڈ نے کہا۔

"یس باس"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"بے فکر رہو۔یہ گڈی تمہاری ہے لیکن اس وقت جب بات

فائنل ہو جائے گی"...... عمران نے میز پر پڑی ہوئی گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو رولینڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شاید آرتھر کو ساتھ بھیج کر وہ مطمئن ہو گیا تھا کہ اب سودا ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد عمران آرتھر سمیت ایک جیپ میں سوار ہو کر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تنویر عمران کا اشارہ سمجھ گیا تھا اس لئے اس جیپ میں وہ تینوں تھے جبکہ دوسری جیپ میں ان کے ساتھی تھے لیکن جیپ کافی فاصلے پر تھی۔ قصبے کی حدود سے نکلتے ہی عمران نے تنویر کو جیپ روکنے کے لئے کہا تو تنویر نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔

"ابھی تو کافی فاصلہ باقی ہے جناب"...... آرتھر نے جیپ کے رکتے ہی چونک کر کہا۔

"سنو آرتھر۔ یہ بڑی مالیت کی گڈی تمہاری ہو سکتی ہے اور تمہارے باس کو اس کا علم بھی نہیں ہو گا۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم وہاں آفس میں بات کرتے کرتے بدل گئے تھے اس لئے اب وہ بات تم تفصیل سے بتا دو تو یہ گڈی تمہاری ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون سی بات جناب"...... آرتھر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ اس سپلائی کو وہاں سے کون اور کیسے لے جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا واقعی آپ باس کو نہیں بتائیں گے اور یہ سالم گڈی بھی مجھے دے دیں گے"...... آرتھر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ غلط بیانی مت کرنا ورنہ تمہاری لاش بھی کسی کو نہیں ملے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے گڈی نکال کر اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"جناب۔ مجھے غلط بیانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بار میں اس تہہ خانے میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ مجھے نیچے سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں تو میں چونک پڑا۔ میں نیچے جانے کی بجائے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے ایک حصے میں چھپ گیا تو میں نے زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتے ہوئے دیکھا اور پھر اس میں سے ڈاکٹر واٹسن باہر آگیا۔ اس نے بیگ تہہ خانے میں رکھا اور دوبارہ اس کھلے ہوئے حصے کے اندر چلا گیا اور پھر یہ جگہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے برابر ہو گئی تو میں تہہ خانے میں گیا اور میں نے سپلائی وہاں رکھی اور رقم کا بیگ اٹھا کر باہر آگیا لیکن میں نے باہر جانے کی بجائے وہاں چھپ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ صندوق کا ڈھکن سا اوپر کو اٹھا اور ڈاکٹر واٹسن باہر آگیا۔ اس نے سپلائی کا تھیلا اٹھایا اور واپس اندر چلا گیا اور جگہ برابر ہو گئی تو میں واپس آگیا لیکن میں نے جان بوجھ کر اس بارے میں کسی کو نہیں بتایا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان دنوں پراجیکٹ کا علاقہ مکمل طور پر سیلڈ ہے اور

اگر میں نے اس بارے میں زبان کھولی اور انہیں اطلاع پہنچ گئی
مجھے ہلاک کر دیا جائے گا"...... آتھر نے تفصیل سے جواب د
ہوئے کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا واقعی وہاں پہنچتے ہوئے پہلے اس ٹاور
قریب سے گزرنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ وہاں کوئی ٹاور نہیں ہے۔ ٹاور اس احاطے سے ک
آگے جا کر ایک موڑ کے بعد آتا ہے"...... آتھر نے کہا۔

"لیکن تم نے وہاں کیوں کہا تھا کہ ٹاور کے قریب سے گزرنا
ہے اور ٹاور پر دو آدمی موجود ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں صاحب۔ ہمیں کچھ کمانے کے لئے بہت چکر با
کرنا پڑتی ہے۔ باس اس سپلائی سے بھاری رقم کماتا ہے لیکن ہمیں
نہیں ملتا کیونکہ ہم بہرحال اس کے ملازم ہیں۔ اس لئے میں نے ایک
چکر چلایا کہ ٹاور والوں نے مجھے احاطے میں جانے سے روک دیا
اور وہ رقم مانگتے ہیں۔ باس کی چونکہ سپلائی رک گئی تھی اور باس
رابطہ بھی ڈاکٹر واٹسن سے نہیں ہے اس لئے باس کو مجبوراً سپلائی ک
وقت مجھے رقم دینی پڑتی ہے۔ آپ نے چونکہ باس کے سامنے یہ بات
پوچھی تھی اس لئے مجھے ایسی بات کرنا پڑی۔ آپ پلیز باس کو
بتائیں"...... آرتھر نے کہا۔

"بے فکر رہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تنویر کو جیپ
آگے بڑھانے کا کہہ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیپ ایک ٹو

ے کھنڈر نما احاطے میں پہنچ کر رک گئی۔ عمران، تنویر اور آرتھر
یچے اترے اور پھر آرتھر انہیں لے کر احاطے میں داخل ہوا۔ تھوڑی
ر بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔

"یہ ہے تہہ خانہ"...... آرتھر نے کہا۔

"کہاں سے وہ صندوق نما ڈھکن اٹھتا ہے"...... عمران نے کہا تو
آرتھر نے باقاعدہ ایک جگہ کی نشاندہی کر دی۔ عمران بڑے غور سے
ی دیر تک اس جگہ کو دیکھتا رہا۔ پھر اچانک وہ مڑا اور دوسرے لمحے
ساتھ کھڑا ہوا آرتھر چیختا ہوا اچھل کر تہہ خانے کے فرش پر جا گرا۔
عمران نے اچانک اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا تھا۔ نیچے گرتے
ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر
رکھ کر اسے موڑ دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آرتھر واپس گر گیا۔
اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تھیں۔ اس کا چہرہ
انتہائی حد تک بگڑ گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور چہرہ یکلخت
پسینے سے نہا سا گیا تھا۔

"سچ سچ بتا دو کہ یہاں کیا ہوتا ہے۔ سچ بتاؤ ورنہ"...... عمران
نے پیر کو پیچھے کی طرف موڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ پیر ہٹا لو۔ یہ عذاب ہے۔ ہٹا لو۔ میں
سب کچھ بتاتا ہوں"...... آرتھر نے رک رک کر کہا۔

"بولو ورنہ۔ سب کچھ سچ بتاؤ"...... عمران نے ایک بار پھر پیر کو
واپس لے جاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ یہاں ایک آدمی آکر سپلائی لے جاتا ہے اور رقم دے جاتا ہے"...... آرتھر نے رک رک کر کہا۔

"سچ بتاؤ۔ سچ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو دبا کر چھوڑ دیا تو آرتھر اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے۔ اس کی حالت انتہائی خراب ہو گئی تھی۔ عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں سچ بول دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر آرتھر کو بازو سے پکڑ اور اٹھا کر بٹھا دیا اور ساتھ ہی انگوٹھا اس کی شہ رگ پر رکھ کر اس نے اسے مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہٹا لو ہاتھ۔ اب میں سب کچھ بتا دوں گا۔ اب میں کچھ نہیں چھپاؤں گا"...... آرتھر نے کہا۔

"بولو۔ ورنہ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس احاطے سے آگے درختوں کا ایک جھنڈ ہے۔ اس جھنڈ کے اندر ایک بڑی جھاڑی ہے۔ میں وہاں پہنچ کر اس جھاڑی کی جڑ کو تین بار کھینچتا ہوں۔ اس کے آدھے گھنٹے بعد وہ جھاڑی یکلخت ہٹ جاتی ہے اور ڈاکٹر وانسن باہر آجاتا ہے۔ وہ مجھ سے سپلائی لیتا ہے اور باس کی رقم کے ساتھ ساتھ مجھے بھی رقم دیتا ہے اور واپس چلا جاتا ہے۔ اس کے واپس جاتے ہی جھاڑی واپس اوپر آجاتی ہے اور میں واپس جاتا ہوں"...... آرتھر نے کہا۔

"پہلے کیسے یہ سب کچھ طے ہوا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔ ڈاکٹر وانسن نے باس کو بتایا تھا کہ اس کا خاص آدمی احاطے کے تہہ خانے میں سپلائی لے کر پہنچا کرے وہاں رقم کا بیگ موجود ہو گا جو وہ آدمی لے جائے گا اور سپلائی وہاں رکھ جائے گا اور سپلائی اس تک پہنچ جائے گی۔ باس نے اس کام کے لئے مجھے منتخب کیا۔ میں وہاں گیا تو احاطے کے قریب ہی ڈاکٹر وانسن موجود تھا۔ چونکہ پہلے ڈاکٹر وانسن کلب آتا جاتا رہتا تھا اور میں ہی اسے اٹنڈ کرتا تھا اس لئے وہ مجھے پہچانتا تھا اور باس نے بھی شاید اس لئے مجھے سپلائی کے لئے منتخب کیا تھا۔ پھر ڈاکٹر وانسن مجھے اس جھنڈ میں لے گیا اور اس نے ساری بات مجھے سمجھائی لیکن ساتھ ہی دھمکی دی کہ میں کسی کو یہ بات نہ بتاؤں ورنہ وہ باس کو کہہ کر میری بجائے کسی اور آدمی کو بلا لیا کرے گا اور اس طرح میں رقم سے محروم ہو جاؤں گا۔ میں چونکہ باس سے بھی ٹاور پر رقم دینے کی بات کر کے خاصی رقم وصول کر لیا کرتا ہوں اور ڈاکٹر وانسن بھی ہر بار مجھے سو ڈالر دے دیا کرتا ہے اس لئے میں نے باس کو بھی یہی بتایا ہے کہ میں احاطے میں سپلائی رکھ دیتا ہوں اور رقم کا بیگ لے کر آجاتا ہوں۔ تم نے چونکہ نوٹوں کی گڈی دکھائی اور مجھے دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے میں نے تمہیں اس تہہ خانے کا راستہ کھلنے اور ڈاکٹر وانسن کے آنے کی بات بتا دی کہ تم خوش ہو جاؤ لیکن نجانے تم نے کیسے یہ معلوم کر لیا کہ میں نے جھوٹ بولا ہے"...... آرتھر نے رک

رک کر کہا۔

"چلو ہمارے ساتھ اور وہ جھنڈ اور جھاڑی دکھاؤ"...... عمران نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا تو آرتھر نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے گلا مسلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور عمران کے ساتھ وہ اس احاطے سے باہر آیا اور آگے بڑھ گیا۔ عمران اور تنویر دونوں بے حد چوکنے انداز میں اس کے پیچھے چل رہے تھے کیونکہ آرتھر نے اب تک جو حرکتیں کی تھیں اور جس انداز میں بار بار جھوٹ بولا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص انتہائی عیار اور مکار فطرت کا مالک ہے اس لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ احاطے سے کافی فاصلے پر واقعی درختوں کا ایک جھنڈ موجود تھا۔ آرتھر اس جھنڈ میں داخل ہوا اور پھر ایک بڑی سی جھاڑی کے قریب رک گیا۔

"جناب یہ ہے جھاڑی۔ اس کی جڑ کو تین بار کھینچا جائے تو آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر واٹسن باہر آجاتا ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"اب سپلائی کب دینی ہے تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"کل جناب"...... آرتھر نے جواب دیا۔ وہ اب انتہائی تابعدارانہ انداز میں جواب دے رہا تھا۔

"اس جھاڑی کے ہٹنے کے بعد ڈاکٹر واٹسن کیسے باہر آتا ہے۔ کیا اندر کوئی سرنگ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ وہ اس طرح اوپر آتا ہے جیسے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آرہا ہو"...... آرتھر نے کہا۔

"تنویر اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو ساتھ موجود تنویر کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد آرتھر بغیر کوئی آواز نکالے اس کے بازوؤں میں ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔

"جا کر ساتھیوں کو بھی بلا لاؤ اور اسلحہ کے تھیلے وغیرہ بھی لے آؤ۔ اگر یہ آرتھر درست کہہ رہا ہے تو پھر یہاں سے کوئی خصوصی سرنگ پراجیکٹ تک جاتی ہے اور ہم نے اب بہرحال وہاں پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ آرتھر کو اس نے ایک طرف زمین پر لٹا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اپنے ساتھیوں سمیت اس جھنڈ میں داخل ہوا۔ تنویر نے شاید انہیں راستے میں ہی بریف کر دیا تھا اس لئے کسی نے عمران سے کوئی سوال نہ کیا۔

"عمران صاحب۔ اس جھاڑی کو کھینچنے سے ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی گھنٹی بجتی ہو اور ہمیں اگر یہاں گھیر لیا گیا تو ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس آرتھر کا کچھ پتہ نہیں کہ اب بھی اس نے سچ بولا ہے یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ جھاڑی والی بات بھی سرے سے غلط ہو لیکن اگر یہ سچ ہے تو پھر اس کی اطلاع بہرحال کرنل ڈیوک کو بھی نہیں ہوگی ورنہ وہ یہ راستہ ہر قیمت پر بند کرا دیتا چاہے اسے ڈاکٹر واٹسن کو گولی ہی کیوں نہ مارنی پڑتی"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تو ڈاکٹر وانسن باہر آگیا پھر تو معاملات درست انداز میں چل پڑیں گے کیونکہ وانسن سے اندر کی تفصیلی صورت حال معلوم ہو جائے گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر اس جھاڑی کو بم مار کر ختم کیا جائے گا اور پھر خود اندر جائیں گے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر جھاڑی کی جڑ کو پکڑ کر تین بار جھٹکے دیئے اور ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن جب آدھے گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر گیا اور کوئی رد عمل سامنے نہ آیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب یہاں بم فائر کرنا پڑے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن بم کا دھماکہ تو دور دور تک سنا جائے گا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ پھر کیا کیا جائے"۔۔۔ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم سب مل کر اس جھاڑی کو کھینچیں تو لازماً یہ اکھڑ جائے گی اور نیچے جو کچھ ہو گا سامنے آجائے گا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم بم مارو صفدر۔ اگر وہ لوگ پہنچے تو کسی راستے سے ہی پہنچیں گے۔ پھر ہم بھی اسی راستے سے اندر داخل ہو سکیں گے"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"لیکن اگر کسی ٹاور سے یہاں میزائل فائر کر دیئے گئے تب"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارے پاس کارڈ بم تو ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہیں"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایک بم نکالو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک چپٹا سا بم نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اس نے جھاڑی کی جڑ کا ایک حصہ اس خنجر کی مدد سے کھودنا شروع کر دیا۔ کافی گہرائی تک کھودنے کے بعد اس نے بم کو اندر رکھ کر اس کی پن کا حصہ اوپر کو رکھا اور پھر اس کی سائیڈوں پر مٹی چڑھا دی۔ اب بم تقریباً مٹی میں دب چکا تھا جبکہ اس کی پن والا حصہ باہر تھا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی کافی پیچھے ہٹ گئے۔ عمران نے پن کو انگوٹھے کی مدد سے دبا کر چھوڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت پیچھے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جھاڑی اور اس کا نچلا حصہ اڑ کر ایک طرف گرا۔ نیچے ایک چٹان نما سخت حصہ تھا۔ دھماکہ گو خاصا تھا لیکن بہرحال اس قدر زیادہ نہ تھا کہ دور تک سنائی دیتا۔ اب نیچے واقعی سیڑھیاں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ سیڑھیاں اپنی ساخت کے لحاظ سے کسی قدیم دور کی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران سیڑھیاں اتر کر نیچے ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کی دیواروں پر قدیم دور کی تصویریں بنی ہوئی تھیں جو تقریباً مٹ چکی تھیں لیکن اس کمرے کا نہ کوئی دروازہ تھا اور

نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کوئی روشندان۔ یوں لگتا تھا کہ یہ قدیم دور میں کوئی عبادت گاہ تھی جسے بعد میں بند کر دیا گیا لیکن اندر وہ مخصوص گھٹن موجود نہیں تھی جو ایسی جگہوں پر ہمیشہ ہوتی ہے۔ عمران کے ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ عمران کی نظریں کسی دروازے یا سرنگ کی تلاش میں تھیں کہ اچانک عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے کانوں میں اچانک ایسی آواز پڑی تھی جیسے دور سے کوئی دوڑتا ہوا آرہا ہو اور یہ آواز شمالی دیوار کے پیچھے سے آرہی تھی۔ گو یہ آواز بے حد مدھم تھی لیکن بہرحال عمران کے حساس کانوں نے اسے سن لیا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر سب کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ سب چونک کر اس دیوار کی طرف دیکھنے لگے جس کی طرف عمران نے اشارہ کیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ کسی دروازے کی طرح کھلتا چلا گیا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر عینک تھی اور اس کے سر کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ چہرہ زرد تھا اور جسمانی لحاظ سے بھی وہ دبلا پتلا تھا۔

" خبردار۔ کوئی حرکت نہ کرنا ورنہ گولی مار دوں گا"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ آنے والے کی طرف کرتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیسے آگئے ہو"...... اس

آدمی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

" تم ڈاکٹر واٹسن ہو۔ انچارج انجینئر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... اس بار ڈاکٹر واٹسن نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمیں رولینڈو نے بھیجا ہے۔ آرتھر باہر موجود ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر واٹسن بے اختیار اچھل پڑا۔

" مم۔ مم۔ مگر کیوں۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر واٹسن کی حالت دیکھنے والی تھی۔

" اس لئے کہ اب تم جو مشروب اس سے منگواتے ہو وہ اب تمہیں نہیں مل سکے گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر میں تو اس کی پوری قیمت ادا کرتا ہوں"۔ ڈاکٹر واٹسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے اب اس کی تیاری کے حقوق اس سے خرید لئے ہیں۔ اب تمہیں ہم سے اسے خریدنا ہوگا اور ہم تمہیں مفت سپلائی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بات مکمل کرنے کی بجائے یکلخت خاموش ہو گیا تھا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر واٹسن نے حیران ہو کر کہا۔

" تم ہمیں اپنے ساتھ پراجیکٹ پر لے جاؤ گے ورنہ تمہیں ہلاک کر

دیا جائے گا اور اس راستے سے ہم خود اندر پہنچ جائیں گے۔ہاں اگر تم نے تعاون کیا تو تمہیں مفت سپلائی ملتی رہے گی۔بولو۔جواب دو"۔ عمران نے کہا۔

"پراجیکٹ۔کون سا پراجیکٹ"...... ڈاکٹر واٹسن نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس کھلے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔اس کے انداز میں واقعی بے پناہ پھرتی تھی اور جس طرح اچانک وہ بھاگا تھا اس بارے میں شاید کسی کو خیال تک نہ تھا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر اوندھے منہ دروازے پر ہی گر گیا۔عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اسے گردن سے پکڑ کر واپس کمرے میں گھسیٹا اور پھر جیسے ہی اسے سیدھا کیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ڈاکٹر واٹسن کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں حالانکہ گولیاں اس کی ٹانگوں پر لگی تھیں لیکن ڈاکٹر واٹسن اس طرح ہلاک ہو گیا تھا جیسے گولیاں اس کے دل میں اتر گئی ہوں۔

"اوہ۔تو یہ کسی خاص بیماری کا شکار تھا اس لئے یہ مخصوص مشروب پیتا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب راستہ کھل گیا ہے۔اب اندر چلو۔پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تنویر۔باہر موجود آرتھر کو ختم کر دو۔اس کے بعد آگے بڑھیں

گے"...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو عمران نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسلحہ بیگز سے نکال لو۔ہو سکتا ہے کہ ہمیں مشن فائنل کرنا پڑے لیکن یہ سن لو کہ یہاں بلیک ایجنسی کے لوگ موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر پشت پر لدے ہوئے بیگز میں سے مختلف ٹائپ کا اسلحہ نکال کر ان سب نے اپنی اپنی جیبوں میں بھر لیا۔عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر عمران تیزی سے اس سرنگ میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے۔عمران کا خیال تھا کہ سرنگ کافی طویل ہو گی لیکن تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی سرنگ ایک اور کمرے کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی اور عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہوئے تو وہ سب یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ اس کمرے میں بھی دیواروں پر ویسی ہی تصویریں موجود تھیں جیسی پہلے کمرے میں تھیں۔کمرے سے ویسی ہی سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور اوپر کا دہانہ کھلا ہوا تھا اور وہاں سے آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا۔عمران سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ دہانہ بھی درختوں کے ایک جھنڈ میں ہی تھا اور وہاں ایک جیپ بھی موجود تھی۔عمران نے جھنڈ سے باہر نکل کر دیکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ ان خاردار تاروں کی باڑ کو

کراس کر کے اندر جنگل کے تقریباً قریب پہنچ چکے ہیں۔ البتہ تھوڑا سا میدان تھا جس میں جھاڑیاں تھیں۔ اس کے بعد دور دور تک پھیلا ہوا جنگل نظر آ رہا تھا۔ اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے تھے۔

" یہ جیپ یقیناً ڈاکٹر واٹسن لے کر آیا ہو گا لیکن اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم باہر موجود ہیں"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جیپ کے اندر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیپ کا دروازہ کھولا تو جیپ کے اندر ایک جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ گیری کالنگ۔ ڈاکٹر واٹسن۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس۔ ڈاکٹر واٹسن بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈاکٹر واٹسن کی آواز اور لہجے میں جواب دیا تو دوسری طرف چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ گیری کالنگ ڈاکٹر واٹسن۔ اوور"...... اچانک ایک بار پھر کال دی گئی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے غور سے اس ٹرانسمیٹر کو دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہ ڈبل ایکشن ٹرانسمیٹر تھا۔ اس پر بات کرنے کے لئے بٹن کو اگر دو بار پریس کر دیا جائے تو پھر ہر بار اوور

کہنے اور بٹن پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی اور فون کی طرح مسلسل بات چیت ہو سکتی تھی۔

" یس۔ ڈاکٹر واٹسن اٹنڈنگ یو۔"...... عمران نے دو بار بٹن پریس کرنے کے بعد کہا۔

" ڈاکٹر واٹسن۔ آپ نے بہت دیر لگا دی۔ پلیز جلدی واپس آئیں ورنہ سپیشل وے اگر زیادہ دیر کھلا رہا تو سیکورٹی چیف کو اس کا علم ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میں واپس آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اوکے۔ جلدی آئیے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور باقی ساتھیوں کو جیپ میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کھولا تو اندر ایک فائل کو موڑ کر رکھا گیا تھا۔ عمران نے فائل باہر نکالی اور اسے کھولا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس میں اس سپیشل وے کی تفصیل درج تھی اور عمران سمجھ گیا کہ انجینئرز نے یہ سپیشل وے اپنی سہولت کے لئے تیار کیا ہو گا۔ عمران کے ساتھی جیپ میں سوار ہو گئے تو عمران نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اسے آگے بڑھا دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا راستے کا علم ہے آپ کو"...... صفدر نے عقبی سیٹ سے پوچھا۔

" ہاں۔ ڈیش بورڈ میں فائل موجود تھی جس میں راستے کی تفصیل درج ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے مطمئن انداز میں سر

ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ مجھے تو یہ سب مصنوعی لگ رہا ہے کہ باقاعدہ جیپ کھڑی کی گئی اور اس میں راستے کی تفصیلی فائل بھی رکھ دی گئی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اگر ڈاکٹر واٹسن ہم سے نہ ٹکراتا تو میں بھی اسے مصنوعی ہی سمجھتا۔ لیکن ایک تو ڈاکٹر واٹسن خود وہاں پہنچا اور پھر اس کا اس انداز میں ہلاک ہو جانا۔ یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ یہ سیٹ اپ مصنوعی نہیں ہے۔ ڈاکٹر واٹسن یقیناً کسی ایسی بیماری میں مبتلا تھا کہ معمولی سا خون بہہ جانے سے وہ ہلاک ہو سکتا تھا اور اسی بیماری کی وجہ سے اسے مسلسل یہ مشروب پینا پڑتا تھا جو دوسروں کے لئے قاتل زہر ثابت ہو سکتا تھا اور ایسی ادویات استعمال کرنے والے کی یادداشت واقعی بے حد کمزور ہو جاتی ہے اس لئے اس نے اپنی سہولت کے لئے یہ فائل یہاں رکھی ہوئی تھی"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جیپ ایک جھنڈ سے نکل کر تیزی سے جنگل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی سوچ رہے تھے کہ اس پراجیکٹ کی حفاظت کے لئے کیسے کیسے انتظامات کئے گئے ہیں لیکن وہ اب اطمینان سے اس پراجیکٹ کی طرف خود بخود بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جنگل میں داخل ہو کر عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی کیونکہ فائل کے مطابق اسے

ان درختوں کی مخصوص نشانیاں بھی چیک کرنی تھیں جن کے درمیان سے گزر کر وہ سپیشل وے کے دہانے تک پہنچ سکتے تھے ورنہ جنگل میں بھٹک جاتے تو پھر ان کا واپس درست راستے پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہو سکتا تھا۔ عمران آہستہ آہستہ جیپ دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کی تیز نظریں درختوں کے ساتھ ساتھ نیچے موجود جیپ کے ٹائروں کے مدہم نشانات کو بھی چیک کر رہی تھیں کہ اچانک ایک موڑ سے گھومتے ہی اس نے جیپ روک دی کیونکہ جیسے ہی جیپ اس موڑ سے گھومی تھی اچانک گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی زمین کا ایک ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ نیچے ایک راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے جیپ اس راستے پر ڈال دی اور پھر جیسے ہی جیپ کچھ آگے بڑھی ان کے عقب میں ہلکی ہلکی گڑگڑاہٹ کے ساتھ راستہ بند ہو گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے جیپ آگے بڑھائے لئے جا رہا تھا جبکہ اس کے سارے ساتھی خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے۔ راستہ کچھ آگے جا کر ایک دیوار پر ختم ہو گیا تو عمران نے جیپ روک دی۔ دیوار میں ایک دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک خاصا بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب خاموشی سے جیپ سے اترے اور عمران کے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرے کا اور کوئی دروازہ نہیں تھا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ عمران ابھی اس کمرے کا بغور جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک انہیں عقب

میں سرر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عقب میں موجود دیوار برابر ہو گئی اور ابھی وہ ذہنی طور پر سنبھلے ہی نہ تھے کہ اچانک زمین سے سفید رنگ کا دھواں سا نکلا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ سب اس دھوئیں میں جیسے چھپ سے گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے زندہ آتش فشاں کے دہانے میں پھینک دیا ہو۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا پورا جسم آگ میں جل کر راکھ ہوتا جا رہا ہو لیکن یہ احساس صرف ایک لمحے کے لئے تھا۔ اس کے بعد اس کا ذہن ہر قسم کے احساسات سے یکسر عاری ہو گیا۔

کرنل ڈیوک اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے دیوار میں ایک قدآدم مشین نصب تھی جس کے اوپر والے حصے میں ایک کافی چوڑی سی سکرین تھی جو روشن تھی اور اس کے چار حصے تھے اور ان چاروں حصوں پر جنگل ہی جنگل نظر آ رہا تھا۔ مشین کے مختلف بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔

"یہ لوگ بہرحال کسی نہ کسی طرف سے اندر داخل ضرور ہوں گے"...... کرنل ڈیوک نے جو لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا مالک تھا، جس کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں تیز چمک کی حامل تھیں، نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو کرنل ڈیوک بے اختیار چونک پڑا لیکن دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ اندر آنے والی ایک خوبصورت اور نوجوان ایکریمین لڑکی تھی۔ یہ کرنل ڈیوک کی بیوی ڈیسی تھی اور ان کی شادی کو چونکہ ابھی چھ ماہ ہی

گزرے تھے اور کرنل ڈیوک کی ڈیوٹی یہاں لگا دی گئی تھی تو کرنل ڈیوک بلیک ایجنسی کے چیف سے خصوصی اجازت لے کر ڈیسی کو بھی اپنے ساتھ یہاں لے آیا تھا۔ ویسے ڈیسی خود بھی ایکریمیا کی ایک ایجنسی سافٹر کی فیلڈ ایجنٹ تھی۔ سافٹر ایجنسی تمام تر عورتوں پر مشتمل تھی اور ان کا کام ایکریمیا میں بڑے بڑے فوجی افسروں سائنس دانوں اور بیوروکریٹس کی بیگمات کی نگرانی اور ان کی چیکنگ تھی کیونکہ ان بیگمات کے ذریعے دشمن ممالک فائدہ اٹھا سکتے تھے اس لئے سافٹر ایجنسی کا کام خاصا اہم تھا۔ چونکہ بعض اوقات ان بیگمات کے روپ میں دیگر ممالک کی تربیت یافتہ ایجنٹس ایکریمیا پہنچ جاتی تھیں اس لئے انہیں ہر قسم کے مارشل آرٹ کی صرف باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی بلکہ انہیں اس کے علاوہ بھی ہر مشق کرائی گئی تھی جو کسی بھی ایجنسی کا فیلڈ ایجنٹ کرتا تھا۔ وجہ تھی کہ ڈیسی بذات خود بہترین لڑاکا بھی تھی اور اس کا نشانہ بھی بے خطا تھا۔ سافٹر میں اس کے نام کے ساتھ بے حد شاندار کارنامے موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سافٹر کی چیف مادام گاربی نے اسے طویل رخصت دینے سے صاف انکار کر دیا تھا لیکن پھر بلیک ایجنسی کے چیف جینٹن کے حکم پر اسے مجبوراً ڈیسی کو رخصت دینا پڑی ڈیسی کرنل ڈیوک کے ساتھ ڈیگو شیا پہنچ گئی۔

"تم نے مجھے سخت بور کر دیا ہے ڈیوک۔ ڈیگو شیا جزیرے پر جا پر پابندی لگا دی ہے اور یہاں بھی تم اس کرسی پر اس طرح چپک

بیٹھ گئے ہو جیسے وہ دشمن ایجنٹ سلیمانی ٹوپیاں پہن کر یہاں پہنچیں گے اور اچانک تمہارے سامنے آکر وہ ٹوپیاں اتار دیں گے"۔ ڈیسی نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی درست کہہ رہی ہو۔ یہ لوگ ایسے ہی کریں گے۔ تم دیکھنا کہ یہاں یہ ساری چیکنگ ہونے کے باوجود وہ اچانک ہمارے آس پاس پہنچ جائیں گے"...... کرنل ڈیوک نے کہا تو ڈیسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے اس پراجیکٹ کے حفاظتی نظام کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ انسان تو کیا کوئی مکھی بھی یہاں تمہاری اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی"...... ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مکھی واقعی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ مکھی میں علی عمران کا دماغ نہیں ہے اور نہ ہی عمران جیسی خوش قسمتی اسے حاصل ہے لیکن یہ شخص عمران ہے اور اس کا تعارف حقیقتاً کرایا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ ذہانت اور خوش قسمتی کا مجموعہ ہے"...... کرنل ڈیوک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود ریک سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے بوتل کھولی اور گلاس آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل بند کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ کیا وہ مافوق الفطرت صلاحیتیں

رکھتا ہے یا جن بھوت کی نسل میں سے ہے"...... ڈیسی نے شراب کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہے تو انسان ہی لیکن انسانوں سے علیحدہ بہرحال کوئی چیز ہے"...... کرنل ڈیوک نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ اس سے مرعوب ہو رہے ہو۔ میرا دعویٰ ہے کہ وہ یہاں پہنچتا تو ایک طرف خاردار تاروں کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا"...... ڈیسی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوک بول رہا ہوں"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"کرنل ڈیوک ۔ میں انجینئر گیری بول رہا ہوں۔ ایک عورت اور چار مرد جو ایکریمین ہیں اس وقت پراجیکٹ کے سپیشل روم میں موجود ہیں۔ آپ انہیں یہاں سے اٹھا کر لے جائیں اور پھر ان کے ساتھ جو چاہے سلوک کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں سپیشل روم میں"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ ایک عورت اور چار ایکریمین مرد ہیں اور سرائم گیس سے انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... گیری نے کہا۔

"ڈاکٹر واٹسن کہاں ہیں۔ ان سے میری بات کراؤ"...... کرنل ڈیوک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر واٹسن موجود نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ موجود نہیں ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔ کرنل ڈیوک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان کی جگہ تو یہ اجنبی پہنچے ہیں۔ آپ ان اجنبیوں کو اٹھا کر لے جائیں۔ پھر ہم جا کر ڈاکٹر واٹسن کو تلاش کریں گے"۔ گیری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں آ رہا ہوں۔ سپیشل راستہ کھولو"۔ کرنل ڈیوک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ اجنبی کون ہیں اور کیسے یہاں پہنچ گئے"۔ ڈیسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور کون ہیں۔ دیکھا ہم یہاں بیٹھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چیکنگ کر رہے ہیں اور وہ لوگ اصل پراجیکٹ میں داخل ہونے میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں"...... کرنل ڈیوک نے کہا تو ڈیسی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ یہ سب کیسے ہوا"۔ کرنل ڈیوک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیسی بھی تیزی سے اس کے پیچھے بڑھ گئی۔

عمران کے ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلنے لگی اور پھر جیسے ہی روشنی پوری طرح اس کے ذہن میں پھیلی اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر وہ سین گھوم گیا جب وہ بے ہوش ہوا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت جیپ میں سوار ہو کر خفیہ سرنگ میں داخل ہوا اور پھر اس کمرے میں پہنچتے ہی زمین سے سفید رنگ کا دھواں نکلا اور اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آ رہا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے دونوں اطراف میں اس کے ساتھی موجود تھے اور وہ سب بھی اس کی طرح راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک تہہ خانہ نما کمرہ تھا۔ سامنے کرسیاں پڑی ہوئی تھیں جبکہ عمران نے دروازے کے ساتھ دیوار میں موجود سو

پینل بھی چیک کر لیا تھا جس پر موجود بٹنوں کی قطار نظر آ رہی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ ان کرسیوں کا سسٹم اس سوئچ پینل میں ہے اور اسے اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود ہوش آ گیا ہے۔ اس نے پیروں کو حرکت دی اور وہ تار تلاش کرنا شروع کر دی تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ اس تار کو توڑ کر سسٹم کو چیک کر سکے لیکن باوجود کوشش کے وہ اس جوائنٹ کو تلاش کرنے میں ناکام رہا۔ شاید اسے کرسی کے عقبی پایوں کے ساتھ ایڈجسٹ کیا گیا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ارے تمہیں ہوش آ گیا۔ کیسے"...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے استقبال کے لئے کسی نہ کسی کو تو ہوش میں رہنا ہی چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم اسے اپنی توہین سمجھ لو"...... عمران نے کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا نام علی عمران ہے اور تم دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہو۔ ویسے تمہارے چہرے پر موجود معصومیت دیکھ کر مجھے باس کی بات کا یقین نہیں آیا تھا لیکن اب تمہیں خود بخود ہوش میں دیکھ کر مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی کوئی خاص چیز ہو ورنہ سرائم گیس سے بے ہوش ہونے والا آدمی بغیر اینٹی سرائم گیس کے انجکشن کے کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتا"...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کا ڈھکن کھولا اور

عمران کے ساتھ موجود صفدر کی ناک سے بوتل کا منہ لگا دیا اور پھر باری باری اس نے سب ساتھیوں کے ساتھ یہی عمل دوہرایا۔

" تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

" میرا نام برانکو ہے"...... اس نوجوان نے بوتل کا ڈھکن بند کرتے ہوئے مڑ کر کہا۔

" ہم اس وقت کس کی قید میں ہیں اور کیوں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" تم ایک جزیرے بالٹ میں موجود ہو اور کرنل ڈیوک کی قید میں ہو"...... نوجوان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہم تو ڈیگوشیا جزیرے پر تھے۔ پھر یہاں کیسے پہنچ گئے"۔ عمران نے کہا۔

" تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے ڈیگوشیا سے یہاں لایا گیا ہے۔ یہ جزیرہ ڈیگوشیا سے تقریباً ستر بحری میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں مکمل طور پر ایکریمین فوج کا ہولڈ ہے۔ یہ جگہ بھی ایکریمین فوج کا پوائنٹ ہے۔ تمہیں وہاں سے لے آنے والا کرنل ڈیوک تھا"...... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر باہر جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے اور پھر ظاہر ہے ان سب کے پوچھنے پر عمران کو وہ سب کچھ بتانا پڑا جو اس نے برانکو سے

معلوم کیا تھا۔

" لیکن عمران صاحب ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے اور اتنی تکلیف کیوں کی گئی ہے کہ ہمیں وہاں سے یہاں لایا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" دیکھو۔ یہ بات تو کسی کے بتانے پر ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ جولیا تم کوشش کرو۔ شاید تم ان راڈز سے نکل سکو"...... عمران نے آخر میں موجود جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں نے کوشش کر دیکھی ہے لیکن ایسا ممکن نہیں ہے۔ راڈز بے حد تنگ ہیں"...... جولیا نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ میں نے کنکٹنگ وائر ٹریس کر لی ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اچھا۔ میں نے تو بڑی کوشش کی لیکن مجھے نہیں مل سکی۔ تو پھر کوشش کرو کہ ان لوگوں کے آنے سے پہلے ہم یہاں سے نکل جائیں"...... عمران نے کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ ان دونوں کے پیچھے وہی برانکو تھا لیکن اب اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور عمران اس لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم والے آدمی کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ کرنل ڈیوک ہے بلیک ایجنسی کا کرنل ڈیوک۔

" تم نے مجھے پہچان لیا ہو گا عمران۔ میرا نام کرنل ڈیوک ہے اور

یہ میری بیوی ہے ڈیسی اور اس کی وجہ سے تم لوگ ابھی تک زندہ نظر آرہے ہو ورنہ میں تو تمہیں وہیں ہلاک کر کے تمہاری لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دینا چاہتا تھا لیکن ڈیسی کی ضد تھی کہ وہ تم سے باتیں کرنا چاہتی ہے اور چونکہ ہماری شادی صرف چھ ماہ پہلے ہوئی ہے اس لئے مجبوراً مجھے اس کی بات ماننا پڑی لیکن میں تمہیں وہاں ڈیگوشیا میں رکھ کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں وڈلینڈ بھجوا دیا۔ یہ جزیرہ بھی ایکریمین فوج کی تحویل میں ہے"...... کرنل ڈیوک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر تو مجھے ڈیسی کو مبارک باد دینی پڑے گی جس نے چھ ماہ میں تمہیں اس حد تک رام کر لیا ہے کہ جدھر وہ تمہاری نکیل پکڑ کر موڑے تم ادھر مڑ جاؤ"...... عمران نے کہا تو کرنل ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ ایسے ہی ہے کیونکہ میں ڈیسی سے واقعی محبت کرتا ہوں۔ تم نے بہرحال ہلاک تو ہونا ہی ہے وہاں ہوتے یا یہاں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"بڑا فرق پڑ جاتا ہے کرنل ڈیوک۔ وہاں ہمیں ہلاک کرنے میں تمہیں بے حد مشکلات پیش آتیں کیونکہ تم نے وہاں واقعی بہت سخت حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن یہاں ایسا نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم درست کہتے ہو ڈیوک۔ یہ شخص واقعی حد درجہ بااعتماد ہے۔ اس حالت میں بھی یہ اس انداز میں باتیں کر رہا ہے جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ اسے موت نہیں آ سکتی"...... ڈیسی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"اس کا خیال ہے کہ یہ سچوئیشن تبدیل کر سکتا ہے اور یقیناً اس نے سسٹم کی مخصوص وائر تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن میں نے ان کرسیوں کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ ان کی وائر کا تعلق عقبی پایوں سے ہے اس لئے یہ کسی صورت بھی راڈز سے نجات حاصل نہیں کر سکتے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"تم ڈیسی کو بچوں کی طرح پڑھا رہے ہو حالانکہ جہاں تک میری قیافہ شناسی کا علم کام کرتا ہے ڈیسی تم سے زیادہ سمجھ دار ہے"۔ عمران نے کہا تو کرنل ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا تم نے ڈیسی۔ کس طرح ہم دونوں کو غصہ دلا کر ایک دوسرے سے الجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ دیکھا تم نے"۔ کرنل ڈیوک نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ انتہائی تیز آدمی ہے"...... ڈیسی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوک نے اس کے بارے میں ڈیسی سے بہت تفصیل سے باتیں کی ہیں۔

"اب اگر تمہاری تسلی ہو گئی ہو تو ان کی ہلاکت کا آغاز کیا جائے"۔ اچانک کرنل ڈیوک نے کہا۔

"ہاں بے شک۔ میں تو بڑے اشتیاق میں یہاں آئی تھی لیکن یہ تو عام سا آدمی ہے۔ بس تھوڑا سا ذہین اور شاطر ہے۔ مجھے واقعی بے حد بوریت ہوئی ہے۔ میں نے خواہ مخواہ اصرار کیا"...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈیسی۔ کیا تم بھی کسی ایجنسی سے اٹیچ ہو"...... اچانک عمران نے کہا تو ڈیسی اور کرنل ڈیوک دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ سوال تم نے کیوں کیا ہے"...... ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اس میں اتنا حیران اور پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ کرنل ڈیوک بلیک ایجنسی کا معروف ایجنٹ ہے، اس لئے ایسا ایجنٹ کسی سے شادی کرے گا اور اسے اہم ترین پراجیکٹ پر بھی ساتھ لے آئے گا تو ظاہر ہے اس لڑکی کا تعلق بھی حکومت سے ہو سکتا ہے اور تمہاری چستی اور انداز میں پھرتی دیکھ کر مجھے یہ خیال آیا ہے کہ تمہارا تعلق بھی کسی ایجنسی سے ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا تعلق سافٹر سے ہے"...... ڈیسی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سافٹر۔ جس کی چیف مادام گاربی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو ڈیسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم مادام گاربی کو جانتے ہو۔ یہ کیسے ممکن

ہے"۔ ڈیسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو کہ میں کیسے جانتا ہوں اور کیسے نہیں۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تم شادی کے چھ ماہ بعد بیوہ ہو جاؤ"۔ عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"میں بیوہ ہو جاؤں گی۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"...... ڈیسی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوک بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا تم نے ڈیسی یہ شخص کس انداز میں معاملات کو آگے بڑھاتا ہے۔ اب یہ تمہارے ذہن میں خوف ڈال کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"یہ شخص واقعی بے حد خطرناک ہے۔ اسے گولی مار دو۔ جلدی کرو۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اسے تو ہوش میں نہیں لانا چاہئے تھا"...... ڈیسی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مادام گاربی سے ملاقات ہو گی تو میں اسے بتاؤں گا کہ اس نے ایسی ایجنٹ اپنی تنظیم میں بھرتی کر رکھی ہے جو بے بس افراد سے بھی اس طرح خوفزدہ ہو جاتی ہے۔ ویسے میں نے یہ بات بڑی سنجیدگی سے کی تھی کیونکہ کرنل ڈیوک نے واقعی صرف تمہاری محبت میں اتنا بڑا رسک لیا ہے حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہمیں بے ہوشی کے عالم میں گولی مار دی جاتی تو اور بات تھی لیکن اب جبکہ ہم

ہوش میں آ چکے ہیں اب ہماری بجائے یہ خود ختم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بس ۔بہت ہو گئی عمران ۔اب تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک ہونا پڑے گا"...... کرنل ڈیوک نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقب میں کھڑے اپنے آدمی برانکو کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور کرنل ڈیوک تیزی سے مڑا ہی تھا کہ یکلخت کیپٹن شکیل بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کیا ہو گیا"...... ڈیسی کی تیز آواز سنائی دی اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ کرنل ڈیوک نے کیپٹن شکیل پر کی تھی جو چھلانگ لگا کر اس پر حملہ آور ہوا تھا۔ لیکن کرنل ڈیوک اس سے بھی زیادہ تیز رفتار ثابت ہوا تھا اور یہ چیخ کیپٹن شکیل کے منہ سے نکلی تھی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے کرنل ڈیوک چیختا ہوا اچھل کر اپنے عقب میں موجود برانکو سے ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی ڈیسی نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکالا ہی تھا لیکن اسے مشین پسٹل سیدھا کرنے اور چلانے کی مہلت نہ مل سکی تھی۔ کیپٹن شکیل نے الٹی قلابازی کھا کر پوری قوت سے پیروں کی ضرب کرنل ڈیوک کے سینے

پر لگائی اور اسے برانکو پر اچھال دیا تھا لیکن خود اس کا جسم فضا میں ہی تیزی سے گھوم کر ڈیسی سے ٹکرایا اور ڈیسی چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ پر جا گری۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ برانکو اور کرنل ڈیوک کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ابھی ان کی چیخیں ختم نہ ہوئی تھیں کہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ڈیسی کے حلق سے بھی چیخیں نکلنے لگیں اور کیپٹن شکیل بجلی کی تیزی سے اچھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم صحیح سلامت تھا اور اسے گولی نہ لگی تھی اس نے واقعی پہلے چیخ کر اور دھماکے سے نیچے گر کر یہ تاثر دیا تھا کہ وہ ہٹ ہو گیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ کرنل ڈیوک مسلسل فائرنگ کرتا رہتا جبکہ کرنل ڈیوک اور ڈیسی فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔ ان دونوں کی ٹانگوں پر گولیاں لگی تھیں۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتے لیکن پھر گر جاتے جبکہ برانکو سینے پر گولیاں کھا کر ختم ہو چکا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران اور دوسرے ساتھی واقعی صرف پلکیں جھپکتے رہ گئے تھے۔

"جلدی بٹن پریس کرو کیپٹن شکیل ۔کیا سوچ رہے ہو"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل جیسے سکتے کے عالم سے باہر آ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے عمران اور دوسرے ساتھی راڈز سے آزاد ہو چکے تھے۔

"ان دونوں کو کرسیوں پر جکڑ دو اور کیپٹن شکیل تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے برانکو کے ہاتھ سے نکلی ہوئی مشین گن

اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل کے پاس وہ مشین پسٹل تھا جو کرنل ڈیوک کے ہاتھ سے نکل کر گرا تھا اور جسے اٹھا کر اس نے باہر فائر کھولا تھا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں ایک اور راہداری پر ختم ہوئیں جس کے بعد ایک بڑا کمرہ تھا لیکن یہ کمرہ خالی تھا۔ کمرے کا دروازہ ایک برآمدے میں کھل رہا تھا لیکن برآمدے کے باہر وسیع میدان نظر آ رہا تھا جس میں درخت اور جھاڑیاں تھیں۔ عمران اور کیپٹن شکیل جیسے ہی برآمدے میں پہنچے تو وہ دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ انہیں سائیڈ پر ایک بڑا ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا جس پر ایکریمین نیوی کے الفاظ دور سے ہی نظر آ رہے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ادھر ادھر دیکھا تو اسے شمال کی طرف کافی فاصلے پر درختوں کے درمیان ایک عمارت نظر آنے لگ گئی جس کے باہر دو مسلح فوجی موجود تھے لیکن وہ بے حس و حرکت اس انداز میں کھڑے تھے جیسے وہ دونوں انسانوں کی بجائے مجسمے ہوں۔ اس عمارت کے اوپر ایک مخصوص ساخت کا کافی بلند انٹینا صاف نظر آ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ مواصلاتی سنٹر ہے۔ کنکٹنگ مواصلاتی سنٹر۔ اس لئے یہاں زیادہ فوجی نہیں ہوں گے۔ ہمیں عقبی طرف سے جانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا سب کا خاتمہ کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ زمین پر لیٹ کر کرالنگ کرتے ہوئے جھاڑیوں اور درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کی عقبی طرف پہنچ گئے۔ عقبی طرف ایک دروازہ تھا جو بند نہ تھا بلکہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے دروازے سے کان لگائے اندر کی آوازیں سنتا رہا۔ اندر سے دو آدمیوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن یہ آوازیں کچھ فاصلے سے آ رہی تھیں۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ بے آواز کھل گیا۔

"کیپٹن شکیل سائیڈ سے ہو کر سامنے کے رخ پر جاؤ۔ اندر میں فائرنگ کھولوں تو تم نے باہر موجود دونوں آدمیوں کا خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے سرگوشی کے انداز میں کیپٹن شکیل کے کان کے ساتھ منہ لگا کر کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عمران دروازے کے بعد چھوٹی سی راہداری میں داخل ہو گیا۔ وہ اس قدر محتاط انداز میں چل رہا تھا کہ شاید بلی بھی اس سے زیادہ دبے پاؤں نہ چل سکتی ہو۔

اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف دیوار کے ساتھ ایک بڑی مشین نظر آ رہی تھی۔ عمران سیدھا اس دروازے میں داخل ہوا تو اس نے ایک میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کو دیکھا۔ اس کے کاندھے پر میجر کے سٹار موجود

تھے۔ اس کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی موجود تھا جس کے کاندھے پر کیپٹن کے سٹار تھے۔

"ہیلو"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم۔ کون ہو تم"...... ان دونوں نے عمران کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ عمران نے اس دوران چیک کر لیا تھا کہ اندر ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اسے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کا ٹریگر دبانا پڑا کیونکہ اس نے اس میجر کا ہاتھ نیچے جاتا دیکھ لیا تھا اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں گولیوں کی بارش میں اچھل کر چیختے ہوئے نیچے گرے اور تھوڑی دیر تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ اسی لمحے عمران کو دور سے فائرنگ اور چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ بیرونی دروازے میں پہنچا تو سامنے ہی دونوں فوجیوں کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"کیپٹن شکیل"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور باہر آ گیا۔

"اندر کیا ہوا۔ کتنے افراد تھے"...... کیپٹن شکیل نے سائیڈ سے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"دو تھے ایک میجر اور ایک کیپٹن۔ میری کوشش تھی کہ ان

سے پوچھ گچھ کی جائے لیکن انہیں فوراً ہلاک کرنا پڑ گیا"...... عمران نے کہا۔

"اس مشینری کا کیا کیا جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"چلنے دو۔ ورنہ نجانے کہاں تک سلسلہ پہنچ جائے۔ البتہ میز پر ایک ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا وہ اٹھا کر واپس آ جاؤ تاکہ اگر کوئی کال آئے تو اسے مطمئن کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور واپس اس عمارت کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جبکہ کیپٹن شکیل مشین روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔ عمران جب اس تہہ خانے نما کمرے میں پہنچا تو کرنل ڈیوک اور ڈیسی کو بے ہوشی کی حالت میں راڈز میں نہ صرف جکڑ دیا گیا تھا بلکہ ان کے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج بھی کر دی گئی تھی، صفدر، تنویر اور جولیا وہاں موجود تھے۔

"ارے واہ۔ باقاعدہ بینڈیج بھی کر دی ہے۔ بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں انسانی ہمدردی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں الماری میں میڈیکل باکس موجود تھا اس لئے ہم نے ان کی بینڈیج کر دی ہے کیونکہ آپ جس انداز میں ہدایت کر کے گئے تھے اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ آپ نے ان سے معلومات حاصل کرنی ہیں یا کوئی کام لینا ہے اور جس انداز میں ان کا خون نکل رہا تھا شاید آپ کے آنے سے پہلے یہ ہلاک ہو جاتے"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس ڈیسی کے زخموں کی بینڈیج بھی تم نے کی ہے"...... عمران

نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" جی نہیں۔ مس جولیا نے کی ہے۔ میں اور تنویر باہر راہداری میں چلے گئے تھے "...... صفدر نے جواب دیا۔

" اچھا۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ چیف کو کہوں کہ وہ صالحہ کو نہ بتا دے "...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" اگر تمہاری تسلی ہو گئی ہو تو اب تم بتاؤ کہ باہر کیا ہوا ہے "۔ تنویر نے اچانک خشک لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ تم کیوں مرچیں چبا رہے ہو "...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جب دشمنوں کو گولیاں مارنے کی بجائے ان کی بینڈیج کی جائے تو ایسا تو ہو گا "...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور چاہے کسی کو احساس ہو سکے یا نہ ہو سکے کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو ایسے جوڑوں کی قدر کرنی چاہئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا اور تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیئے تھے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران ان کے کنوارے ہونے کی وجہ سے یہ بات کر رہا ہے۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا۔

" تم نے جس طرح کرنل ڈیوک اور ڈیسی کو کور کیا ہے کیپٹن شکیل یہ واقعی تمہارا ہی کام تھا "...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے

مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ کرنل ڈیوک بلیک ایجنسی کا پاور ایجنٹ ہے اور کیپٹن شکیل پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پاور ایجنٹ۔ لیکن آج فیصلہ ہو گیا کہ پاکیشیا کی پاور ایکریمیا سے زیادہ ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" صفدر تم تنویر اور کیپٹن شکیل اسلحہ لے کر باہر جاؤ اور اس جزیرے کو اچھی طرح چیک بھی کرو اور نگرانی بھی کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی جہاز، بوٹ یا ہیلی کاپٹر آ سکتا ہے "...... عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا تو صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں باہر چلے گئے۔

" ڈیسی کو تم ہوش میں لے آؤ جولیا جبکہ کرنل ڈیوک کو میں ہوش میں لے آتا ہوں "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جبکہ یہی کارروائی ڈیسی کے ساتھ جولیا نے کی اور پھر جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو دونوں ہی بیک وقت پیچھے ہٹ گئے اور سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی تھوڑے سے وقفے کے بعد ہوش میں آ گئے۔

" یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب ہوا۔ تمہارا وہ ساتھی راڈز سے کیسے آزاد ہو گیا "...... کرنل ڈیوک نے کہا جبکہ ڈیسی کے چہرے پر شدید حیرت

کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم اس لئے مطمئن تھے کرنل ڈیوک کہ تاروں کا لنک کرسیوں کے عقبی پایوں کے ساتھ تھا لیکن جس کرسی پر کیپٹن شکیل موجود تھا اس کا لنک شاید کسی وجہ سے فرش سے باہر آگیا تھا اور کیپٹن شکیل نے اسے ٹریس کر لیا تھا۔ اگر تم یہاں کچھ دیر بعد آتے تو ہم سب تمہیں آزاد حالت میں ملتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کاش میں ڈیسی کی وجہ سے یہ سب کچھ نہ کرتا"...... کرنل ڈیوک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم بلیک ایجنسی کے معروف ایجنٹ ہو کرنل ڈیوک اس لئے تم یہ لفظ کاش مت بولا کرو۔ یہ لفظ ہم سب سیکرٹ ایجنٹوں کا محسن ہوتا ہے۔ تمہاری زندگی کئی بار اس لفظ کاش کی وجہ سے بچ گئی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اس جزیرے پر ایکریمین فوج کا مواصلاتی سنٹر ہے اور اس عمارت کے باہر دو سپاہی تھے جبکہ اندر ایک میجر اور ایک کیپٹن تھا۔ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ البتہ مشینری ویسے ہی موجود ہے۔ باہر وہ ہیلی کاپٹر موجود ہے جس پر تم ڈیسی اور برانکو کے ساتھ آئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں پھر"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اب تم خود بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ ہمارا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم تو تم دونوں کو ہلاک کر کے تمہارے ہیلی کاپٹر پر واپس ڈگیوشیا پہنچ جائیں گے اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے یکلخت انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں فارمولے کی کاپی دے دی جائے تو کیا تم واپس چلے جاؤ گے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"کیا کاپی تمہاری جیب میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ پراجیکٹ میں ہے اور وہاں سے لانا پڑے گی۔ تم مجھ پر اعتماد کرو تو ہم سب ہیلی کاپٹر پر ڈگیوشیا پہنچ جاتے ہیں اور میں وہاں پہنچ کر کاپی تمہیں دے دوں گا اور تم واپس چلے جانا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اور اپنے چیف جیسٹن کو کیا رپورٹ دو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے میں نے تمہارے بارے میں کچھ نہیں بتایا اس لئے کچھ بھی کہا جا سکتا ہے"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"یہاں تم نے کیا اور کیسے بندوبست کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جس میجر کو تم نے ہلاک کر دیا ہے وہ میرا کزن تھا اور یہ عمارت ان لوگوں کی رہائش گاہ کے ساتھ ساتھ ایکریمین نیوی کے ان لوگوں سے پوچھ گچھ کے لئے بھی کام آتی تھی جن پر سازش کا الزام

ہوتا ہے۔ میں نے میجر میونگ سے بات کی تو اس نے یہاں سے یہ ہیلی کاپٹر بھجوا دیا تھا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اگر فارمولے کی کاپی مل جائے تو ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا کیونکہ اس پراجیکٹ سے پاکیشیا کو براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر میرا وعدہ کہ میں تمہیں فارمولے کی کاپی مہیا کر دوں گا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"لیکن ڈیسی کو ہمارے پاس بطور یرغمال رہنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تمہارے پاس محفوظ رہے گی"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر طے ہو گیا"...... عمران نے کہا تو کرنل ڈیوک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں اور کرنل ڈیوک اور ڈیسی سمیت اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جزیرہ ڈیگوشیا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر کرنل ڈیوک تھا۔ وہ بھی خاموشی سے ہیلی کاپٹر اڑا رہا تھا اور پھر انہیں دور سے جزیرہ نظر آنا شروع ہو گیا تو کرنل ڈیوک نے ہیلی کاپٹر ڈیگوشیا جزیرے کے مغربی حصے کے ایک کھلے میدان کے کنارے پر اتار دیا۔

"تم یہاں سے پیدل آگے جاؤ گے۔ میں اسے مشرقی ایریا کی

طرف لے جا کر تباہ کر دوں گا ورنہ مواصلاتی سنٹر پر ہونے والی ہلاکتیں سامنے آ جانے پر مجھ سے پوچھ گچھ شروع ہو جائے گی اور میں پھنس جاؤں گا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"لیکن تم کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"میں مشرقی ایریئے کے مخصوص حصے پر اسے اتار کر خود نیچے اتر جاؤں گا اور اسے آٹو فلائی کر کے فضا میں بھیج دوں گا اور یہ ممنوعہ علاقے میں داخل ہوتے ہی خود بخود نہ صرف تباہ ہو جائے گا بلکہ جل کر راکھ بھی ہو جائے گا"...... کرنل ڈیوک نے جواب دیا۔

"اب ہماری تمہاری ملاقات کہاں ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ کلب کا مینجر ولسن ہے۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ تم اسے فون کر کے اپنا نام پرنس اور اپنی رہائش گاہ کے بارے میں بتا دینا۔ میں اس سے معلوم کر کے وہاں خود آ جاؤں گا اور تمہیں کاپی دے کر ڈیسی کو ساتھ لے کر واپس چلا جاؤں گا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے معاہدے پر نیک نیتی سے عمل کرو گے ورنہ تم جانتے ہو کہ پھر اسرائیل کی یہ لیبارٹری بہرحال تباہ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو عمران۔ تم مجھے جانتے ہو کہ میں جو بات کرتا ہوں اسے پورا بھی کرتا ہوں"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تم پر اعتماد کیا ہے۔ بہرحال اب ڈیسی کو ہمارے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اسے ساتھ لے جا

سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس اعتماد کا شکریہ عمران"...... کرنل ڈیوک نے کہا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر سے نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب نیچے اترے اور سائیڈ پر ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور تیزی سے مشرقی حصے کی طرف بڑھا اور تھوڑی دیر بعد ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے"...... اچانک جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"معاہدہ کیا ہے اور کیا کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کرنل ڈیوک لازماً وعدہ خلافی کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر کرے گا تو خود ہی نتیجہ بھی بھگت لے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی فارمولا لے کر واپس چلے جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے فارمولا تو ہاتھ آجائے پھر سوچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ سارا چکر تم نے فارمولا حاصل کرنے کے لئے چلایا ہے"...... اس بار تنویر نے کہا۔

"فارمولا ہمارے لئے بے حد قیمتی ہے تنویر۔ اس پراجیکٹ سے پاکیشیا کو فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے فارمولے کو

پاکیشیا پہنچ جانا چاہئے اور اگر تمہارے چیف نے دوسرے چیک کا وعدہ کیا تو لیبارٹری بھی تباہ کر دیں گے ورنہ ایک چیک تو بہر حال مل ہی جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

بلیک ایجنسی کا چیف جیسٹن اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹاؤ بول رہا ہوں چیف۔ لارج ویو پراجیکٹ سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جیسٹن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کال کر رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کرنل ڈیوک کہاں ہے"۔ جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کے بارے میں رپورٹ دینے کے لئے ہی میں نے کال کی ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ"...... جیسٹن نے چونک کر کہا۔

"باس کرنل ڈیوک اور ان کی بیوی ڈیسی دونوں پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹر پر لاد کر جزیرہ بالٹ گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی اور وہاں کال کرنے پر کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا"...... ٹاؤ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو لاد کر۔ کیا مطلب۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کہاں پہنچ گئے تھے"...... جیسٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف اس کے لئے تفصیل بتانا پڑے گی۔ پراجیکٹ انجینئر گیری نے اچانک کرنل ڈیوک کو کال کر کے بتایا کہ ایک عورت اور چار مرد پراجیکٹ ایریا میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور باس انہیں اٹھا کر لے جائیں۔ جس پر باس بے حد حیران ہوئے۔ بہرحال وہ ڈیسی کو ساتھ لے کر سیکورٹی ایریئے میں پراجیکٹ پر گئے اور مجھے بھی انہوں نے ساتھ لے لیا۔ وہاں واقعی ایک عورت اور چار مرد موجود تھے۔ باس کے پوچھنے پر گیری نے عجیب سی کہانی سنائی کہ ڈاکٹر واٹسن کسی خاص بیماری میں مبتلا تھا اور اسے ایک خصوصی قسم کا مشروب چاہئے ہوتا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا لیکن اس نے اس مشروب کی سپلائی کا کام ایک کلب کے مالک رولینڈو کے ذمے لگایا ہوا ہے اور جب پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے پراجیکٹ اور پورے ایریا کو سیلڈ کر دیا گیا تو اس نے ایک نیا راستہ تیار کر لیا۔ اسے وہ

لوگ سپیشل وے کہتے ہیں۔ اس سپیشل وے سے وہ جیپ کے ذریعے ایک اور سپاٹ پر پہنچتے اور وہاں سے ایک سرنگ کے ذریعے وہ ایریا سے باہر جاکر مشروب لے آتا تھا اور ایسا ہر دو روز بعد ہوتا تھا اور ایسا سسٹم بنایا گیا تھا کہ مشروب لے آنے والا ایریا سے باہر کوئی بٹن دباتا تو مشین روم میں خصوصی گھنٹی بجتی تھی اور ڈاکٹر واٹسن جاکر مشروب لے آتا تھا۔ سپلائی کے لئے چونکہ باقاعدہ تاریخ اور وقت مقرر تھا اس لئے ایسا ہوتا چلا آرہا تھا کہ اس روز اچانک بغیر مخصوص وقت کے گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر واٹسن حیران ہو گیا۔ بہر حال وہ جیپ لے کر چلا گیا۔ گیری اس کا نائب ہے۔ جب ڈاکٹر واٹسن مقررہ وقت تک واپس نہ آیا تو اس نے ڈاکٹر واٹسن کو کال کیا تو ڈاکٹر واٹسن نے کہا کہ وہ واپس آرہا ہے۔ چنانچہ گیری مطمئن ہو گیا اور اس نے سپیشل وے کھول دیا اور پھر اس نے چیک کر لیا کہ جیپ واپس اندر پہنچ گئی ہے لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جیپ سے ڈاکٹر واٹسن کی بجائے ایک عورت اور چار مرد اترے اور اندر داخل ہو گئے جہاں انہیں گیس سے بے ہوش کر دیا گیا۔ چونکہ مشین ایریا میں انتہائی نازک مشینری نصب ہے اور وہاں بارود کی معمولی سی بو تو ایک طرف انسانی خون کی مخصوص بو سے ہی مشینری میں فرق پڑ سکتا ہے اس لئے اس نے کرنل ڈیوک سے کہا کہ وہ انہیں اٹھا کر سیکورٹی ایریئے میں لے جائے اور وہاں انہیں ہلاک کر دے۔ کرنل ڈیوک نے انہیں وہاں سے اٹھوایا اور سیکورٹی ایریا میں

لے آیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ڈاکٹر واٹسن کے بارے میں معلوم کروں۔ میں نے چیکنگ کی تو ایک سرنگ کے اختتام پر ایک کمرے میں ڈاکٹر واٹسن کی لاش پڑی ملی۔ میں نے واپس آکر کرنل ڈیوک کو بتایا اور سپیشل وے کو لاک کر دیا۔ کرنل ڈیوک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو فوری ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن ڈیسی نے ضد کی کہ وہ ان سے بات چیت کرنا چاہتی ہے۔ پہلے تو کرنل ڈیوک نے انکار کر دیا لیکن پھر ڈیسی کی ضد پر اس نے انہیں پراجیکٹ ایریا میں ہوش میں لانے کی بجائے اس نے دوسرا بندوبست کیا اور جزیرہ بالٹ پر موجود اپنے کزن کو فون کیا اور وہاں سے ان کا خصوصی ہیلی کاپٹر منگوا لیا اور پھر اس ہیلی کاپٹر پر پاکیشیائی ایجنٹوں کو جو بے ہوش تھے لاد کر کرنل ڈیوک اور ڈیسی بھی ساتھ جزیرہ بالٹ پر چلے گئے اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے وہاں کال کی تو وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا جس پر مجھے خدشہ محسوس ہوا تو میں نے آپ کو کال کرنے کا فیصلہ کر لیا"...... ٹاؤ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا حماقت کی ہے اس کرنل ڈیوک نے۔ نانسنس۔ تم سنو۔ اب کرنل ڈیوک کی جگہ تم چارج سنبھال لو اور کرنل ڈیوک اگر واپس آئے تو تم نے اسے اور ڈیسی دونوں کو گرفتار کر لینا ہے اور پھر مجھے کال کرنا ہے۔ میں اس دوران جزیرہ بالٹ پر ہونے والی صورت حال کے بارے میں معلوم کرتا ہوں"...... جیسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر رکھ دیا۔ اس

کے چہرے پر شدید الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے زرد رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈیرک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیسٹن بول رہا ہوں ڈیرک"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیرک اپنے ہیلی کاپٹر پر جزیرہ بالٹ جاؤ اور وہاں جا کر صورت حال کو چیک کرو اور مجھے فوراً اطلاع دو کہ وہاں کیا صورت حال ہے"...... جیسٹن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"کیسی صورت حال جناب"...... ڈیرک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کرنل ڈیوک پاکیشیائی ایجنٹوں کو ایک ہیلی کاپٹر پر لاد کر جزیرہ بالٹ لے گیا ہے۔ وہاں مواصلاتی سنٹر کا انچارج اس کا کزن ہے لیکن اب تک نہ کرنل ڈیوک واپس آیا ہے اور نہ ہی وہاں سے کوئی کال اٹنڈ کر رہا ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں ابھی جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی پہنچو اور ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا اور وہاں سے مجھے کال کرنا۔ جلدی"...... جیسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ اس نے یہ کیا کیا۔ نانسنس"...... جیسٹن نے ہونٹ بھینچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیسٹن نے کہا۔

"ڈیرک بول رہا ہوں چیف۔ بالٹ جزیرے سے۔ یہاں فون موجود ہے اس لئے میں نے فون پر بات کی ہے"...... دوسری طرف سے ڈیرک نے کہا۔

"کیا پوزیشن ہے"...... جیسٹن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہاں تمام فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ایک عمارت میں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور وہاں بھی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی ملی ہے۔ ہیلی کاپٹر بھی موجود نہیں ہے اور کرنل ڈیوک اور ڈیسی بھی موجود نہیں ہیں اور نہ ہی پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں"۔ ڈیرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ کرنل ڈیوک کہاں چلا گیا۔ اوکے۔ میں چیک کرتا ہوں کہ یہ کرنل ڈیوک کہاں چلا گیا ہے۔ تم ایکریمین نیوی کے ہیڈ کوارٹر اطلاع دے دو"...... جیسٹن نے کہا اور اس نے ابھی رسیور رکھا ہی تھا کہ زرد رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیسٹن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیسٹن نے کہا۔

"ٹاؤ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ٹاؤ کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔کیا ہوا ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"کرنل ڈیوک اور ڈیسی واپس آئے ہیں چیف ۔ میں نے انہیں آپ کا آرڈر بتا دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ان کی بات آپ سے کرائی جائے ۔ ویسے ان کے آنے سے پہلے ایک ایکریمین نیوی ہیلی کاپٹر ویسٹ ایریئے میں داخل ہوا اور فضا میں ہی جل کر راکھ ہو گیا"۔ ٹاؤ نے جواب دیا۔

"کرنل ڈیوک اب کہاں موجود ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"یہیں موجود ہے چیف"...... ٹاؤ نے کہا۔

"کراؤ بات"...... جیسٹن نے کہا۔

"ہیلو چیف ۔میں کرنل ڈیوک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"بولو کیا کہنا چاہتے ہو۔ کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ" ۔جیسٹن نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف ۔پہلے مجھ سے تفصیل سن لیں ۔ پھر آگے بات ہو گی اور آپ جیسے حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"مجھے تفصیل معلوم ہے کہ تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈیسی کے کہنے پر بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹر پر لاد کر جزیرہ بالٹ لے گئے تھے اور اب واپس آئے ہو۔بولو۔ تم نے کیا کہنا ہے"۔جیسٹن

نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"چیف ۔ڈیسی کے اصرار کے باوجود میں انہیں یہاں ایسٹ ایریا میں ہوش میں لانے کی بجائے ہیلی کاپٹر پر لاد کر جزیرہ بالٹ لے گیا اور وہاں راڈز والی کرسیوں پر انہیں جکڑ دیا گیا لیکن انہوں نے ہوش میں آتے ہی سچوئیشن تبدیل کر دی اور ہم دونوں کو زخمی کر کے بے ہوش کر دیا۔ پھر جب ہم دونوں کو ہوش آیا تو ہم دونوں ان کی جگہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے تھے اور عمران نے بتایا کہ اس نے جزیرے پر موجود تمام فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے اس صورت حال میں اسے چکر دیا کہ میں اسے ایسٹ ایریا سے فارمولے کی کاپی لا کر دے دیتا ہوں اور پھر وہ واپس چلا جائے تو وہ مان گیا۔ پہلے اس نے کہا کہ ڈیسی کو وہ بطور یرغمال اپنے پاس رکھے گا لیکن پھر اس نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے ڈیسی کو میرے ساتھ بھیج دیا۔ میں یہاں پہنچا تو یہاں ٹاؤ نے آپ کے حکم کے بارے میں بتایا۔اب آپ جیسے حکم دیں ۔ میں نے بہر حال کوشش کی ہے کہ پراجیکٹ کو تباہی سے بچا لیا جائے اور فارمولے کی کاپی عمران کو دے کر اسے واپس بھیج دیا جائے۔ آگے آپ جیسے حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"۔ کرنل ڈیوک نے کہا۔

"تم نے انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا تھا۔ ڈیسی کی بات کیوں مانی تھی"...... جیسٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس ۔آپ جانتے تو ہیں کہ میں ڈیسی کی بات ماننے پر مجبور ہوں

کیونکہ وہ آپ کی بھانجی ہے ۔ اس کے باوجود میں انہیں یہاں پراجیکٹ پر ہوش میں نہیں لایا اور بالٹ جزیرے پر لے گیا تھا ۔ کرنل ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے تو میرا دل چاہ رہا ہے کہ تمہارے اور ڈیسی دونوں کے خلاف کورٹ مارشل کا حکم دے دوں لیکن میں جانتا ہوں کہ ڈیسی کس قدر ضدی لڑکی ہے اور پھر تم نے بہرحال ان لوگوں کو پراجیکٹ سے دور لے جا کر ہوش دلایا ہے اس لئے میں تمہیں اور ڈیسی کو لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔ البتہ اب تم پراجیکٹ پر نہیں رہو گے بلکہ تم اور ڈیسی فوری طور پر ایکریمیا شفٹ ہو جاؤ۔ اب تمہاری جگہ پراجیکٹ کا سکیورٹی چیف آفیسر کرنل مارشل ہو گا۔ میں اسے وہاں بھجوا دیتا ہوں۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو فارمولا دینے کی بات ہے تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ فارمولا ہم خود اپنے دشمنوں کو اپنے ہاتھوں کیسے دے سکتے ہیں۔ ہمارا مشن ان کی ہلاکت ہے۔ ٹھیک ہے تم نے اپنی اور ڈیسی کی جان بچانے کے لئے ان سے وعدہ کر لیا تھا لیکن اب جبکہ تم سیٹ پر ہی نہیں رہے اس لئے اب تم کسی صورت وعدہ بھی پورا نہیں کر سکتے"۔ جیسٹن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے زرد رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل سٹی کلب میں موجود ہو گا۔ اس سے میری بات کراؤ۔ فوراً"...... جیسٹن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" ڈیسی احمق لڑکی ہے۔ اس کی ضد کی وجہ سے وہ لوگ بچ گئے ہیں ورنہ اب تک یہ ہلاک ہو چکے ہوتے۔ نانسنس"...... جیسٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد زرد رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیسٹن نے کہا۔

" چیف ۔ میں مارشل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" کرنل مارشل تم فوری طور پر ڈیگوشیا جزیرے پر پہنچو۔ تم نے وہاں لارج ویو پراجیکٹ کے چیف سیکورٹی آفیسر کی سیٹ سنبھالنی ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن وہاں تو کرنل ڈیوک کام کر رہا تھا چیف"۔ کرنل مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ احمق ڈیسی کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے مشن پر ڈیگوشیا جزیرے پر پہنچی ہوئی ہے۔ کرنل ڈیوک نے پہلے ہی مجھ سے بالا بالا فارن سیکشن چیف کوپر کو کہا کہ دو لیڈیز سپر ٹاپ ایجنٹس مع ان کے سیکشن کے ڈیگوشیا جزیرے پر بھجوا دیں تاکہ وہ بالا بالا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر

دیں لیکن ہوا وہی کہ الٹا پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان دونوں سپر ٹاپ ایجنٹوں کو ان کے سیکشنوں سمیت ختم کر دیا حالانکہ وہاں پر ریڈ الرٹ تھا لیکن اس کے باوجود پاکیشیائی ایجنٹ پراجیکٹ کے مشین روم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور وہاں انجنیئر انچارج نے انہیں بے ہوش کر کے کرنل ڈیوک کے حوالے کر دیا۔ ڈیسی نے ضد کی کہ انہیں ہوش میں لایا جائے تاکہ وہ ان سے بات چیت کر سکے تو کرنل ڈیوک نے اس کی ضد پر اتنی عقلمندی ضرور کی کہ انہیں وہیں ہوش میں لانے کی بجائے وہ انہیں جزیرہ بالٹ لے گیا۔ وہاں ہوش میں آتے ہی انہوں نے سچوئیشن بدل ڈالی اور بالٹ جزیرے پر موجود تمام فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ کرنل ڈیوک اور ڈیسی نے انہیں یہ کہہ کر جان بچائی کہ وہ انہیں فارمولے کی کاپی دے دیتے ہیں اور ان لوگوں نے بھی وعدہ کر لیا کہ وہ فارمولے کی کاپی لے کر واپس چلے جائیں گے اور پھر کرنل ڈیوک ڈیسی کے ساتھ پراجیکٹ پر واپس آیا جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ ڈیگوشیا کے مغربی حصے میں چلے گئے۔ مجھے تمام حالات کا پہلے سے علم تھا اس لئے میں نے کرنل ڈیوک اور ڈیسی کو فوری طور پر ایکریمیا پہنچنے کا حکم دے دیا اور اب اس کی جگہ تم لو گے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنا ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم کرنل ڈیوک جیسی غلطی نہیں کرو گے"...... جیسٹن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں

سے پرانا حساب چکانا ہے اور مجھے ان لوگوں کی نفسیات اور ان کے کام کرنے کے طریقے کا بھی علم ہے۔ انہوں نے لازماً کرنل ڈیوک سے کسی جگہ رابطے کے بارے میں طے کیا ہو گا۔ آپ کرنل ڈیوک سے اس بارے میں معلوم کر کے مجھے بتا دیں۔ میں ڈریکی کو اس رابطے کا بتا کر مغربی حصے میں بھیج دوں گا اور آپ جانتے ہیں کہ ڈریکی انتہائی تیز ایجنٹ ہے۔ وہ چند لمحوں میں ان کا واقعی خاتمہ کر دے گی اور اگر وہ خاتمہ نہ بھی کر سکی تب بھی جیسے ہی وہ لوگ مغربی حصے سے مشرقی حصے میں داخل ہوئے میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"تم ڈریکی کو کیوں ان کے سامنے ڈالنا چاہتے ہو۔ وہ ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی اور بلیک ایجنسی ایک باصلاحیت ایجنٹ سے محروم ہو جائے گی"...... جیسٹن نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے چیف۔ ڈریکی ان کے لئے موت کا پھندہ ثابت ہو گی۔ آپ جانتے تو ہیں اس کی کارکردگی کو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں کسی صورت بھی پراجیکٹ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ باقی مغربی حصے میں تم جو چاہے کرتے رہو۔ بس مجھے کامیابی کی خبر چاہئے"...... جیسٹن نے کہا۔

"آپ اس رابطے کے بارے میں معلومات مہیا کر دیں اس سے بے حد آسانی ہو جائے گی"...... مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں" ...... جیسٹن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھول کر ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر کرنل ڈیوک کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کا حکم ملتے ہی کرنل ڈیوک اور ڈیسی دونوں لازماً فوری طور پر ایئرپورٹ پہنچیں گے اور وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے وہ ایکریمیا روانہ ہو جائیں گے اس لئے اس نے ان سے بات چیت کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر کا انتخاب کیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیسٹن کالنگ۔ اوور" ...... جیسٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ کرنل ڈیوک بول رہا ہوں۔ اوور" ...... تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوک کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اوور" ...... جیسٹن نے کہا۔

"چیف۔ میں اور ڈیسی دونوں ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا جا رہے ہیں اور آپ کی کال میں اس طیارے کے اندر سن رہا ہوں۔ اوور" ...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"تم نے عمران کو فارمولا دینے کے لئے کیا رابطہ طے کیا تھا۔ اوور" ...... جیسٹن نے کہا۔

"میں نے اسے کہا تھا کہ وہ ریڈ کلب کے مینجر ولسن کو کال کر کے اپنا نام پرنس بتائے گا۔ میں اسے پروگرام بتا دوں گا اور وہ اسے بتا دے گا۔ اوور" ...... کرنل ڈیوک نے کہا۔

"پھر تم نے مینجر ولسن کو اب کیا کہا ہے۔ اوور" ۔ جیسٹن نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے تو اس سے رابطہ ہی نہیں کیا۔ میں آپ کی کال ختم ہوتے ہی ڈیسی کو ساتھ لے کر سیدھا ایئرپورٹ پہنچ گیا۔ اوور" ...... کرنل ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم نے اس سے رابطہ نہیں کرنا۔ اٹ از مائی آرڈر۔ اوور" ...... جیسٹن نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیسٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے میز کی دراز میں واپس رکھ کر اس نے پی اے کو کال کر کے کہا کہ اس کی بات کرنل مارشل سے کرائی جائے۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد کرنل مارشل سے رابطہ ہو گیا تو جیسٹن نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ چیف۔ اب آپ دیکھیں گے کہ ڈریکی کیا کرتی ہے اور میں کیا کرتا ہوں۔ ہم دونوں اور ڈریکی کا سیکشن ابھی سپیشل طیارے کے ذریعے ڈگوشیا پہنچ رہے ہیں۔ آپ پراجیکٹ پر کسی کو کہہ دیں کہ وہ ہمیں ایئرپورٹ سے پک کر لے" ۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"میں کرنل ڈیوک کے اسسٹنٹ ٹاؤ کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں وہاں سے پک کر لے گا" ...... جیسٹن نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے زرد رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ ٹاؤ کو ہدایات دے سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک نئی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ انہوں نے کرنل ڈیوک کے جانے کے بعد سب سے پہلے ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کے ذریعے یہ رہائش گاہ حاصل کی۔ پھر انہوں نے بازار سے نئے لباس اور میک اپ کے سامان کے ساتھ ساتھ مخصوص اسلحہ بھی خرید لیا۔ اس کے بعد وہ اس رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ یہاں ایک کار اور ایک بڑی جیپ موجود تھی۔ جیپ کی فرمائش عمران نے خصوصی طور پر کی تھی اور یہ اسے یہاں ان کے پہنچنے سے پہلے ہی مہیا کر دی گئی تھی۔ کوٹھی پر سینڈیکیٹ کا ایک آدمی موجود تھا اور عمران نے اسے انعام دے کر واپس بھجوا دیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے لباس تبدیل کئے، میک اپ بدلے اور اب وہ سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ جولیا کچن میں ان سب کے لئے کافی بنانے گئی ہوئی تھی اور صفدر اس کی مدد کرنے کے لئے اس کے ساتھ تھا۔ سٹنگ

روم میں عمران، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

" یہ کرنل ڈیوک اگر ہم میں سے کسی کے قدوقامت کا ہوتا یا ڈیسی ہی مس جولیا جیسی ہوتی تو مشن زیادہ آسانی سے مکمل ہو جاتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ذہن میں کیا خیالات موجود ہیں۔

" اصل میں ہمیں اس سرنگ نما حصے میں داخل ہوتے ہی فائرنگ شروع کر دینی چاہئے تھی۔ ہم چیکنگ کے چکر میں مار کھا گئے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ اگر اور کاش کے لفظ بڑے خطرناک ہیں۔ کبھی ہم انہیں بول کر پچھتاتے ہیں اور کبھی مقابل ایجنٹ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا کرنل ڈیوک واقعی اپنا وعدہ پورا کرے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر وہ چیف سیکورٹی آفیسر رہا تو ضرور پورا کرے گا"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ تنویر بھی چونک پڑا۔ اسی لمحے جولیا اور صفدر ٹرے میں کافی سے بھری پیالیاں اٹھائے واپس آ گئے۔ جولیا نے ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھی اور ایک پیالی اپنے سامنے رکھ کر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" آپ کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوک کو اب پراجیکٹ سے علیحدہ کر دیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور جولیا بھی

چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے اپنے سوال اور عمران کے جواب کی تفصیل بتا دی۔

"بلیک ایجنسی کا چیف جیسٹن انتہائی ذہین آدمی ہے اور اس کی عادت ہے کہ وہ اپنے ایجنٹوں کے بارے میں معلومات ادھر ادھر سے حاصل کرتا رہتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے اطلاع مل چکی ہو گی کہ کرنل ڈیوک اور ڈیسی ہمیں فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے زندہ سلامت لے گئے ہیں اس لئے لازمی بات ہے کہ جیسے ہی کرنل ڈیوک واپس پہنچے گا اسے چیف جیسٹن سے بات کرنا پڑے گی اور جہاں تک میں کرنل ڈیوک کو جانتا ہوں وہ سب کچھ بلا کم و کاست بتا دے گا اور جیسٹن نے لازماً اسے وہاں سے ہٹا دینا ہے تا کہ وہ ہم سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرنے کے قابل ہی نہ رہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے کورٹ مارشل کا حکم دے دے"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً دے سکتا ہے اگر ڈیسی درمیان میں نہ ہوتی"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ ڈیسی کا کیا مسئلہ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیسی جیسٹن کی بھانجی ہے اور ضد کرنے والی ڈیسی تھی اس نے اگر کرنل ڈیوک کا کورٹ مارشل ہوتا ہے تو لازماً ساتھ ہی ڈیسی کا بھی ہو گا اس لئے میں نے کہا تھا کہ وہ انہیں ہٹا دے گا اور بس"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے ان سے معاہدہ کیوں کیا تھا۔ انہیں وہیں گولیوں سے اڑا دیتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس سے سوائے اس کے اور کیا فرق پڑتا کہ جیسٹن کرنل ڈیوک اور ڈیسی کی ہلاکت پر غصے سے پاگل ہو جاتا اور پوری ایکریمین فوج ڈیگوشیا پر اتار دیتا جبکہ اب وہ اس جیسا کوئی دوسرا ایجنٹ وہاں تعینات کر دے گا اور اس سے ہم آسانی سے نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیالی میں موجود کافی کا آخری گھونٹ لیا اور خالی پیالی میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ریڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"مینجر ولسن سے بات کرائیں۔ میں پرنس بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ولسن بول رہا ہوں مینجر ریڈ کلب"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوک نے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ میں آپ کو فون کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو جناب ایکریمیا چلے گئے ہیں مادام ڈیسی سمیت"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا انہوں نے میرے بارے میں کوئی بات کی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"وہ میرے کلب آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں فوراً ان کے لئے سپیشل طیارہ ایکریمیا کے لئے چارٹرڈ کراؤں۔ انہوں نے آپ کے بارے میں بتایا اور کہا کہ آپ کا فون آئے تو میں آپ کو بتا دوں کہ انہیں فوری طور پر اور مستقل طور پر ایکریمیا جانے کے لئے کہا گیا ہے اس کے بعد وہ چلے گئے"...... ولسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ پہلے بھی آپ کے کلب آتے جاتے رہتے تھے"...... عمران

نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ ایکریمیا میں میرے کلاس فیلو رہے ہیں اور میرے ان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں"...... ولسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تو آپ سے گپ شپ ہو سکتی ہے کیونکہ کرنل ڈیوک میرے بھی دوست ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ آپ کلب تشریف لائیں۔ مجھے آپ کی خدمت کر کے خوشی ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا اندازہ درست تھا لیکن کیا اب ہم نے یہاں بیٹھ کر صرف اس بات کا سوگ منانا ہے یا مشن بھی مکمل کرنا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوک سے بات کرائیں۔ میں ریڈ کلب کا مینجر ولسن بول رہا ہوں ان کا دوست"...... عمران نے ولسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ وہ تو جناب مادام ڈیسی کے ساتھ مستقل طور پر ایکریمیا چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ تو پھر ان کی جگہ کون آ رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کرنل مارشل آ رہے ہیں۔ کیا آپ انہیں جانتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ وہ بھی کرنل ڈیوک کی طرح میرے دوست ہیں۔ کب پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ سپیشل چارٹرڈ طیارے سے آ رہے ہیں اور چیف ٹاؤ انہیں لینے ایئرپورٹ گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں پھر فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اٹھو۔ ہمیں فوری طور پر ایئرپورٹ پہنچنا ہے۔ کرنل مارشل بے حد تیز آدمی ہے لیکن اس کا قدوقامت کیپٹن شکیل جیسا ہے اس لئے اگر ہم اسے کور کر لیں تو کیپٹن شکیل کو اس کی جگہ وہاں آسانی سے بھجوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"لیکن یہ ٹاؤ تو وہیں ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ ٹاؤ لازماً پراجیکٹ کا آدمی ہو گا۔ اسے بھی کور کیا جا سکتا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

لارج ویو پراجیکٹ (حصہ دوم)

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بلیک ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ کرنل مارشل اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والے انتہائی خوفناک ٹکراؤ کا انجام کیا ہوا؟

وہ لمحہ —— جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت پراجیکٹ پر پہنچ گیا لیکن وہاں ایسے حفاظتی انتظامات تھے جنہیں عمران نے بھی ناقابل شکست قرار دے دیا۔ پھر؟

وہ لمحہ —— جب عمران کے تمام ساتھی طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو گئے اور عمران کو اکیلے جدوجہد کرنا پڑی۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ —— جب عمران باوجود انتہائی کوشش کے پراجیکٹ میں داخل نہ ہو سکا تو کیا عمران نے شکست تسلیم کر لی۔ یا؟

کیا عمران اور اس کے ساتھی مشن میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا اس بار یقینی شکست ان کا مقدر بن چکی تھی۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن، بے پناہ اور اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

ایسی خوفناک جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ بن کر رہ گیا

ایک یادگار اور ہنگامہ خیز ناول شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

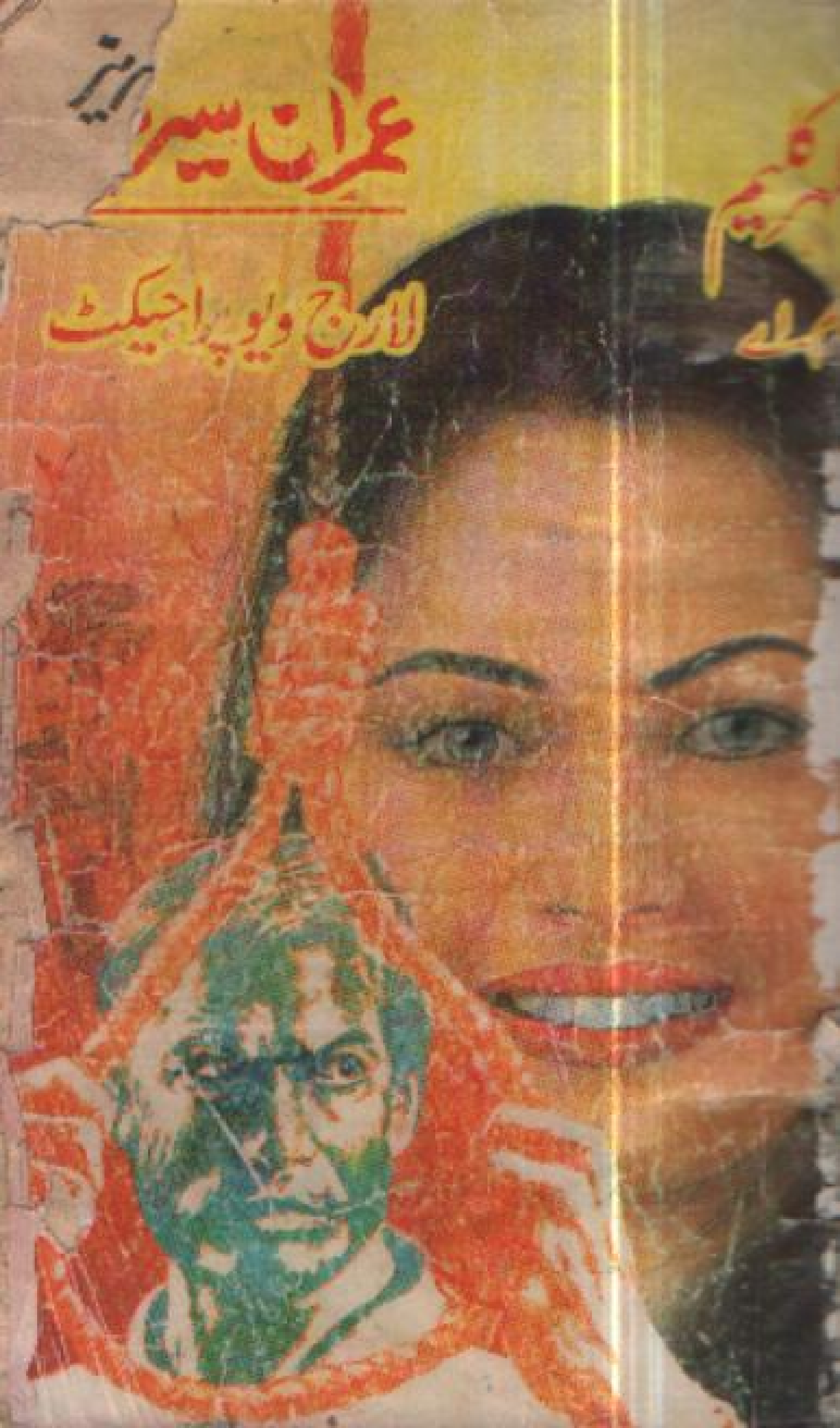
عمران
لارج ویو پراجیکٹ

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ----- اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/55 روپے

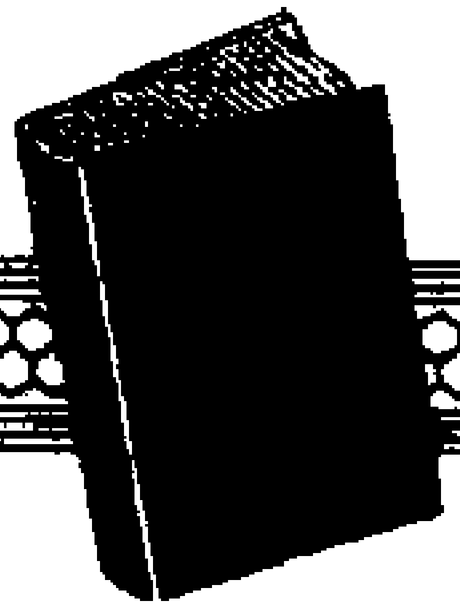

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "لارج ویو پراجیکٹ" کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی جدوجہد اپنے عروج کی طرف بڑھتی جا رہی ہے اور لارج ویو پراجیکٹ جسے اسرائیل اور ایکریمیا نے مل کر ناقابل تسخیر بنایا تھا اس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کس طرح اور کس انداز میں جدوجہد کرنا پڑی۔ یہ سب کچھ آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو سکے گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ آپ کی آراء حقیقتاً میری رہنمائی کرتی ہیں البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب روایت اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

رجوعہ ضلع جھنگ سے غلام علی شیردل لکھتے ہیں۔ "مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ ہم جیسے نوجوانوں کے شوق کو پورا کر کے ان کی مکمل حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مجھے شاعری کا شوق تھا لیکن آپ کے ادارے سے چھپنے والی شاعری کی کتابیں پڑھ کر میرا شوق پروان چڑھتا گیا اور اب میں آپ کو اس لئے خط لکھ رہا ہوں کہ آپ میری حوصلہ افزائی کریں اور میری شاعری پر مبنی کتاب اپنے ادارے سے شائع کریں۔ نمونے کے طور پر شعر لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ کو پسند

آئیں گے"۔

محترم غلام علی شیر دل صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو خط ادارے کے مینجر صاحب کے نام لکھنا چاہئے تھا۔ دوسری بات یہ کہ "یوسف برادرز" نے ابھی تک شاعری پر مبنی کتابیں تو ایک طرف، ایک کتاب بھی شائع نہیں کی اور نہ ہی یہ اس ادارے کی فیلڈ ہے۔ آپ نے یقیناً غلط فہمی کی بناء پر یہ خط لکھ دیا ہے۔ بہر حال آپ نے اپنے چار صفحات پر مشتمل خط میں پونے چار صفحات پر اپنی شاعری کا جو نمونہ لکھ کر بھیجا ہے اس میں، میں اپنے قارئین کو بھی شامل کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ بھی آپ کی معیاری شاعری سے محظوظ ہو سکیں۔

نام تک نہ پوچھ سکا میں اس سے شیر دل
بڑی دیر تک وہ مجھ سے باتیں کرتا رہا

ان کا دوسرا شعر ہے۔

بات کچھ اور کہی تھی ہم نے شیر دل
کچھ کم ظرف لوگ تھے جو سمجھ نہ سکے

مشتے از خروارے کے مصداق یہ دو شعر ہی کافی ہیں البتہ پہلے شعر کے بعد شیر دل کو یقیناً اپنا تخلص بدل لینا چاہئے تھا اور دوسرے شعر کے سلسلے میں صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا بھر میں کم ظرفوں کی تعداد شیر دل صاحب کو ہمیشہ زیادہ ہی نظر آئے گی کیونکہ آپ کی معیاری شاعری سمجھنے والے کا اعلیٰ ظرف ہونا واقعی ضروری ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جیکب آباد سندھ سے نثار احمد ٹالانی بلوچ لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کی تعریف کے لئے حقیقتاً میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ تنویر میرا انتہائی پسندیدہ کردار ہے۔ اس قدر پسندیدہ کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام تنویر رکھا ہوا ہے اس لئے جب عمران تنویر سے توہین آمیز یا طنزیہ باتیں کرتا ہے تو مجھے بے حد غصہ آتا ہے۔ اس لئے آپ عمران کو سمجھا دیں کہ وہ آئندہ تنویر سے ایسا سلوک نہ کرے ورنہ مجھ سے غصہ برداشت نہ ہو سکے گا"۔

محترم نثار احمد ٹالانی بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ تنویر کا کردار آپ کو پسند ہے اور اس حد تک پسند ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام تنویر رکھ لیا ہے تو محترم اب عمران کو کچھ کہنے کی بجائے آپ تنویر کی پرورش اس انداز میں کریں کہ عمران کی جرأت ہی نہ ہو سکے کہ وہ تنویر کے ساتھ طنزیہ باتیں کرے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جو چیز آپ کے اپنے ہاتھ میں ہو اس پر زیادہ توجہ دینا چاہئے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے بھاگا جائے البتہ عمران تک یہ بات پہنچا دی جائے گی کہ اب وہ واقعی محتاط ہو جائے کیونکہ اب ایک کی بجائے دو تنویر میدان میں آنے والے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کلور کوٹ ضلع بھکر سے شمشاد علی حیدر لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "ساگان مشن" بے حد پسند آیا۔ آپ نے خیر و شر پر مبنی جو ناول لکھے ہیں

انہوں نے مجھ سمیت بے شمار لوگوں کو دین اسلام کی عظمت سے نہ صرف واقف کر دیا ہے بلکہ لوگ اس کی طرف بے حد رغبت رکھنے لگ گئے ہیں۔ میں بھی آپ کا ناول "بلیک ورلڈ" پڑھ کر نہ صرف پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے پڑھنے لگ گیا ہوں بلکہ ساتھ ہی صغیرہ گناہ کرتے ہوئے بھی خوف آنے لگ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میری زندگی پہلے سے کہیں زیادہ پرسکون اور بہتر انداز میں گزر رہی ہے۔ امید ہے آپ اس موضوع پر مزید بھی لکھتے رہیں گے"۔

محترم شمشاد علی حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اپنے کرم سے یہ توفیق بخشی ہے کہ میری تحریروں سے قارئین نیکی اور صالح زندگی گزارنے کی طرف راغب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تحت زندگی بسر کرنے والوں کے لئے حقیقتاً یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے۔ جہاں تک آئندہ اس موضوع پر لکھنے کی بات ہے تو انشاء اللہ اس موضوع پر آپ کتابیں پڑھتے رہیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ہری پور سے ام کلثوم لکھتی ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آپ کتنی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں کیونکہ آپ کے ناولوں میں عمران اکثر دوسری زبانوں کے الفاظ کی نہ صرف تشریح کرتا ہے بلکہ یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اس لفظ کا تعلق کس زبان سے ہے۔ اس طرح ہماری معلومات میں بھی بے پناہ اضافہ ہوتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترمہ ام کلثوم صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ زبانوں کا علم انتہائی دلچسپ علم ہے اور جو لوگ زبانوں کے علم میں دلچسپی لیتے ہیں اور الفاظ، ان کی ماہیت، ان کے بنیادی مادے اور ان کی ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقلی کے ساتھ ساتھ بذات خود قدیم دور کی زبانوں کے بارے میں تحقیق اور ان قدیم زبانوں سے نکلنے والی دوسری زبانوں اور پھر زندہ اور مردہ زبانوں کے بارے میں علم انتہائی دلچسپ ہے۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے تو آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران کو دنیا کے ہر موضوع سے نہ صرف دلچسپی ہے بلکہ وہ ان تمام مختلف موضوعات پر مبنی لٹریچر بھی باقاعدگی اور شوق سے پڑھتا رہتا ہے۔ جہاں تک وہ الفاظ کی تشریح کرتا ہے تو یہ بھی اس کی زبان اور اس کے الفاظ میں دلچسپی رکھنے کو ظاہر کرتا ہے لیکن یہ سب کچھ عمران کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے تو من آنم کہ من دانم۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

باغ (آزاد کشمیر) سے اظہر خان عباسی لکھتے ہیں۔ "میں کافی عرصہ سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ واقعی اس قدر معیاری ناول لکھ کر ایک بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ واقعی خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اکثر عمران سیریز کے قارئین لکھتے ہیں کہ عمران بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے لیکن میں کہتا

ہوں کہ عمران آپ کی صلاحیتوں کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔ آپ کو واقعی اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آخر میں درخواست ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ جولیا کی عمر کتنی ہے۔"

محترم اظہر خان عباسی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہے آپ کے ان پرخلوص خیالات پر آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک جولیا کی عمر کا تعلق ہے تو ظاہر ہے خواتین اپنی عمر نہیں بتایا کرتیں۔ زیادہ زور دیا جائے تو پھر عام طور پر ایسا ہی جواب ملتا ہے جیسا ایک ادھیڑ عمر خاتون سے جب انٹرویو لینے والے نے عمر پوچھی تو وہ ٹال گئی لیکن جب انٹرویو لینے والے صاحب ضد پر اتر آئے اور محترمہ کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں وہ ناراض ہو کر ان کا انٹرویو ہی شائع نہ کرے تو مجبوراً اپنی عمر انہیں بتانی پڑی کہ وہ چار بار سولہ سال کی ہو چکی ہیں۔ امید ہے آپ بھی آئندہ ایسی باتیں پوچھنے پر اصرار نہ کیا کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

نیو گولڈن لائبریری سنٹر
متصل ... کالونی چشتیاں
پروپرائٹر پرنس محمد رفیق کنول

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ ڈیگوشیا کے ایئرپورٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جزیرہ ڈیگوشیا کے مشرقی حصے میں لارج ویو پراجیکٹ کا سیکورٹی آفیسر کرنل ڈیوک اپنی بیوی ڈیسی کے ساتھ واپس ایکریمیا جا چکا تھا۔ جبکہ اس کی جگہ بلیک ایجنسی کے چیف جیسٹن نے کرنل مارشل کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کے لئے بھجوایا تھا اور عمران کو کرنل ڈیوک کے دوست ولسن سے اس بارے میں اطلاع مل گئی تھی اس لئے وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت ایئرپورٹ جا رہا تھا تاکہ کرنل مارشل کی جگہ کیپٹن شکیل کو دے کر وہ اپنا مشن پورا کر سکے کیونکہ کرنل مارشل کا قدوقامت کیپٹن شکیل جیسا ہی تھا۔ لیکن ایئرپورٹ پہنچنے پر انہیں وہاں سے معلومات کرنے پر معلوم ہو گیا کہ ایکریمیا سے سپیشل چارٹرڈ طیارہ نصف گھنٹہ پہلے پہنچا تھا اور اس میں موجود

مسافر جن میں ایک مرد اور ایک عورت تھی یہاں ان کے استقبال کے لئے آنے والے ایک آدمی کے ساتھ کار میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں اور عمران سمجھ گیا کہ ان کا استقبال کرنے والا مرد ٹاؤ ہو گا اور آنے والا کرنل مارشل ہو گا اور ساتھ اس کی کوئی دوست لڑکی ہو گی۔

"اب کیا کریں۔ وہ تو پہلے ہی نکل گئے"...... جولیا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم تھوڑا لیٹ ہو گئے ہیں۔ بہرحال اب خود ہی ٹرائی کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش میجر ولسن کے ذریعے کی جائے گی"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوک کو ہٹا کر کرنل مارشل کو فوری طور پر یہاں بھیجا گیا ہے اس لئے اس نے صرف وہاں پراجیکٹ پر ہمارا انتظار نہیں کرنا بلکہ اس نے کوشش کرنی ہے کہ ہمیں پراجیکٹ پر پہنچنے سے پہلے یہاں مغربی حصے میں ہلاک کر دے اور یقیناً کرنل ڈیوک نے اپنے چیف کو میجر ولسن کے ساتھ تمہارے رابطے کی بات کر دی ہو گی اور اس رابطے کے ذریعے وہ ہمیں ٹریس کر سکتے ہیں"...... جولیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ تم نے بالکل درست انداز میں سوچا ہے۔ کرنل مارشل ڈیوک سے یکسر مختلف طبیعت کا آدمی ہے۔ یہ شخص حد درجہ چالاک، شاطر اور عیار آدمی ہے اور اب مجھے یقین ہے کہ جو عورت اس کے ساتھ ایکریمیا سے آئی ہے وہ ذریکی ہو گی۔ ذریکی بھی بلیک ایجنسی کی ایجنٹ ہے اور اس کا علیحدہ سیکشن ہے۔ یقیناً وہ ذریکی کو اس لئے ساتھ لایا ہو گا کہ ذریکی ہمیں مغربی حصے میں ٹریس کر کے ختم کر سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر میجر ولسن کے ذریعے ہم بھی انہیں ٹریس کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ اب ریڈ کلب چلیں۔ اب باقی کام وہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایئر پورٹ سے نکل کر ریڈ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ریڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں روک دیا اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔ کلب کا ہال خاصا بڑا اور خاصا خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا اور وہاں موجود افراد کا تعلق بھی اعلیٰ طبقے سے تھا۔

"تم لوگ یہاں بیٹھو۔ صرف جولیا میرے ساتھ جائے گی"۔ عمران نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک سائیڈ پر موجود خالی میز کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران اور جولیا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"منیجر ولسن سے کہیں کہ پرنس آیا ہے"۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر موجود لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ڈینی بول رہی ہوں۔ ایک ایکریمین مرد اور ایک عورت آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ باس سے کہیں کہ پرنس آیا ہے"۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔ دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس کی پرسنل سیکرٹری اب خود یہاں فون کرے گی"۔ کاؤنٹر گرل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لڑکی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس میڈم"۔۔۔ لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف موجود نوجوان کو بلایا۔

"یس میڈم"۔۔۔ نوجوان نے کاؤنٹر کے قریب آکر کہا۔

"انہیں باس کے سپیشل آفس میں لے جاؤ"۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

"آئیے جناب"۔۔۔ اس نوجوان نے کہا۔

"یہ سپیشل آفس کے علاوہ بھی کوئی آفس ہے ان کا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ عام طور پر وہ آفس میں بیٹھتے ہیں لیکن خصوصی مہمانوں کے ساتھ وہ سپیشل آفس میں ملاقات کرتے ہیں"۔ لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ اس نوجوان کی رہنمائی میں ایک راہداری کے آخر میں موجود دروازے پر پہنچ گئے اس نوجوان نے دروازہ کھولا تو عمران اور جولیا اندر داخل ہو گئے لیکن وہ خود ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران اور جولیا آفس میں داخل ہوئے تو آفس خالی تھا لیکن ابھی وہ ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اندرونی دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور بے حد سمارٹ سی ایکریمین لڑکی تھی اور اسے دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ڈریکی ہے۔ گو ڈریکی نے میک اپ کر رکھا تھا لیکن عمران اس کے چلنے کے مخصوص انداز سے اسے پہچان گیا تھا۔ ڈریکی کی چال قدرتی طور پر ایسی تھی کہ اسے یاد رکھا جا سکتا تھا۔

"میرا نام ولسن ہے اور یہ میری دوست ہیں مادام جیکی"۔ ولسن نے آگے بڑھ کر عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران اس کی آواز سے ہی پہچان گیا کہ وہ ولسن ہی ہے۔

"میرا نام پرنس ہے اور یہ میری ساتھی ہے مس مارگریٹ"۔ عمران نے کہا اور پھر جیکی اور جولیا نے ہاتھ ملایا اور رسمی فقرے ادا کرنے کے بعد وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مجھے آپ کی آمد پر بے حد خوشی ہوئی ہے پرنس۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... وسن نے کہا۔

"ایپل جوس۔ ویسے مادام جیکی کیا ڈیگوشیا میں رہتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ ایکریمیا میں رہتی ہیں اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمیا سے یہاں آئی ہیں۔ چونکہ یہ میرے آفس میں تھی اور آپ کی آمد کی اطلاع ملی اس لئے ہم دونوں ہی یہاں آگئے"...... وسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایپل جوس کا آرڈر دے کر رسیور رکھ دیا۔

"پرنس۔ آپ یہاں کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کیا کسی ہوٹل میں"...... جیکی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ مجھے ہوٹلوں میں رہنے سے الرجی ہے اس لئے ہم نے ایک رہائشی کوٹھی لی ہوئی ہے۔ ہم دو کے علاوہ تین اور ساتھی بھی ہیں یہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ رہائش گاہ"...... جیکی نے کہا تو عمران نے اسے کالونی کا نام اور کوٹھی کا نمبر بتا دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لڑکی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میں ایپل جوس کے بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھائے واپس چلی گئی۔

"کرنل ڈیوک کی جگہ کرنل مارشل آئے ہیں۔ کیا ان کا بھی آپ کے ساتھ رابطہ ہو گا"...... عمران نے گلاس اٹھاتے ہوئے وسن سے مخاطب ہو کر کہا تو وسن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ وہ بھی میرے مہربان ہیں۔ وہ اگر یہاں آئے تو ضرور مجھ سے رابطہ کریں گے"...... وسن نے جواب دیا۔

"ان کی ایک ساتھی خاتون ہیں مادام ڈریکی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ یہاں آنے والی ہیں۔ اگر آپ کا کرنل مارشل سے رابطہ ہو تو پلیز آپ انہیں ہمارے بارے میں ضرور بتا دیں۔ میری کوٹھی کا نمبر بھی انہیں بتا دیں کیونکہ مادام ڈریکی لازماً مجھے ملنے آئیں گی اور مجھے بھی ان سے ملے کافی عرصہ ہو گیا ہے"...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں آپ کا پیغام ضرور دے دوں گا"۔ وسن نے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنی جیب کی طرف بڑھا لیکن عمران نے دیکھا کہ ڈریکی نے غصے کے انداز میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور پھر ہاتھ اٹھا لیا تو وسن کا جیب کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ واپس سیدھا ہو گیا۔

"اب اجازت دیجئے۔ امید ہے آپ سے گاہے بگاہے ملاقات ہوتی رہے گی"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ضرور جناب"...... وسن نے کہا۔

"آؤ مارگریٹ"...... عمران نے جولیا سے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا ہونٹ بھینچے خاموشی سے اس کے

پیچھے چلتی ہوئی باہر آ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچے تو ان کے ساتھی میز پر موجود تھے۔ عمران نے انہیں اٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ باہر نکلتا چلا گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کار کلب کے کمپاؤنڈ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ڈریگی یہاں ہم سے پہلے پہنچی ہوئی تھی اور میں نے انہیں کوٹھی کا نمبر اور کالونی کا نام بتا دیا ہے۔ پہلے وہ پرنس اور اس کی ساتھی مس مارگریٹ کو یہیں اپنے سپیشل آفس میں ہی بے ہوش کرنے کا پروگرام بنا کر آئے تھے لیکن میں نے اپنے تینوں ساتھیوں کا ذکر کر دیا جس پر ڈریگی نے ولسن کو بے ہوش کرنے کے عمل سے روک دیا۔ اب ڈریگی لازماً اپنے سیکشن کے آدمیوں کے ساتھ ہماری کوٹھی پر ریڈ کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ انہیں ڈھیل دے دی۔ ہم ان سے نمٹ لیتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح اطلاع کرنل مارشل تک پہنچ جاتی۔ اب وہ ریڈ کرے گی تو اس پر قابو پا لیا جائے گا اور پھر اس کے ذریعے ہم مارشل کو ٹریس کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو اس بار جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے مجھے کیوں روک دیا تھا مادام ڈریگی"...... ولسن نے ڈریگی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک کمرے میں موجود تھے اور دونوں کے ہاتھوں میں شراب کے جام تھے۔

"میں اس کے ساتھیوں سمیت اس کا خاتمہ کرنا چاہتی ہوں ولسن اور تم نہیں جانتے یہ شخص حد درجہ شاطر ہے ایک بات اور بھی بتا دوں تمہیں کہ اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا تھا میں نے اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی مخصوص چمک دیکھ لی تھی"...... ڈریگی نے کہا تو ولسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ چمک آپ کو پہچان لینے کی وجہ سے نہیں تھی مادام۔ بلکہ آپ کے حسن کا جلوہ ہی ایسا ہے"...... ولسن نے کہا تو ڈریگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے کہیں تم خود تو مجھ پر عاشق نہیں ہو گئے"...... ڈریگی نے

بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

" اوہ نہیں۔ آپ کے ساتھ عشق کرنا تو تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ ذرا سا آپ کا موڈ بگڑا اور بیچارہ عاشق گٹر میں لاش بنا بہتا نظر آئے گا"...... ولسن نے کہا تو ڈریکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تمہاری یہی حقیقت پسندی مجھے اچھی لگتی ہے لیکن تم اب مستقل طور پر ڈیگوشیا کیوں جم گئے ہو۔ ایکریمیا میں بھی تو تمہارا کام بہترین چل رہا تھا۔ چلو ملاقاتیں تو ہوتی رہتی تھیں"...... ڈریکی نے کہا۔

" چیف کا حکم تھا اس لئے مجبوری تھی ورنہ ایکریمیا تو مجھے بھی یاد آتا رہتا ہے"...... ولسن نے کہا تو ڈریکی بے اختیار چونک پڑی۔

" اوہ۔ تو تم یہاں چیف کے مخبر ہو۔ لیکن یہاں اس کی کیا ضرورت ہے"...... ڈریکی نے کہا۔

" یہاں بہت کچھ ہوتا رہتا ہے اور چیف نے تو ہر جگہ اپنے آدمی پہنچائے ہوئے ہیں اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ پورے براعظم ایکریمیا میں اڑنے والی مکھی بھی چیف کی نظروں سے اوجھل نہیں رہتی"۔ ولسن نے کہا۔

" کیا چیف تم سے یہاں براہ راست رابطہ کرتا ہے۔ مجھے واقعی یہ بات معلوم نہیں تھی"...... ڈریکی نے کہا۔

" نہیں۔ کوئی رپورٹ ہو تو میں ہیڈ کوارٹر پہنچا دیتا ہوں چیف

نے مجھ سے کیا رابطہ کرنا ہے"...... ولسن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولسن نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جام میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ولسن بول رہا ہوں"...... ولسن نے کہا۔

" میں کراڈ بول رہا ہوں۔ مادام یہاں موجود ہوں گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ بات کر لو"...... ولسن نے کہا اور اس نے رسیور مادام ڈریکی کی طرف بڑھا کر خود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ ڈریکی بول رہی ہوں"...... ڈریکی نے کہا۔

" کراڈ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈریکی نے کہا۔

" کلب سے نکلنے والی کار کراؤن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں گئی ہے اور وہ لوگ ابھی تک اندر موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کتنے افراد تھے کار میں"...... ڈریکی نے پوچھا۔

" ایک عورت اور چار مرد تھے"...... کراڈ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو کیا تین افراد ہال میں موجود تھے جبکہ یہاں آفس میں تو ایک عورت اور ایک مرد آئے تھے"...... ڈریکی نے کہا۔

" یس مادام"...... کراڈ نے کہا۔

"تمہارے ساتھی ریڈ کے لئے پوری طرح تیار ہیں یا نہیں"۔ ڈرکی نے کہا۔

"بالکل تیار ہیں مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیکنگ کس طرح کر رہے ہو"...... ڈرکی نے پوچھا۔

"ہم اس کوٹھی سے تقریباً پانچ سو گز دور ہیں اور زیرو بلاسٹ سے چیکنگ ہو رہی ہیں ہم اس کوٹھی کے سامنے ہی نہیں گئے"...... کراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں پہنچ رہی ہوں"...... ڈرکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ میرے ساتھ اور دیکھو کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے"...... ڈرکی نے ولسن سے مخاطب ہو کر کہا تو ولسن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کار میں سوار کلب سے نکل کر سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا تم اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دو گی"...... ولسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس طرح تو یہ لوگ اچانک مر جائیں گے اور عمران کو کیسے معلوم ہو گا کہ اس کی موت ڈرکی کے ہاتھوں ہو رہی ہیں۔ میں تو اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گی اس کی ایک ایک بوٹی اور جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گی"...... ڈرکی نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا اس نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے"...... ولسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعہ آج سے چار سال پہلے کا ہے۔ ایک بین الاقوامی کیس میں یہ میرے ساتھ تھا اس نے اپنی لچھے دار باتوں سے واقعی مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا اور میں نے اس کے بارے میں خواب دیکھنے شروع کر دیئے اور اس نے بھی میری خوب حوصلہ افزائی کی۔ اس طرح مشن کی تکمیل کے دوران میں نے تمام ضروری سہولتیں اسے مہیا کر دیں اور اس نے مشن مکمل کر لیا۔ اس طرح بین لاقوامی سطح پر یہی سمجھا گیا کہ مشن اس عمران نے پورا کیا ہے حالانکہ سارا کام میں نے کیا تھا لیکن میں اس لئے خوش تھی کہ اس طرح وہ میرا احسان مند رہے گا لیکن مشن مکمل ہوتے ہی اس کی نظریں بدل گئیں وہ مجھے اس طرح ٹریٹ کرنے لگ گیا جیسے میں کسی خوفناک بیماری کا جرثومہ ہوں اور پھر اس نے مجھ سے ایسے الفاظ کہے کہ میری روح تک زخمی ہو گئی اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ اس کو تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔ میں نے واپس آ کر چیف سے ساری بات کی اور اسے درخواست بھی کی کہ وہ مجھے اجازت دے کہ میں پاکیشیا جا کر اس کا خاتمہ کروں لیکن چیف نے اپنے اصول کے تحت مجھے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اب مجھے چار سال بعد موقع ملا ہے۔ اب میں اس سے گن گن کر بدلہ لوں گی"...... ڈرکی نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تم نے چار سال اس بات پر صبر کیا ہے ورنہ تمہاری

جگہ میں ہوتا تو سب کچھ چھوڑ کر اس کی سرکوبی کے لئے نکل کھڑا ہوتا"۔ ولسن نے کہا۔

"ہمارے پیروں میں زنجیریں پڑی ہوتی ہیں ولسن"...... ڈریکی نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔

"اب کہاں رکنا ہے"...... ولسن نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا ڈریکی سے پوچھا۔

"آگے چلے چلو۔ کراڈ خود ہی سامنے آجائے گا"...... ڈریکی نے کہا اور ولسن نے کار آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ ایک نوجوان نے ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر ہاتھ ہرایا تو ولسن نے کار اس کے قریب لے جا کر روک دی اور ڈریکی نیچے اتر آئی۔

"کیا وہ اندر ہیں کراڈ"...... ڈریکی نے کہا۔

"یس مادام۔ وہ پانچوں ہی اندر موجود ہیں"...... کراڈ نے کہا۔

"کہاں ہیں۔ دکھاؤ مجھے"...... ڈریکی نے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"...... کراڈ نے کہا اور پھر وہ ڈریکی کے ساتھ چلتا ہوا ایک زیر تعمیر کوٹھی کی ایک دیوار کے اندر داخل ہوا سائیڈ پر ایک دیوار کے ساتھ ایک ڈبہ کیل سے لٹکا ہوا تھا۔ عام سا سیاہ رنگ کا ڈبہ تھا کراڈ نے آگے بڑھ کر اس کے ایک کونے کو انگوٹھے سے دبایا تو ڈبے کی سطح یکلخت کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی اور دوسرے لمحے ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ کمرے میں کرسیوں پر ایک

عورت اور چار مرد بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

"پوری کوٹھی چیک کی ہے۔ کہیں کوئی خفیہ راستہ تو نہیں ہے"۔ ڈریکی نے پوچھا۔

"ہم نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ کوئی خفیہ راستہ تو ایک طرف اس میں کوئی تہہ خانہ بھی نہیں ہے"...... کراڈ نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھی کہاں ہیں"...... ڈریکی نے پوچھا۔

"وہ مختلف سمتوں میں چیکنگ کر رہے ہیں تاکہ یہ لوگ عقبی طرف سے یا سائیڈوں سے نہ نکل جائیں"...... کراڈ نے کہا۔

"اب ایسا کرو اس کوٹھی میں سرائم گیس فائر کرا دو اور پھر آ کر مجھے اطلاع دو"...... ڈریکی نے کہا اور مڑ کر وہ اس دیوار کی سائیڈ سے باہر آئی اور پھر سڑک کراس کر کے کار کی طرف بڑھتی چلی گئی جس کے اندر ولسن بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... ولسن نے باہر نکل کر پوچھا۔

"وہ اندر موجود ہیں اور اب وہاں گیس فائر ہو گی جس سے وہ بے ہوش ہو جائیں گے پھر ہم اندر جا کر انہیں باندھ کر ان کا تماشہ دیکھیں گے"...... ڈریکی نے کہا۔

"کیا اس کوٹھی میں راڈز والی کرسیاں ہیں"...... ولسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہاں کیسے ہو سکتی ہیں"...... ڈریکی نے چونک کر کہا۔

"تم نے انہیں ہوش میں لانا ہے پھر انہیں باندھو گی کیسے"۔ ولسن نے کہا۔

"رسیوں سے بندھوا دوں گی"...... ڈریکی نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ڈریکی اس لئے تم ایسا کرو کہ یا تو انہیں بے ہوشی کے عالم میں گولیوں سے اڑا دو اور اگر تم ایسا نہ کرنا چاہو تو پھر اس کالونی میں ایک اور کوٹھی ہے اس میں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور ٹارچنگ کا قدیم اور جدید سامان بھی ہے وہ میرا ایک اسپیشل اڈا ہے انہیں اٹھا کر وہاں لے جاتے ہیں پھر تم دل بھر کر ان کا حشر کرنا۔ ان راڈز سے یہ تو کیا ان کی روحیں بھی آزاد نہ ہو سکیں گی"...... ولسن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ کہاں ہے وہ کوٹھی"...... ڈریکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ولسن نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی میرا ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا ہے"...... ڈریکی نے کہا اور ولسن بے اختیار مسکرا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اپنی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ ریڈ کلب سے واپسی پر انہوں نے باقاعدہ مارکیٹ کا چکر لگایا تھا اور عمران نے وہاں سے ایسی گولیوں کا پیکٹ خرید لیا تھا جو کسی بھی گیس سے ان کو بے ہوش ہونے سے چار گھنٹوں تک بچائے رکھتی تھیں اور عمران نے کوٹھی پر پہنچ کر سب سے پہلے دو گولیاں خود کھائیں اور دو دو گولیاں سب ساتھیوں کو بھی کھلا دیں۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے ہمیں بے ہوش کریں گے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں"۔ جولیا نے کہا۔

"میزائلوں سے بچنے کے لئے چونکہ گولیاں ابھی تک ایجاد نہیں ہو سکیں اس لئے وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"مس جولیا درست کہہ رہی ہیں عمران صاحب۔ آپ نے ڈریکی کو ڈھیل دے کر واقعی بہت بڑا رسک لیا ہے جبکہ کلب سے ہی ہماری نگرانی کی جاتی رہی ہے اور اب بھی نگرانی کرنے والے باہر موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لوگ دعائیں مانگ مانگ کر تھک جاتے ہیں کہ دنیا میں ان کی کوئی اہمیت سمجھی جائے اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے اہمیت دی ہے تو تم ناشکری کر رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"مطلب ہے کہ تمہاری اتنی اہمیت ہے تو تمہاری نگرانی کی جا رہی ہے یہاں اس کالونی میں اور لوگ بھی تو رہ رہے ہیں ان کی نگرانی تو ظاہر ہے کوئی نہیں کر رہا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ اہمیت ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"جس طرح مجھے تمہاری نفسیات کا علم ہے اسی طرح مجھے ڈریکی کی نفسیات کا بھی علم ہے اور ڈریکی کی نفسیات ہے کہ وہ لازماً پہلے ہمیں بے ہوش کرے گی اور تم دیکھ لینا وہ ایسا ہی کرے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم اس حد تک اسے جانتے ہو۔ کیا مطلب۔ کیوں"۔ جولیا نے یکلخت پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ میرا مطلب خواتین کی نفسیات سے تھا"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ جولیا کے غصے سے خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"نہیں۔ اب مجھے چکر دینے کی کوشش مت کرو۔ سیدھی بات کرو"۔ جولیا نے کہا۔

"اگر میں تمہیں چکر دینے کی کوشش کر سکتا تو اب تک اس رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید کو پیر تسمہ پا بنا کر ساتھ چپکائے پھرتا۔ اس لئے بے فکر رہو میں خواتین کی نفسیات صرف اس حد تک جانتا ہوں جس حد تک کوئی شریف آدمی جان سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم نے مجھے پیر تسمہ پا کہا ہے اس کا کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔ اسے شاید اس کا مطلب نہ آتا تھا۔

"اس کا مطلب پوچھ کر کیا کرو گے۔ بہرحال پیر بڑا معزز لفظ ہے اس لئے اس پر گزارہ کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر انہوں نے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں سے کسی اور جگہ لے جانا چاہا تب کیا ہو گا کیونکہ بہرحال وہ ہمیں اٹھاتے ہی سمجھ جائیں گے کہ ہم اصلی بے ہوش نہیں ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تو ڈریکی ان کے ساتھ ہوئی تو پھر حساب کتاب یہیں کر لیا جائے گا ورنہ دوسری صورت میں مجبوری ہے ہمیں لدے لدے پھرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ ہم اس طرح ان کا شکار بننے کی بجائے اس ڈریکی کو بھی

تو شکار کر سکتے ہیں۔ وہ اگر ریڈ کلب میں نہیں رہ رہی تو کسی ہوٹل میں رہ رہی ہو گی"...... تنویر نے کہا۔

" میں یہ سب کچھ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کرنل مارشل کو اس وقت تک ڈریکی کے بارے میں کوئی اطلاع نہ مل سکے جب تک کہ میں ڈریکی سے کرنل مارشل کی خصوصی فریکونسی نہ معلوم کر لوں اور ایسا اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب ڈریکی پبلک مقام سے ہٹ کر کسی جگہ موجود ہو۔ کیونکہ ڈریکی بھی بلیک ایجنسی کی نامور ایجنٹ ہے اس کی زبان کھلوانے کے لئے جولیا کو بے حد محنت کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو اس کا آخری فقرہ سن کر جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں اس کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لوں گی"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انہیں باہر سے کٹاک کٹاک کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" چلو بھئی کارروائی شروع۔ لیکن خیال رکھنا کسی بھی رسک کی صورت میں تم نے حرکت میں آجانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح لڑھک کر کرسی سے نیچے قالین پر گر گیا جیسے اچانک بے ہوش ہو گیا ہو۔ البتہ اس کا چہرہ دروازے کی طرف ہی تھا۔ اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے اسی طرح نیچے گر گئے اور تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران خاموش پڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازے سے یکے بعد

دیگرے چھ افراد اندر داخل ہوئے۔ وہ سب مسلح تھے۔

" مرفی جا کر باہر سے ویگن لے آؤ تاکہ انہیں اس میں لاد کر لے جایا جا سکے"...... ایک آدمی نے مڑ کر کہا تو دوسرا آدمی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر جھک کر عمران کو ہلایا جھلایا لیکن ظاہر ہے عمران جیسا اداکار اتنی آسانی سے کیسے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا تھا۔

" کیا ہوا۔ کیا تمہیں کوئی شک ہوا ہے کراڈ"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" ہاں۔ میری چھٹی حس بتا رہی ہے کہ یہ لوگ بے ہوش نہیں ہیں لیکن اب میرا خدشہ دور ہو گیا ہے۔ یہ واقعی بے ہوش ہیں"۔ اس آدمی نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ویگن آ گئی ہے"...... تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے جسے مرفی کہا گیا تھا اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" مادام اور ولسن کہاں ہیں"...... اس کراڈ نے پوچھا۔

" یہ سن کر کہ یہ لوگ بے ہوش پڑے ہیں چلے گئے ہیں"۔ مرفی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ اٹھاؤ انہیں اور ویگن میں ڈال دو اور پھر ان کا سامان بھی ساتھ لے لینا"...... کراڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے واپس مڑتے ہی باقی افراد آگے بڑھے اور انہوں نے ایک ایک کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"حیرت ہے۔ان کے جسموں میں اس قدر ڈھیلا پن نہیں ہے جتنا بے ہوش ہونے کی وجہ سے ہونا چاہیئے"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ابھی تازہ تازہ بے ہوش ہوئے ہیں ناں"...... دوسرے نے کہا تو باقی سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد باہر موجود ایک بڑی ویگن کے عقبی حصے میں انہیں ڈال دیا گیا۔ پھر دو آدمی عقبی حصے میں بیٹھ گئے جبکہ ویگن وہاں سے روانہ ہو گئی۔ عمران خاموش اور بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا ویگن تقریباً دس منٹ چلنے کے بعد مڑی اور کچھ آگے جا کر رک گئی عقبی طرف بیٹھے ہوئے دونوں آدمی نیچے اترے اور ایک بار پھر انہیں اٹھا کر کاندھوں پر لادا گیا اور ایک عمارت میں داخل ہو کر انہیں ایک بڑے کمرے میں لایا گیا جہاں راڈز والی کرسیاں ایک دیوار کے ساتھ قطار میں موجود تھیں۔ عمران نے دیکھا کہ کراڈ وہاں پہلے سے موجود تھا۔ شاید وہ علیحدہ کار میں آیا تھا۔

"مادام ابھی تک یہاں نہیں پہنچیں۔ نجانے کہاں چلی گئی ہیں"۔کراڈ نے ایک آدمی سے کہا۔

"آجائیں گی۔اب آکر انہوں نے انہیں ہلاک ہی کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... دوسرے نے کہا۔

"انہیں راڈز میں جکڑ دو"...... کراڈ نے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو راڈز میں جکڑ دیا گیا چونکہ عمران نے کوئی حرکت نہ کی تھی اس لئے اس کے ساتھی بھی خاموش رہے تھے انہیں راڈز میں

جکڑنے کے بعد سب افراد کمرے سے باہر چلے گئے۔آخر میں کراڈ بھی باہر چلا گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ہم تو الٹا پھنس گئے ہیں"...... جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ان گولیوں کے کھانے کا کیا فائدہ ہوا"۔ صفدر نے کہا۔

"یہ فائدہ کیا کم ہے کہ اب تمہیں ہوش میں نہیں لانا پڑے گا انہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم احمق ہو گئے ہو اس ڈریکی کے چکر میں"...... یکلخت جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مردوں کی مجبوری ہے اب کیا کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ کرسیاں تو سوئچ بورڈ سے آپریٹ کی جاتی ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں اور تاریں کرسی کے پائے کے ساتھ منسلک ہیں جسے ہم میں سے ہر ایک آسانی سے توڑ سکتا ہے اس لئے اس بے ہوشی کے دوران ہی ان کا انتظام کر لو پھر شاید اس کا موقع نہ ملے۔ڈریکی بے حد ہوشیار اور تیز نگاہ خاتون ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اپنا پیر پہلے ہی اس تار کے جوڑ پر اس طرح ایڈجسٹ کر چکا تھا کہ پیر کے ایک ہی جھٹکے سے وہ ان راڈز سے آزاد ہو سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ اب یہ لوگ ہمیں انجکشن لگا کر ہوش میں لے آئیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اینٹی گیس سونگھائی جائے گی۔ سرائم گیس فائر کی گئی تھی اس لئے تم اینٹی گیس سونگھنے کی بجائے سانس روک لینا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کے دروازے کے پیچھے قدموں کی آوازیں ابھریں تو سب نے اپنے جسم دوبارہ ڈھیلے چھوڑ دیئے۔ بند آنکھوں میں موجود جھری سے وہ بڑے واضح طور پر دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ڈریکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے ولسن تھا اور ولسن کے پیچھے وہ آدمی کراڈ تھا۔ اس کے پیچھے ایک مشین گن بردار تھا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ کراڈ"...... ڈریکی نے کراڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"...... کراڈ نے کہا اور جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ عمران کی طرف بڑھا۔ ظاہر ہے عمران نے سانس روک لیا تھا چند لمحوں تک بوتل اس کی ناک سے لگا کر اس نے اس کے دہانے کو انگوٹھے کی مدد سے بند کیا اور آگے بڑھ گیا تو عمران نے اس انداز میں حرکت کرنا شروع کر دی جیسے اسے اینٹی گیس سونگھنے کی وجہ سے ہوش آ رہا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ اوہ مادام جیکی اور ولسن اور یہ راڈز۔ یہ سب کیا ہے"...... عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سامنے

کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام ڈریکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرا نام جیکی نہیں ہے۔ ڈریکی ہے۔ وہی ڈریکی جسے تم نے احمق بنا کر اپنا مشن پورا کیا تھا"...... ڈریکی نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ مجھے شک تو پہلے ہی پڑا تھا لیکن مجھے اپنی خوش قسمتی پر یقین نہ آ رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"خوش قسمتی۔ کیسی خوش قسمتی"...... مادام ڈریکی نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ میں دوبارہ مادام ڈریکی کو دیکھ سکوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آج کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو گے"...... ڈریکی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا آج تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہے"...... عمران نے کہا تو ڈریکی ایک بار پھر طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"میرا نہیں تمہارا"...... ڈریکی نے کہا۔ اس دوران سب کو ہوش میں لے آنے کی کارروائی سے فارغ ہو کر کراڈ پیچھے ہٹا اور تیسری کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ایک آدمی مشن گن اٹھائے ان کے عقب میں موجود تھا۔

"تم نے ہماری رہائش گاہ کا سراغ کیسے لگا لیا"...... عمران نے کہا۔

"ہم تمہارا خاتمہ وہیں ریڈ کلب میں ہی کر دیتے لیکن تمہارے

ساتھی ساتھ نہ تھے اس لئے ہم نے اپنے ہاتھ روک لئے اور پھر تمہاری نگرانی کرتے ہوئے تمہاری رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"تم نے کرنل مارشل کو تو اطلاع دے دی ہو گی کہ تم نے ہمیں نہ صرف ٹریس کر لیا ہے بلکہ ہمیں قید بھی کر لیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی میں نے اسے کوئی اطلاع نہیں دی کیونکہ اس نے ضد کر لینی تھی کہ تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیا جائے لیکن میں تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں"...... ڈریکی نے کہا۔

"مادام۔ میرا خیال ہے کہ کارروائی شروع کر دی جائے"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے ولسن نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ پہلے اس عمران کا نمبر آئے گا اسے میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گی اپنے ہاتھوں سے اسے ہلاک کروں گی"...... ڈریکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گئی تاکہ عقب میں موجود آدمی سے مشین گن لے سکے۔

"ولسن اور ڈریکی کو زندہ رہنا چاہئے"...... اچانک عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... آوازیں سن کر ڈریکی نے مڑتے ہوئے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ ڈریکی، ولسن اور کراڈ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے سب ساتھی بھوکے عقابوں کی طرح ان پر

ٹوٹ پڑے تھے جبکہ عمران تیزی سے آگے بڑھ گیا اور بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہوتا ہوا کراڈ اس کے سامنے آ گیا۔ چنانچہ اس نے پلک جھپکنے میں اسے اٹھا کر عقب میں موجود آدمی پر اچھال دیا تھا اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اچھل کر عقبی طرف گیا اور اس نے واقعی نیچے گری ہوئی مشین گن اٹھانے میں کوئی توقف نہ کیا تھا اور دوسرے لمحے کراڈ اور وہ آدمی گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے جبکہ ولسن اور ڈریکی دونوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر اور تنویر نے ان دونوں کو ہوا میں مخصوص انداز میں اچھال دیا تھا اور ان کی گردنوں میں بل آ گئے تھے لیکن پھر انہوں نے خود ہی ان بلوں کو ٹھیک بھی کر دیا تھا تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔

"دو کرسیاں فالتو ہیں اور ان کے راڈز ٹھیک ہیں۔ ان میں ان دونوں کو جکڑ دو۔ میں باہر دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا اور مشین گن اٹھائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی اور آبادی سے یکسر ہٹ کر تھی وہاں دو کاریں موجود تھیں اور بس۔ وہ ویگن شاید واپس چلی گئی تھی اور کراڈ کے ساتھ آنے والے باقی افراد بھی اس ویگن میں واپس چلے گئے تھے۔ مشین گن بردار شاید یہاں رہتا تھا۔ باہر کا جائزہ لے کر عمران اس کمرے میں آ گیا تو ولسن اور ڈریکی دونوں کو آخری کرسیوں پر جکڑا جا چکا تھا۔

"سوائے جولیا کے باقی صاحبان باہر نگرانی کریں اسلحہ یہاں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سر

ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن صفدر کو دے دی تھی۔

"اس ڈریکی کو ہوش میں لے آؤ جولیا۔ میں اس ولسن کو ہوش دلاتا ہوں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور خود اٹھ کر ولسن کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے ڈریکی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا جبکہ یہی کارروائی عمران نے ولسن کے ساتھ کی اور جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران اور جولیا دونوں ہی پیچھے ہٹے اور آکر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر مشین پسٹل نکال لیا۔ چونکہ انہیں رہائش گاہ سے اٹھا کر لاتے ہوئے ان کی تلاشی نہ لی گئی تھی اس لئے مشین پسٹلز ان کی جیبوں میں موجود تھے۔

"یہ۔ یہ کیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یہ راڈز کیسے کھل گئے۔ یہ کیا ہوا ہے"...... ڈریکی نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ولسن کے چہرے پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں تمہیں ریڈ کلب میں ہی پہچان گیا تھا ڈریکی۔ لیکن میں نے تم پر وہاں ہاتھ اس لئے نہیں ڈالا تھا کہ وہاں تم سے اطمینان سے بات چیت نہ ہو سکتی تھی اس لئے میں واپس آ گیا۔ مجھے سو فیصد یقین تھا کہ تم ہماری نگرانی کراؤ گی اور پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے گی اس لئے میں نے راستے میں مارکیٹ سے ایسی گولیاں خرید لی تھیں جس کی وجہ سے چار گھنٹوں تک ہم کسی

گیس سے بے ہوش نہ ہو سکتے تھے۔ میرا خیال تھا کہ تم وہیں ہم سے حساب کتاب کرو گی لیکن تم نے ایسا کرنے کی بجائے ہمیں یہاں اٹھا کر لے آنے کا حکم دے دیا تو مجبوراً ہمیں بے ہوش ہو کر یہاں آنا پڑا۔ یہاں بھی تم موجود نہیں تھی اس لئے تمہارے انتظار میں مجھے راڈز کی جکڑ برداشت کرنا پڑی لیکن ان کرسیوں کا الیکٹریکل سسٹم تیار کرنے والے الیکٹریشن اناڑی تھے۔ انہوں نے ہر کرسی کے پائے کے ساتھ تار کو جوڑتے ہوئے جوڑ کو اوپن کر دیا تھا اس لئے ہمیں فوراً ہی معلوم ہو گیا کہ اس جوڑ میں پیر پھنسا دیا جائے تو ایک ہی جھٹکے سے تار کو توڑ کر راڈز کو غائب کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ تم نے دیکھا کہ ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ دو کرسیاں بچ گئی تھیں اس لئے تمہیں یہاں بٹھایا گیا ہے۔ اب اگر تم چاہو تو ان تاروں کو توڑ کر راڈز سے نجات حاصل کر سکتی ہو۔ لیکن یہ سن لو کہ جیسے ہی تمہاری ٹانگوں نے حرکت کی میری ساتھی تم پر فائر کھول دے گی۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ تم کس وقت ہلاک ہونا چاہتی ہو۔ ورنہ میرا ہرگز تمہیں ہلاک کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بھی جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو"...... ڈریکی نے کہا۔

"تم سے بعد میں بات ہو گی پہلے ولسن سے چار باتیں ہو جائیں"۔ عمران نے کہا تو ولسن جو خاموش ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے مجھ سے کیا باتیں کرنی ہیں"...... ولسن نے کہا۔

"لارج ویو پراجیکٹ میں داخل ہونے کا راستہ معلوم کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ میں کبھی وہاں گیا ہوں"۔ ولسن نے جواب دیا۔

"حالانکہ کرنل ڈیوک تمہارا بہترین دوست تھا اور وہ طویل عرصہ یہاں رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ خود میرے کلب میں آتا تھا۔ میں کبھی وہاں نہیں گیا"...... ولسن نے کہا۔

"تو پھر تم ہمارے لئے بے کار آدمی ہو اور بے کار آدمی کو زندہ رکھنا حماقت ہے"...... عمران نے مشین پسٹل کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو"...... ولسن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ ولسن کی چیخ سے گونج اٹھا۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

"تم۔ تم نے یہ کیا کیا ہے۔ جب اسے معلوم ہی نہ تھا وہ کیا بتاتا"...... ڈریکی نے کہا۔

"میں بے کار آدمیوں کو زندہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں۔ اب تم بولو"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا بتاؤں۔ میں تو پہلی بار یہاں ڈنگو شیا میں آئی ہوں۔ میں

تو کبھی وہاں گئی ہی نہیں"...... ڈریکی نے کہا۔

"تم وہ فریکوئنسی بتاؤ جس پر تم کرنل مارشل سے رابطہ کر سکتی ہو۔ سوچ کر بتانا کہ میں ابھی تمہاری بات کرنل مارشل سے کراؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... ڈریکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائدہ نقصان سوچنا میرا کام ہے تمہارا نہیں"...... عمران نے کہا تو ڈریکی نے فریکوئنسی بتا دی۔

"یہاں لازماً ٹرانسمیٹر ہو گا"...... عمران نے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے کہا تو جولیا اٹھی اور خاموشی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلی گئی۔

"یہ عورت تمہاری کیا لگتی ہے"...... ڈریکی نے کہا۔

"یہ میری چیف ہے"...... عمران نے کہا تو ڈریکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چیف۔ کیا مطلب۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی چیف ہے"۔ ڈریکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف اور میری فل چیف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو گی۔ بہرحال عمران کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھ سے کوئی معاہدہ کر لو"...... ڈریکی نے کہا۔

"کیا معاہدہ"...... عمران نے کہا۔

"جیسا بھی تم چاہو اور جو میں پورا کر سکتی ہوں۔ میں تیار ہوں"۔ ڈریکی نے کہا۔

"اس کے بدلے میں مجھے کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"صرف اتنا کہ مجھے ہلاک مت کرو"...... ڈریکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کرنل مارشل کو یہاں بلا لو۔ پھر معاہدہ مکمل"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اب کسی قیمت پر پراجیکٹ سے باہر نہیں آ سکتا"۔ ڈریکی نے کہا۔

"تو پھر تم ہمیں ساتھ لے کر اس کے پاس پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ وہاں میں بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ تمہارے بارے میں تو خیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"...... ڈریکی نے جواب دیا۔

"پھر تم بتاؤ کہ معاہدہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اسی لمحے جولیا واپس آ گئی اس کے ہاتھ میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"میں کیا بتاؤں۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ تم بتاؤ میں کیا کر سکتی ہوں"...... ڈریکی نے کہا۔

"تم کرنل مارشل کو کال کرو اور اسے بتاؤ کہ تم نے ہماری رہائش گاہ ٹریس کر لی ہے اور اب تم ریڈ کرنے والی ہو"...... عمران

نے کہا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا"...... ڈریکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی نفع نقصان۔ یہ سوچنا میرا کام ہے تمہارا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تم اس فریکوئنسی سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ سکی"...... ڈریکی نے کہا۔

"تمہاری سمجھ میں یہ باتیں آ سکتیں ڈریکی تو تم کرنل مارشل کی جگہ پراجیکٹ کی انچارج نہ بن چکی ہوتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی جو ڈریکی نے بتائی تھی۔ یہ فریکوئنسی اس فریکوئنسی سے مختلف تھی جس پر پہلے وہ کرنل ڈیوک سے بات کر چکا تھا۔ شاید یہ کرنل مارشل کی ذاتی فریکوئنسی تھی۔

"جولیا اس کے منہ میں رومال ڈال دو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا اٹھ کر ڈریکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے رومال نکال لیا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب"...... ڈریکی نے کہا ہی تھا کہ جولیا نے اس کے بات کرتے وقت منہ کھلنے پر رومال اس کے منہ میں ڈال دیا اور پھر اطمینان سے واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ ڈریکی کالنگ ۔ اوور"...... عمران کے منہ سے ڈریکی کی آواز نکلی تو ڈریکی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

"یس ۔ کرنل مارشل اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارشل ۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ ٹریس کر لی ہے ۔ اب میں ولسن کے ساتھ وہاں ریڈ کرنے جا رہی ہوں ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اچھا ۔ وہ کیسے ۔ پہلے مجھے تفصیل بتاؤ ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے وہ ساری تفصیل بتا دی کہ عمران ایک لڑکی کے ساتھ کلب میں آیا جبکہ اس کے باقی تین ساتھی علیحدہ رہے اور پھر ان کی نگرانی کرتے ہوئے ان کی رہائش گاہ تک پہنچ جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"تم احمق تو نہیں ہو گئی ڈریکی ۔ کیا تم نے عمران کو بچہ سمجھ لیا ہے ۔ وہ تمہیں دیکھتے ہی پہچان گیا ہو گا اور نگرانی بھی اس کی نظروں سے نہیں چھپ سکتی ۔ اب وہ الٹا وہاں تمہارے لئے ٹریپ بچھائے بیٹھا ہو گا ۔ تمہیں وہیں کلب میں ہی اس پر فائر کھول دینا چاہئے تھا ۔ اس کے ساتھیوں کی اتنی اہمیت نہیں ہے ان سے بعد میں نمٹا جا سکتا تھا ۔ اوور"...... کرنل مارشل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کیوں پریشان ہو رہے ہو مارشل ۔ تم یقین کرو کہ میں

عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تمہارے سامنے لے آؤں گی ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اچھی طرح محتاط ہو کر اور ارد گرد دیکھ بھال کرتے ہوئے ریڈ کرنا ڈریکی ۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا تم اس کے ہاتھ آ جاؤ ۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"فکر مت کرو ۔ ایسا نہیں ہو گا ۔ ویسے میں ان کا خاتمہ کر کے تمہیں دوبارہ کال کروں گی اور پھر تم خود ان کی لاشیں دیکھ کر تسلی کر لینا ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ڈریکی ۔ میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتا ۔ اوور" ۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے تو پھر کیسی احتیاط ۔ اوور" ۔ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بلیک ایجنسی کے چیف کو اطلاع دینی پڑے گی ۔ وہ یہاں سے کسی کو تمہارے پاس بھیجے گا جو لاشوں کی تصدیق کرے گا اس کے بعد شاید مجھے اجازت مل سکے ۔ اس سے پہلے نہیں ۔ اوور" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ۔ اس طرح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔ اگر تم کہو تو میں براہ راست چیف کو کال کر کے کہہ دوں ۔ اوور" ۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ۔ میں خود بات کروں گا ۔ تم بہرحال انتہائی محتاط رہنا ۔

اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جلد ہی تمہیں خوش خبری سناؤں گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے ڈریکی کی آواز اور لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کر لوں"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ ڈریکی کے منہ میں چونکہ رومال ٹھنسا ہوا تھا اس لئے وہ ویسے ہی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر برآمدے میں موجود صفدر نے عمران کو باہر آتے دیکھ کر کہا۔

"جہاں دو خواتین ہوں وہاں اکیلے مرد کی موجودگی شائستگی اخلاق کے خلاف ہے اس لئے میں باہر آگیا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ڈریکی سے جو کام لینا تھا وہ لے لیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

"تو اب آپ بھی ہم سے مطلب پوچھیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ جولیا کو کس لئے اکیلی چھوڑ آئے ہیں تاکہ وہ ڈریکی کا خاتمہ کر سکے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ میں نے اسے کہا ہے کہ میں ساتھیوں سے مشورہ

کرنے جا رہا ہوں۔ وہ وہیں ٹھہرے"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ایک ہی بات ہے یہ مشورے کا لفظ ہی جولیا کے لئے کافی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے ارے۔ کہیں واقعی وہ اسے ختم نہ کر دے۔ جاؤ جا کر دیکھو اور اگر اس نے ایسا نہ کیا ہو تو اسے منع کر دینا"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود چلے جائیں۔ آپ کی بات زیادہ تسلیم کی جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"پھر وہ مشورہ کیسے ہو گا"...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جولیا دوڑتی ہوئی باہر آئی تو صفدر اور عمران دونوں اسے اس انداز میں آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آکر دیکھو کیا ہو رہا ہے ڈریکی کو۔ یوں لگ رہا ہے جیسے اس کے پورے جسم میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو"۔ جولیا نے کہا تو عمران واقعی دوڑ پڑا۔ صفدر اس کے پیچھے تھا اور جب عمران کمرے میں داخل ہوا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ سامنے کرسی پر ڈریکی کی لاش موجود تھی۔ اس کا جسم ابھی تک کانپ رہا تھا جبکہ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے جسم میں کوئی خاص ڈیوائس

تھا جسے آپریٹ کیا گیا ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں فوراً یہ کوٹھی چھوڑنا پڑے گی۔ میرے خیال میں ساتھ والی کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے اس کے باہر برائے فروخت کا بورڈ میں نے دیکھا تھا۔ چلو سامان اٹھاؤ اور وہاں شفٹ ہو جاؤ۔ چلو جلدی کرو"۔ عمران نے کہا تو سب تیزی سے حرکت میں آگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دائیں ہاتھ پر موجود خالی کوٹھی میں پہنچ چکے تھے۔ تنویر اوپر والی منزل پر جا کر نگرانی کر رہا تھا جبکہ باقی ساتھی عقبی اور سامنے کے رخ پر موجود تھے اور عمران جولیا کے ساتھ اندرونی کمرے میں موجود تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم ڈریکی کی موت پر الجھ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایسا کیوں ہوا ہے بظاہر اس کی کوئی منطق میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں آ رہی۔ ہیڈ کوارٹر اس کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی ہو گی انہوں نے اسے ختم کر دیا"...... جولیا نے کہا۔

"بلیک ایجنسی کے کسی بڑے ایجنٹ کا اس انداز میں خاتمہ اس وقت کیا جاتا ہے جولیا جب انہیں خدشہ ہو کہ کوئی بہت بڑا راز افشا ہونے والا ہو۔ ورنہ ایسے ایجنٹوں کی ٹریننگ پر انہوں نے لاکھوں ڈالرز خرچ کئے ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہو گا جبکہ یہ ڈیگوشیا جزیرہ ہے اور اتنے طویل فاصلے سے کسی ڈیوائس

کو اتنی آسانی سے آپریٹ نہیں کیا جا سکتا۔ تیسری بات یہ کہ اسے تو پراجیکٹ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا پھر اسے ایسا کون سا راز معلوم تھا جسے افشا کرنے سے روکنے کے لئے اسے اس انداز میں ہلاک کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"میں بتاتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے جانے کے بعد میں نے اس کے منہ سے رومال نکال لیا تو اس نے تمہاری آواز نقل کرنے والی عادت پر حیرت کا اظہار کیا۔ میں نے اسے کہا کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتی ہے تو پراجیکٹ کا راستہ بتا دے جو اسے کرنل مارشل نے اپنے پہنچنے کے لئے بتایا تھا۔ میں نے ویسے ہی اندازے سے کہہ دیا تھا کیونکہ تم نے ڈریکی کی آواز اور لہجے میں جس انداز میں کرنل مارشل سے بات کی تھی اور جو کرنل مارشل کا ڈریکی کے لئے لہجہ تھا اس سے میں سمجھ گئی تھی کہ ان دونوں کے درمیان کسی قسم کے تعلقات ہیں اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کرنل مارشل اور ڈریکی ایک جزیرے پر رہ کر بھی علیحدہ علیحدہ رہیں۔ گو میری بات سن کر ڈریکی نے انکار کر دیا کہ اسے کوئی راستہ معلوم نہیں لیکن جب میں نے سختی کی تو اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ اسے واقعی زندہ چھوڑ دیا جائے گا اور پھر اس نے بتانا شروع کیا اس نے بتایا کہ ایکریمیا میں ایک نقشہ کرنل مارشل کو دیا گیا تھا جس پر

ڈیگو شیا جزیرے پر پراجیکٹ تک کرنل مارشل کے پہنچنے کا وہ راستہ تھا جو خصوصی طور پر اوپن کیا گیا تھا لیکن ساتھ ہی ایک اور راستہ بھی بتایا گیا تھا جو کسی ایمرجنسی کے دوران یہ راستہ استعمال کر سکتے تھے اور یہ راستہ زولو لینڈ کے شمال مشرق میں ایک زرعی فارم کے تہہ خانے سے شروع ہوتا ہے اور ٹاپ ایمرجنسی میں اسے اوپن رکھا جاتا ہے۔ ابھی اس نے یہاں تک بات کی تھی کہ یکلخت اس کے جسم کو ایک خوفناک جھٹکا لگا۔ اس کی زبان بند ہو گئی اور پھر اس کی وہ حالت ہو گئی جو میں نے باہر آکر بتائی تھی۔ میں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو میں باہر بھاگی لیکن واپسی تک وہ ختم ہو چکی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ اس راستے کو بتانے کی وجہ سے اسے ختم کیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ویری گڈ جولیا۔ تم نے بہت بڑا کام کر دکھایا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا اشارہ سمجھ گئی تھی کہ میں تمہاری عدم موجودگی میں اسے اپنے مخصوص انداز میں ٹٹولوں لیکن وہ تو بتانے سے پہلے ہی ختم ہو گئی۔ پھر کیا کام ہوا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے وہ مخصوص راستہ معلوم کر لیا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ کچھ کام نہیں ہوا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ زرعی فارم کے تہہ خانہ کے الفاظ سے تم راستہ تلاش کر لو گے"...... جولیا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آسانی سے۔ صرف اس کا دہانہ معلوم ہونا چاہئے تھا۔ اصل میں ڈریکی اسی راستہ بتانے کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اس سے حماقت ہوئی کہ اس نے ٹاپ ایمرجنسی اوپن کرنے کے الفاظ کہہ دیئے۔ بلیک ایجنسی نے یقیناً اپنے ایجنٹوں کے دماغ میں ان الفاظ کو خصوصی طور پر فیڈ کیا ہو گا کہ جیسے ہی یہ لوگ کسی ٹاپ ایمرجنسی کو اوپن کریں گے تو فوراً ان کے دماغ کی لہریں اس مخصوص ڈیوائس کو آپریٹ کر کے انہیں ہلاک کر دیں گی۔ جبکہ ڈریکی نے کوئی ٹاپ ایمرجنسی اوپن نہ کی تھی اور نہ کر رہی تھی۔ اس نے یہ الفاظ دوسرے پیرائے میں استعمال کئے تھے اس کے باوجود چونکہ یہ الفاظ استعمال ہو گئے تھے اس لئے وہ ختم ہو گئی"۔ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا ہو گا۔ اس کا مطلب کہ اس کرنل مارشل کو اس کی ہلاکت کا علم نہیں ہوا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اسے یقیناً اب تک اطلاع دے دی گئی ہو گی کیونکہ اس ڈیوائس کا لنک ہیڈ کوارٹر کی مخصوص مشینری کے ساتھ لازماً ہوتا ہے جیسے ہی یہ ڈیوائس آپریٹ ہوتا ہے وہاں کاشن مل جاتا ہے کہ یہ ایجنٹ ختم ہو گیا ہے اور ڈریکی کی ہلاکت کی اطلاع لازماً ہیڈ کوارٹر کو مل چکی ہو گی اور چونکہ یہ کرنل مارشل کے ساتھ یہاں آئی تھی اس لئے اسے لازماً یہ اطلاع دے دی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... باہر موجود صفدر نے انہیں باہر آتے دیکھ کر کہا۔

"جولیا نے ڈریکی کی موت کی وضاحت کر کے ایک بہت بڑی الجھن سے مجھے بچا لیا ہے ہم اس لئے یہاں سائیڈ کوٹھی میں آگئے تھے کہ اس کی موت کی وجہ سے وہاں ریڈ ہو گا لیکن اب وضاحت کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اس کے اندر موجود ڈیوائس مخصوص الفاظ کی ادائیگی کی وجہ سے خودبخود آپریٹ ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ساری تفصیل بتا دی۔

"تو پھر کیا اب ہمیں اس زرعی فارم پر جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس ڈریکی کے اور ساتھی بھی تو ہیں جو ہمیں یہاں پہنچا کر گئے ہیں ہو سکتا ہے کہ کرنل مارشل انہیں ہمارے خلاف حرکت میں لے آئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب وہ ہمیں یہاں تلاش ہی کرتے رہیں گے جبکہ ہم زولو لینڈ پہنچ جائیں گے اس لئے جلدی نکلو یہاں سے"...... عمران نے کہا اور صفدر اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے آگے بڑھ گیا۔

"تم معلوم تو کرو کہ کرنل مارشل کو اس بارے میں معلومات بھی ہیں یا نہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ چونکہ وہ

پہلے اس فریکونسی پر بات کر چکا تھا اور وہی فریکونسی ابھی تک ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ تھی اس لئے اسے دوبارہ ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈریکی کالنگ۔ اوور"...... عمران نے ڈریکی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم عمران بول رہے ہو کیونکہ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ ڈریکی کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو اس کی موت کی اطلاع مل چکی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ میں نے ڈریکی کو ہلاک نہیں کیا۔ وہ خود ہلاک ہوئی ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ میں ویسے بھی خواتین کے حق میں سافٹ کارنر رکھتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس احمق نے مجھے کال کر کے بتایا تھا کہ اس نے تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی اور وہ تم پر ریڈ کرنے والی ہے۔ میں نے اسے محتاط رہنے کے لئے کہا تھا لیکن وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا لیکن اب یہ میری طرف سے چیلنج ہے کہ تمہارے سانس گنے جا چکے ہیں۔ اوور"...... کرنل مارشل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو پراجیکٹ کے اندر قید کر دیا گیا ہے کرنل مارشل اور جب تک ایکریمیا سے کوئی اور ٹیم یہاں پہنچے گی اس وقت تک تو

بہت سا پانی پلوں کے نیچے سے بہہ چکا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اب ہر صورت میں ڈیگوشیا میں ہی ہلاک ہونا پڑے گا۔ میری یہ بات نوٹ کر لو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"تمہارا آئیڈیا درست تھا"...... جولیا نے کہا۔

"بس۔ تمہارے بارے میں میرے آئیڈیاز غلط ثابت ہوتے ہیں ورنہ باقی سب کے بارے میں میرے آئیڈیاز ہمیشہ درست ہی نکلتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم جان بوجھ کر انہیں غلط کر دیتے ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی جبکہ عمران مسکرا کر رہ گیا۔

جیمز اپنے چار ساتھیوں سمیت ڈیگوشیا جزیرے کی ایک کالونی کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ڈرکی سیکشن سے متعلق تھے اور انہوں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے ویگن میں ڈال کر ریڈ کلب کے ولسن کے ایک خفیہ پوائنٹ پر پہنچایا تھا جبکہ ان کا انچارج کراڈ وہیں رہ گیا تھا۔ جیمز اور باقی ساتھی اسی ویگن میں واپس یہاں پہنچ گئے تھے۔ انہیں پوری طرح اطمینان تھا کہ ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کے بعد وہ یہاں تفریح کرنے کے لئے آزاد ہوں گے۔ لیکن جب تک انہیں باقاعدہ اس کی اجازت نہ مل جاتی اس وقت تک وہ یہاں رہنے پر مجبور تھے۔ انہیں ولسن کے اس پوائنٹ سے آئے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن ابھی تک نہ کراڈ واپس آیا تھا اور نہ ہی مادام ڈریکی نے ان کے ساتھ کوئی رابطہ کیا تھا جبکہ وہ پانچوں بڑی

شدت سے ان کی کال کا انتظار کر رہے تھے تاکہ اس قید سے نکل کر وہ اطمینان سے ڈیگوشیا میں تفریح اور عیاشی کر سکیں۔ وہ پانچوں ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔ فون اور ٹرانسمیٹر انہوں نے سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو جیمز اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ جیمز نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا ڈائل چیک کیا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کال کراڈ یا مادام ڈریکی کی طرف سے نہ کی جا رہی تھی بلکہ یہ کوئی نامعلوم فریکونسی تھی۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ کس کی کال آ رہی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"مادام کر رہی ہو گی اور کس نے کال کرنی ہے"...... اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوئی نامعلوم فریکونسی ہے"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر کا بٹن آن ہوتے ہی کرنل مارشل کی تیز آواز سنائی دی تو جیمز اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے شاید وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کرنل مارشل بھی انہیں براہ راست کال کر سکتا ہے۔

"یس سر۔ میں جیمز بول رہا ہوں۔ مادام ڈریکی سیکشن کا جیمز۔ اوور"...... جیمز نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کراڈ کہاں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر

پوچھا گیا۔

"جناب۔ وہ تو مادام کے ساتھ ریڈ کلب کے ولسن کے خصوصی پوائنٹ پر ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا تو جیمز نے تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ولسن اور کراڈ بھی وہاں ساتھ ہی ختم ہو گئے ہوں گے۔ ویری بیڈ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیمز اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ اوور"...... جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مادام ڈریکی ہلاک ہو چکی ہے۔ یقیناً وہاں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہوش میں لایا گیا ہو گا اور انہوں نے سچوئیشن تبدیل کر دی۔ نتیجہ یہ کہ وہاں موجود سب افراد ہلاک ہو گئے اور مادام ڈریکی کو قید کر لیا گیا ہو گا۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"لیکن ابھی آپ کہہ رہے تھے کہ وہ بھی ہلاک ہو گئی ہیں۔ اوور"۔ جیمز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ اپنے اندر ایک خصوصی ڈیوائس کے آپریٹ ہونے پر ہلاک ہوئی ہے۔ ہیڈ کوارٹر سے مجھے اطلاع دی گئی ہے اور اس

ڈیوائس کی وجہ سے جو کچھ ڈریکی نے بتایا ہے وہ بھی ہیڈ کوارٹر میں ٹیپ ہو چکا ہے اور اس ٹیپ سے معلوم ہوا ہے کہ مادام ڈریکی نے انہیں پراجیکٹ کا خصوصی خفیہ راستہ بتانا شروع کیا تھا لیکن پھر اس کے منہ سے ٹاپ ایمرجنسی اوپن کے الفاظ نکل گئے جس کی وجہ سے وہ ڈیوائس فل آپریٹ ہو گیا اور ڈریکی ہلاک ہو گئی۔ بہر حال اب یقیناً یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس خفیہ راستے کو استعمال کریں گے۔ تم کتنے افراد بچ گئے ہو۔ اوور"...... کرنل مارشل نے پوچھا۔

"مجھ سمیت پانچ افراد ہیں جناب۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"تو میں تم پانچوں کو اپنے سیکشن میں ٹرانسفر کر رہا ہوں کیونکہ ڈریکی کے ساتھ ہی اس کا سیکشن بھی ختم ہو چکا ہے۔ اب تم نے پوری قوت سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنا ہے۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"تو سنو۔ فوراً زولو لینڈ پہنچ جاؤ۔ وہاں شمال مشرق میں ایک میدان کے کونے میں ایک قدیم دور کی ٹوٹی پھوٹی زرعی فارم کی عمارت موجود ہے۔ اس کے اندر سے خفیہ راستہ جاتا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی لازماً اور فوری طور پر وہاں پہنچیں گے۔ میں اندر سے ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ تم ان کے خلاف حرکت میں آ جاؤ اور ان پر اچانک فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دو۔ ان کے سامنے آنے یا انہیں بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بھی

سن لو کہ چاہے وہ ایک ہو یا زیادہ تم نے انہیں بغیر کسی توقف کے ہلاک کر دینا ہے پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔ لیکن تم پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا پورا نام کیا ہے۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"انتھونی جیمز۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"تمہارے والد کا کیا نام ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرے والد کا نام ہنری تھا۔ اوور"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ تم اسلحہ لے کر فوراً اس زرعی فارم پر پہنچو لیکن انتہائی محتاط رہنا۔ اگر تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نظروں میں آ گئے تو تمہارا حشر بھی کراڈ جیسا ہو گا اور اگر تم نے انہیں مار گرایا تو تم سب کو نہ صرف بلیک ایجنسی میں اعلیٰ عہدے دیئے جائیں گے بلکہ اس قدر انعامات بھی تمہیں ملیں گے کہ تم باقی ساری زندگی لارڈز کی طرح گزارنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔ اوور"...... جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا اور میری فریکوئنسی نوٹ کر لو۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل مارشل نے کہا اور پھر اپنی فریکوئنسی بتا کر اس نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا تو جیمز نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ دوستو۔ قدرت نے بڑا اچھا موقع دیا ہے۔ آؤ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں"...... جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں

سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ویگن میں سوار زولو لینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ زولو لینڈ پہنچ کر انہوں نے ویگن کا رخ شمال مشرق کی طرف کر دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ زولو لینڈ سے کافی باہر آگئے تو انہیں دور سے وسیع میدان کے کنارے پر زرعی فارم جیسی ٹوٹی پھوٹی عمارت نظر آنے لگ گئی۔

" کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہم سے پہلے وہاں نہ پہنچ چکے ہوں"۔ جیمز کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس کے ساتھی ولسن نے کہا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جیمز خود تھا جبکہ ولسن اس کے ساتھ اور باقی تین افراد عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ آخر میں کھلی جگہ میں اسلحے کا ایک بڑا سا بیگ پڑا ہوا تھا۔

" دیکھو۔ لیکن بہرحال ہمیں وہاں جا کر جائزہ تو لینا ہی ہو گا"۔ جیمز نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ویگن کو اس عمارت کے قریب لے جا کر روک دیا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے نیچے اترے اور دوڑتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ عمارت خاصی ٹوٹی پھوٹی اور ویران پڑی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ اس میں ایک تہہ خانہ بھی تھا۔

"یہاں ابھی تک وہ لوگ نہیں پہنچے اس لئے اب ہم نے یہاں اس انداز میں پکٹنگ کرنی ہے کہ وہ لوگ کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں"...... جیمز نے کہا۔

" ہم عمارت کے اندر چھپ کر بیٹھ سکتے ہیں جیسے ہی وہ لوگ

یہاں پہنچیں گے ہم ان پر فائر کھول دیں گے"...... ایک دوسرے ساتھی نے کہا۔

" نہیں ٹونی۔ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ عام چور نہیں ہیں کہ ویسے ہی منہ اٹھائے سیدھے اندر چلے آئیں گے۔ سب سے پہلے ہم نے ویگن یہاں سے دور درختوں کے کسی جھنڈ میں چھپانی ہے۔ اس کے بعد ہم نے چاروں طرف اس انداز میں مورچہ بندی کرنی ہے کہ یہ لوگ کسی بھی طرف سے آئیں ہماری نظروں سے نہ بچ سکیں"۔ جیمز نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی انہوں نے واقعی ایک فول پروف منصوبہ تیار کر لیا کیونکہ وہ سب انتہائی تربیت یافتہ افراد تھے۔ تھوڑی دیر بعد ویگن کو وہاں سے کافی فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ میں چھپا دیا گیا جبکہ جیمز اور ٹونی اس راستے پر ایک ٹوٹی پھوٹی دیوار کی اوٹ میں لیٹ گئے جو راستہ زولو لینڈ کی طرف سے آتا تھا جبکہ ولسن سامنے ایک جھاڑی کی اوٹ میں موجود تھا اور باقی ساتھی عمارت کے عقبی طرف مورچہ زن ہو گئے تھے۔ انہیں وہاں بیٹھے ابھی ایک گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ انہیں دور سے ایک کار آتی دکھائی دی تو وہ سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے کیونکہ کار کا رخ اس عمارت کی طرف ہی تھا۔ جیمز کی نظریں اس کار پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

" میرا خیال ہے اس کار کو ہی میزائل سے اڑا دیا جائے اس طرح یہ سب آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے"...... ٹونی نے کہا۔

" ہاں۔ تمہارے پاس میزائل گن موجود ہے تم ہوشیار رہو"۔

جیمز نے کہا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار مسلسل آگے بڑھی چلی آ رہی تھی لیکن اب اس کی رفتار پہلے سے سست ہو گئی تھی اور تھوڑی دیر بعد کار ان کے سامنے سے گزرنے لگی۔

"فائر کرو"...... اچانک جیمز نے کہا تو ٹونی نے ٹریگر دبا دیا۔ کار اب سست رفتاری سے چلتی ہوئی ان کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی ایک کیپسول میزائل گن کی نال سے نکلا اور سیدھا کار سے جا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے کار اس طرح ہوا میں اچھلی جیسے ہوائی جہاز اچانک رن وے پر دوڑتے دوڑتے فضا میں اٹھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کار کے پرزے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔

"وہ مارا۔ آؤ"...... جیمز نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دیوار کی اوٹ سے نکل کر کار کی طرف دوڑ پڑا اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ کار کا بقیہ ڈھانچہ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی کار نے آگ پکڑ لی۔

"رک جاؤ۔ کار کی پٹرول ٹینکی پھٹنے والی ہے"...... جیمز نے چیخ کر کہا اور خود بھی رک گیا۔ اس کے پیچھے دوڑ کر آنے والا ٹونی بھی یکلخت رک گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور کار کا ڈھانچہ آگ کے ایک بڑے شعلے میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔

"وکٹری۔ اب ان کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ نہیں رہا"...... جیمز نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو ٹونی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس

کے چہرے پر بھی بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد آگ مدھم پڑ گئی تو جیمز آگے بڑھا۔ اس کے ساتھی بھی آگئے تھے۔ ان میں وہ بھی شامل تھے جو عقبی طرف تھے اور جب آگ مکمل طور پر بجھ گئی تو وہ سب بے اختیار ناچنے لگے کیونکہ کار کے ڈھانچے کے ساتھ ہی چار انسانوں کے جلے ہوئے ڈھانچے بھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔

"جلدی کرو۔ کرنل مارشل کو اطلاع دو"...... ولسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جیمز نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جیمز کالنگ۔ اوور"...... جیمز نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل مارشل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل مارشل کی آواز سنائی دی اور جیمز نے ساری روئیداد تفصیل سے دوہرا دی۔

"تمہارا پورا نام کیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"انتھونی جیمز۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیا۔

"تمہارے والد کا کیا نام ہے۔ اوور"...... کرنل مارشل نے پوچھا۔

"ہنری نام ہے۔ اوور"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی جیمز بول رہے ہو۔

اب بتاؤ کہ کتنے افراد سوار تھے۔اوور"۔ کرنل مارشل نے پوچھا۔

" چار افراد جناب اور چاروں کے جلے ہوئے ڈھانچے موجود ہیں۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

" چار افراد کے ساتھ کوئی عورت بھی موجود تھی۔اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

" نو سر۔صرف چار مرد موجود تھے۔عورت نہیں تھی۔اوور"۔ جیمز نے جواب دیا۔

" لیکن اب یہ بات کیسے طے ہو گی کہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد تھے۔اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" باس۔اور کسی کو اس ٹوٹی پھوٹی اور اس ویران علاقے میں موجود عمارت کی طرف آنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔اوور"۔ جیمز نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔بہرحال تم یہاں ابھی پکٹنگ اسی انداز میں جاری رکھو جیسے کر رہے ہو ان لوگوں نے آنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور یہ لوگ آجائیں۔ تم نے کافی رات تک ایسا کرنا ہے اور پھر واپس چلے جانا ہے کیونکہ رات گئے تک یہ لوگ نہ آئے تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد تھے۔اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

" یس باس۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

" اوکے۔ انتہائی محتاط رہنا کیونکہ یہ فریب بھی ہو سکتا ہے۔

اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

" یس سر۔اوور"...... جیمز نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" چلو واپس اپنے اپنے ٹھکانوں پر"...... جیمز نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

" لیکن جیمز اب اگر وہ لوگ آئے تو یہاں اس کار کے ڈھانچے کو دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے اس لئے ہمیں اب یہاں سے کچھ پہلے مورچہ بندی کرنا چاہئے"...... ٹونی نے کہا۔

" نہیں۔یہ جگہ بہترین ہے۔ویسے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن باس کی بات بھی ٹھیک ہے اور ویسے اگر ان آنے والوں کا تعلق ان افراد سے نہ ہوا تو وہ کار کا ڈھانچہ دیکھ کر رکیں گے نہیں"...... جیمز نے کہا تو ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب واپس اپنے اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے جبکہ جیمز اور ٹونی اسی ٹوٹی ہوئی دیوار کی اوٹ میں جا کر لیٹ گئے تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کار میں سوار زولو لینڈ میں موجود تھا۔ کار زولو لینڈ پہنچتے ہی بجائے آگے بڑھنے کے ایک کلب کی طرف مڑی تو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا ہوا۔ ہم نے تو شمال مشرق کی طرف جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں کھلا میدان ہو گا اور ہماری کار دور سے نظر آ جائے گی اور کرنل مارشل جیسے ایجنٹ نے لازماً وہاں ایسے سائنسی آلات نصب کرا دیئے ہوں گے جن کی وجہ سے ہم مارک ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کلب کی پارکنگ میں لا کر روک دی۔

"اسے کیا معلوم کہ ڈریکی اس بارے میں ہمیں بتا چکی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"نہ بھی معلوم ہو تب بھی اس نے بہرحال حفاظتی انتظامات لازماً کر رکھے ہوں گے کیونکہ اسے یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ ڈریکی ہماری قید میں ہلاک ہوئی ہے اور ڈریکی کو وہ اس خصوصی راستے کے بارے میں بتا چکا ہے"...... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر گیا۔ اس کے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے یہاں سے اس علاقے کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں پھر آگے بڑھیں گے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب پر ہارسٹ کلب کا نیون سائن مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ کلب میں آنے جانے والے افراد اعلیٰ طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔ وہ سب ہال میں داخل ہوئے تو ہال میں خاموشی تھی حالانکہ وہاں کافی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

"جولیا میرے ساتھ جائے گی آپ یہاں ہال میں بیٹھیں"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل ایک سائیڈ پر مڑ گئے جبکہ عمران جولیا کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں تین لڑکیاں موجود تھیں۔ دو لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک لڑکی فون سننے میں مصروف تھی۔

"یس سر"...... اس فون سننے والی لڑکی نے رسیور کریڈل پر رکھ

کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران وہاں پہنچ کر رک گیا تھا۔

" ہارسٹ سے کہو کہ ایکریمیا کے لارڈ انتھونی کا دوست مائیکل آیا ہے۔ ان کا خصوصی پیغام پہنچاتا ہے"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو لڑکی نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے اور جو کچھ عمران نے کہا تھا وہی اس نے دوہرا دیا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" بائیں ہاتھ راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے تشریف لے جائیں باس آپ کے منتظر ہیں"...... لڑکی نے ہاتھ کے اشارے سے راہداری کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

" کیا تم اس ہارسٹ کو پہلے سے جانتے ہو جو اس کے لئے باقاعدہ ٹپ لے کر آئے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ہارسٹ لارڈ انتھونی کا کوئی پروردہ ہے۔ تم نے وہاں ہال میں لارڈ کی بڑی سی تصویر نہیں دیکھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا تمہیں یہاں آکر معلوم ہوا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ہاں۔ ویسے میں لارڈ کو نہ صرف اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ کئی بار اس سے ملاقات بھی ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا۔ وہ اس وقت راہداری میں سے ہی گزر رہے تھے۔

" لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہاں کا مالک ہارسٹ ہی ہوگا"۔ جولیا نے کہا۔

" ہارسٹ صاحب نے بھی کاؤنٹر کے پیچھے اپنی بڑی سی تصویر لگوا رکھی ہے جس کے نیچے اس کا نام اور پروپرائٹر کے الفاظ درج تھے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" حیرت ہے۔ تمہاری نظریں نجانے کہاں کہاں پڑتی رہتی ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

" جہاں جہاں اماں بی نے منع کر رکھا ہے وہاں بالکل نہیں پڑتیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہارسٹ کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ خاصا بڑا اور اچھے انداز میں سجایا گیا آفس تھا۔ ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کاروباری آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

" میرا نام ہارسٹ ہے"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام مائیکل ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ اور ہمارے پاس لارڈ انتھونی پیٹر کی ٹپ موجود ہے"...... عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے ہارسٹ کے ساتھ بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا جبکہ جولیا نے صرف سرہلایا اور ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔

"فرمائیے آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... ہارسٹ نے دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لائم جوس"...... عمران نے کہا تو ہارسٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے کسی کو لائم جوس بھیجنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لارڈ صاحب نے کوئی کارڈ دیا ہو"...... ہارسٹ نے کہا۔

"میں نے انہیں کہا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ ہارسٹ سے صرف اتنا کہہ دیں کہ ان کی تصویر اب کافی پرانی ہو گئی۔ نئی لگاؤ"۔ عمران نے کہا تو ہارسٹ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ ہمیشہ یہی تقاضا کرتے ہیں لیکن مجھے ان کی یہ تصویر بے حد پسند ہے جو ہال میں لگی ہوئی ہے"...... ہارسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں لائم جوس کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور جولیا کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"اب فرمائیے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ یہ کلب بھی

لارڈ صاحب کا ہی ہے اور میں بھی ان کا خادم ہوں"...... ہارسٹ نے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے کان کنی کے سلسلے میں باقاعدہ کوئی فرم بنائی ہوئی ہے۔ ہارسٹ انٹرپرائزز کے نام سے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... ہارسٹ نے کہا۔

"لیکن یہاں ڈیگوشیا جزیرے پر کیا کان کنی کی جاتی ہے"۔ عمران نے کہا تو ہارسٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈیگوشیا کے مشرقی علاقے میں مجھے اس کی ضرورت پڑی تھی۔ حکومت ایکریمیا نے اس سلسلے میں لارڈ صاحب کی خدمات لیں تھیں۔ لارڈ صاحب پورے ایکریمیا میں کان کنی کے سلسلے میں سب سے بڑی فرم کے مالک ہیں۔ لارڈ صاحب نے مجھے یہاں کا کام دے دیا۔ میں نے فرم بنائی، مشینری منگوائی اور ایکریمیا سے ماہرین منگوائے۔ ہم نے کچھ عرصہ یہاں کام کیا پھر یہ کام روک دیا گیا۔ البتہ ہمیں کہا گیا کہ ہم ابھی یہیں رہیں امید ہے دو تین ماہ بعد دوبارہ ضرورت پڑ سکتی ہے جبکہ یہ منصوبہ میرے پاس رہے گا اس لئے ابھی تک یہ فرم قائم ہے ماہرین بھی موجود ہیں اور مشینری بھی موجود ہے"۔ ہارسٹ نے کہا۔

"میں نے بھی لارڈ صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تھی۔ انہوں نے آپ کا نام لیا اور مجھے کہا کہ میں آپ سے ملوں اور ان کی

ٹپ دے دوں۔ آپ مجھ سے مکمل تعاون کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی۔ میں تو پوچھ رہا ہوں کہ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ ہارسٹ نے کہا۔

"زولو لینڈ کے شمال مشرق میں ایک وسیع میدان کے آخری کونے پر ایک زرعی فارم کی پرانی ٹوٹی پھوٹی سی عمارت ہے کیا آپ نے اسے دیکھا ہے کبھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک بار میں اس علاقے سے گزرا تھا"...... ہارسٹ نے کہا۔ البتہ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس زرعی فارم کی عمارت میں ایک تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانے سے ایک قدیم زیرزمین معبد کو راستہ جاتا ہے۔ خفیہ راستہ۔ ہم نے اس راستے کو ٹریس کر کے اس معبد کو دریافت کرنا ہے۔ اگر آپ اپنے دو ماہرین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تو یہ کام آسان ہو جائے گا اور ہم اس کا باقاعدہ معاوضہ دیں گے کیونکہ ہم اقوام متحدہ کے تحت کام کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں بھجوا دیتا ہوں اور اس قدر معمولی کام کے لئے معاوضے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی لارڈ صاحب کا نام درمیان میں آنے کے بعد میں معاوضہ لے ہی نہیں سکتا"...... ہارسٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو تین نمبر پریس کر دیئے۔

"انتھونی سے میری بات کراؤ"...... ہارسٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گھنٹی بج اٹھی تو ہارسٹ نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہارسٹ نے کہا۔

"کراؤ بات"...... ہارسٹ نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔

"انتھونی۔ ہارسٹ بول رہا ہوں۔ زولو لینڈ کے شمال مشرق میں ایک وسیع میدان ہے جس کے آخری کونے میں ایک زرعی فارم کی پرانی تباہ شدہ عمارت موجود ہے۔ اس کے تہہ خانے سے کسی زیر زمین معبد کو راستہ جاتا ہے۔ لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ اس راستے کو ٹریس کیا جائے۔ تم جیمس کو میری طرف سے بتا دو کہ وہ اپنے ساتھی اور ٹریسنگ مشینری لے کر فوراً وہاں پہنچے اور یہ راستہ ٹریس کرے۔ لارڈ صاحب کے آدمی وہاں علیحدہ پہنچ رہے ہیں۔ ان کا نام مائیکل اور ان کی ساتھی خاتون کا نام مارگریٹ ہے۔ یہ راستہ ٹریس کر کے وہ واپس آجائیں باقی کام وہ خود کر لیں گے"...... ہارسٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فوراً بھیجو"...... ہارسٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جیمسن ایسے کاموں کا ماہر ہے جناب۔ وہ آپ کا کام یقیناً کر دے گا"...... ہارسٹ نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے حد شکریہ۔ اب ہمیں اجازت تاکہ ہم بھی وہاں پہنچ سکیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ہارسٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران

نے اس سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا جبکہ جولیا نے صرف اس کا شکریہ ادا کیا اور عمران کے پیچھے چل پڑی۔

"تمہارا دماغ واقعی شیطان کا کارخانہ ہے"...... جولیا نے باہر راہداری میں آتے ہی کہا۔

"اوہ۔ پھر تو سکوپ بن گیا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسا سکوپ"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ خالی دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے اور خالی دماغ کا مطلب ہوا احمق اور احمقوں کو خواتین بطور شوہر بے حد پسند کرتی ہیں"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب تو الٹ تھا کہ جس طرح شیطان شاطرانہ چالیں چلتا ہے اس طرح تم بھی شاطرانہ چالیں چلتے ہو۔ اب بھلا تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ہارسٹ کان کنی کی فرم کا مالک ہے اور تم نے اس سے سرنگ کا راستہ معلوم کرنے کا کہہ دیا"...... جولیا نے کہا۔ وہ اس دوران چلتے ہوئے ہال میں پہنچ چکے تھے جس کے ایک کونے میں ان کے ساتھی موجود تھے اور وہ دونوں ان کی طرف بڑھتے چلے گئے کیونکہ وہ تینوں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

"ارے۔ تم نے ہماری عدم موجودگی کا فائدہ اٹھایا ہے"۔ عمران نے قریب آکر کہا۔

"آپ نے تو وہاں سے واپسی کا نام ہی نہیں لیا۔ اس لئے مجبوراً ہمیں کھانا منگوانا پڑا"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلا کر عمران اور جولیا کے لئے کھانے کا آرڈر دے دیا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا جواب دوں۔ دو جمع دو چار ہوتے ہیں بس۔ یہ سب جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کچھ ہمیں تو بتائیں"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے کھانا کھا لیں پھر بات ہو گی کیونکہ بزرگ کہتے ہیں اول طعام بعد کلام"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کھانا سرو کر دیا گیا تو عمران اور جولیا دونوں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیزی سے کھانا کھانے لگے اور پھر ان سب نے ایک ہی وقت میں کھانا ختم کیا اور باری باری اٹھ کر ہاتھ دھوئے کلی کی اور پھر واپس آکر میز پر بیٹھ گئے۔ عمران نے ویٹر کو کہہ کر بلیک کافی طلب کر لی۔

"ہاں۔ اب بتائیں عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران کی بجائے جولیا نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ حیرت انگیز۔ آپ نے صرف تصویریں دیکھ کر ساری منصوبہ بندی کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے یہ بتاؤ کہ یہ کان کنی والی بات تمہیں کہاں سے معلوم

ہوئی۔ اس کی تو کوئی تصویر یہاں نہیں تھی"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"راستے میں ایک پلازہ آتا ہے وہاں ہارسٹ انٹرپرائزز کا جہازی سائز کا بورڈ موجود ہے جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ کان کنی کی مشینری اور خدمات مہیا کی جاتی ہیں اور لارڈ صاحب بھی ایکریمیا میں یہ بزنس کرتے ہیں اس لئے جب میں نے ہارسٹ کلب میں ان کی تصویر دیکھی اور نام کی وجہ سے میں سمجھ گیا کہ یہ فرم بھی اسی ہارسٹ کی ہو گی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تصویریں تو آپ نے اندر آکر دیکھیں ویسے آپ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... صفدر نے کہا۔

"کھانا کھانے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ واقعی بعض اوقات جادوگروں والا کام کرتے ہیں لیکن جب آپ بعد میں وضاحت کرتے ہیں تو واقعی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ عام سی بات ہو"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہ نشانی کیسے دے دی۔ وہ پرانی تصویر والی اور وہ مطمئن ہو گیا۔ کیا تم واقعی لارڈ سے ملے تھے"...... جولیا نے کہا وہ واقعی خاصی حیرت زدہ تھی۔

"لارڈ انتھونی کی یہ کمزوری ہے کہ وہ ہر آنے والے لمحے میں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ جوان سمجھتا ہے اس لئے وہ پرانی تصویروں کی

نسبت نئی تصویریں چھپوانے کا بڑا شوقین ہے اور سب کو اس کی اس کمزوری کا علم ہے۔ اور جو تصویر یہاں ہال میں تھی وہ کافی پرانی لگ رہی تھی اس لئے میں نے یہ نشانی دے دی اور چونکہ ہارسٹ کو بھی اس کی اس کمزوری کا بخوبی علم تھا اس لئے وہ اس پر مطمئن ہو گیا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ نے یقیناً اس لارڈ کے بارے میں پہلے سے معلومات حاصل کی ہوں گی ورنہ تصویریں تو بہرحال آپ نے اندر جا کر دیکھی تھیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے۔ کبھی تو رعب ڈال لینے دیا کرو۔ جب میں ایسی وضاحت کرتا ہوں اور تمہاری شکلیں دیکھتا ہوں تو یقین کرو بڑا لطف آتا ہے۔ بالکل معصوم بچوں کی طرح تمہارے چہرے ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا واقعی۔ تم نے پہلے سے یہ سب کچھ طے کیا ہوا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس راستے کی وجہ سے میں پریشان تھا۔ جب کان کنی کی خدمات کی بات آئی اور ہارسٹ کا نام آیا تو اس کے بعد یہ ہارسٹ کلب سامنے آیا تو میں واپس مڑ آیا۔ ہارسٹ عام نام نہیں ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ ان کا کوئی نہ کوئی تعلق ہو گا۔ پھر تصویریں اور پھر باتوں میں ساری بات خود بخود بنتی چلی گئی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب کا خیال درست تھا۔ وہاں سے راستہ تلاش کرنا خاصا مشکل ہوتا جبکہ یہ ماہرین مشینری کی مدد سے خاصی آسانی سے کام کر لیں گے"...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جیمسن راستہ تلاش کر کے ہماری جگہ پراجیکٹ تک پہنچ جائے اور پھر راستہ بھی بلاک کر دیا جائے"۔ عمران نے کہا تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ ویٹر کو بل اور ٹپ دینے کے بعد وہ آکر اپنی کار میں بیٹھ گئے اور دوسرے لمحے کار کلب کے کمپاؤنڈ سے نکل کر تیزی سے شمال مشرقی کی طرف جانے والے راستے پر آگے بڑھتی چلی گئی لیکن ابھی وہ شہر سے تھوڑا ہی باہر نکلے تھے کہ انہیں دور سے ایک خوفناک دھماکے کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ دھماکے کی آواز ایسی تھی جیسے کوئی خوفناک میزائل کہیں فائر کیا گیا ہو اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا، جیسے ہی کار موڑی تو اسی لمحے دور سے ایک اور خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دور وسیع میدان میں انہیں شعلے سے جلتے ہوئے دکھائی دیئے تو عمران نے بے اختیار کار ایک سائیڈ پر کر کے درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر روک دی۔

"یہ کار پر میزائل فائر کیا گیا ہے اور دوسرا دھماکہ کار کے پٹرول ٹینک پھٹنے کا تھا۔ میرا خیال ہے کہ شاید جیمسن اور اس کے ساتھیوں پر فائر کیا گیا ہے"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے

کہا۔

"اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اتنی جلدی کیسے یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... جولیا نے بھی نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ ہارسٹ نے انہیں فوراً روانہ ہونے کا کہہ دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہاں کون ان پر حملہ کر سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈریکی کے وہ ساتھی جو ہمیں ویگن پر پہنچا کر چلے گئے تھے انہیں کرنل مارشل نے یہاں بلوا لیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہی بات ہو گی کیونکہ اسے ڈریکی کے بارے میں اطلاع مل گئی ہو گی کہ وہ ہماری قید میں ہلاک ہوئی ہے اس لئے اس نے ہمیں یہ راستہ بتا دیا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ درختوں کے جھنڈ سے نکل کر اوٹ لیتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جہاں سے شعلے ابھی تک نکل رہے تھے اور پھر انہیں وہاں پانچ افراد آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ دو ایک طرف سے، ایک دوسری طرف سے اور دو افراد کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ ٹیلے سے نکل کر اس طرف آ رہے تھے جہاں کار کا جلتا ہوا ڈھانچہ موجود تھا۔

"ویری بیڈ ۔ یہ یقیناً جیمسن اور اس کے ساتھی تھے جو ہماری وجہ

سے مارے گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو اب ان پر فائر کھول دیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ ان میں سے ایک کو زندہ پکڑنا ہو گا تاکہ اس سے حالات معلوم ہو سکیں ورنہ ایسا نہ ہو کہ ہم بھی کسی چکر میں مارے جائیں۔ کرنل مارشل بے حد ذہین اور ہوشیار ایجنٹ ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لوگ واپس جاتے ہوئے دکھائی دینے لگے ۔ ان میں سے دو تو سائیڈ پر ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے عقب میں چلے گئے جبکہ دو دوسری طرف اور ایک آدمی ایک اور طرف مڑ کر چلا گیا۔

"صفدر تم اور کیپٹن شکیل بائیں طرف جانے والوں کے پیچھے جاؤ جبکہ میں اور تنویر دائیں طرف جانے والوں کے پیچھے جبکہ جولیا لمبا چکر کاٹ کر پانچویں آدمی کے پیچھے جائے گی۔ لیکن جب تک میں فائر نہ کروں تم میں سے کسی نے فائر نہیں کھولنا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور تنویر اس ٹوٹی ہوئی دیوار کے عقبی سائیڈ پر جانے کے لئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ وہ اس طرح جھکے جھکے انداز میں جا رہے تھے کہ انہیں وہ لوگ چیک نہ کر سکیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر ان دونوں آدمیوں کے عقب میں پہنچ گئے جو دیوار کے پیچھے موجود تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں میزائل گن۔ ان کی نظریں اس طرف کو لگی ہوئی تھیں جدھر زولو لینڈ

تھا۔

"بڑی دیر ہو گئی ہے جیمز۔ اگر کسی نے آنا ہوتا تو اب تک آ چکا ہوتا"...... اچانک ان دو آدمیوں میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔ عمران اور تنویر ان کی پشت کی طرف موجود تھے۔

"اب کیا کیا جائے ۔ کرنل مارشل کے حکم کی تعمیل تو کرنی ہے"۔ دوسرے آدمی نے کہا۔

"جیمز۔ میرا خیال ہے کہ ہم خواہ مخواہ یہاں بور ہو رہے ہیں۔ تم کرنل مارشل سے کہو تاکہ ہم واپس جائیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو بہرحال ہلاک ہو ہی گئے ہیں"...... وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔

"نہیں ٹونی۔ کرنل مارشل نے ہمیں واضح حکم دے دیا ہے اس لئے رات پڑنے تک، ہمیں بہرحال یہاں رہنا ہو گا"۔ دوسرے آدمی نے کہا جسے جیمز کہا گیا تھا اور اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ جیمز ہی اس گروپ کا لیڈر ہے اور ان لوگوں نے واقعی جیمسن اور اس کے ساتھیوں کو ان کی جگہ میزائل گن سے ہلاک کر دیا تھا۔

"تنویر ۔ اس مشین گن بردار کو زندہ رکھنا ہے جبکہ دوسرے کا خاتمہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے ۔ گو انہوں نے اپنی طرف سے بڑی احتیاط کی تھی لیکن پھر بھی جیمز اور ٹونی کے کانوں میں آہٹ پہنچ گئی اور وہ دونوں تیزی سے مڑے ہی تھے کہ اچانک مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ

ہی ٹونی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا جبکہ دوسرے کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی تھی اور یہ فائرنگ عمران کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ جیمز سنبھلتا عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور چند لمحوں بعد جیمز بے ہوش ہو کر نیچے پڑا ہوا تھا جبکہ دوسرا آدمی ٹونی اب تک ختم ہو چکا تھا۔ اسی لمحے باقی اطراف سے بھی مشین پسٹلز کی آوازیں اور انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں اور چند لمحوں بعد خاموشی چھا گئی۔

"سب ادھر آجاؤ"...... عمران نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی مختلف سمتوں سے دوڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھتے نظر آنے لگے۔ عمران نے جھک کر جیمز کی تلاشی لی تو اس کی جیب میں ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کی فریکونسی چیک کی تو اس پر کرنل مارشل کی مخصوص فریکونسی پہلے سے ایڈجسٹ تھی۔

"بیلٹ کھول کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا بھی وہاں پہنچ گئے۔ جیمز کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے کے بعد عمران کی ہدایت پر تنویر نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے چند لمحوں بعد جیمز کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب"...... جیمز نے ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام جیمز ہے اور تم مادام ڈریکی کے سیکشن میں تھے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ م۔ مم۔ مگر۔ یہ کیا۔ اوہ نہیں۔ تم تو وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہو"...... جیمز نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے یہاں کس کار کو میزائل گن سے تباہ کیا ہے۔ کتنے افراد تھے اس میں"...... عمران نے کہا۔

"چار۔ چار افراد"...... جیمز نے کہا۔

"تم نے کرنل مارشل کو کیا رپورٹ دی تھی"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ ہم نے کار میزائل سے اڑا دی ہے اور میں موجود چار افراد بھی جل گئے ہیں"...... جیمز نے جواب دیا وہ اب کافی حد تک سنبھل گیا تھا۔

"پھر اس نے کیا پوچھا"...... عمران نے کہا۔

"اس نے پوچھا کہ ان میں کوئی عورت بھی تھی یا نہیں۔ میں نے انہیں بتا دیا کہ کوئی عورت نہیں تھی صرف چار مرد تھے"۔ جیمز نے کہا۔

"پھر اس نے کیا ہدایت دی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس نے کہا ہے کہ ہم رات گئے تک انتظار کریں ہو سکتا ہے کہ

یہ اور لوگ ہوں اگر رات گئے تک اور کوئی نہ آئے تو ہم واپس چلے جائیں"...... جیمز نے کہا اور پھر عمران نے اس سے شروع سے لے کر اب تک کی ساری بات معلوم کر لی۔

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے تنویر سے کہا تو دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جیمز چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ ہمیشہ کے لئے بند کر دو"۔ عمران نے کہا۔

"تم کہو نہ کہو۔ ایسے لوگوں کا یہی علاج ہوتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر نے درست ایکشن کیا ہے تم خوامخواہ دشمنوں پر رحم کھانے کے عادی ہوتے جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"جس روز تنویر نے دوستوں پر رحم نہ کھایا اس روز تمہیں معلوم ہو گا کہ جو دشمنوں پر رحم کھاتے ہیں وہی دوستوں پر بھی رحم کھا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ اس دوران تنویر نے جیمز کو پلٹ کر اس کے ہاتھوں سے بیلٹ کھول لی تھی۔

"اچھا خاصا سیٹ اپ کیا تھا تہہ خانے میں راستہ ڈھونڈھنے کا۔ بے چاروں نے اپنی موت کا راستہ ڈھونڈھ لیا۔ آؤ اب خود کوشش

کرتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس زرعی فارم کی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں باہر رکو گے کسی بھی لمحے کوئی بھی آسکتا ہے۔ میں تنویر اور جولیا اندر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران تنویر اور جولیا تہہ خانے میں موجود تھے۔ تہہ خانہ واقعی قدیم انداز کا بنا ہوا تھا اور اس وقت وہ ویران پڑا تھا۔

"کاش وہ ڈریکی یہ بھی بتا دیتی کہ اسے کھولا کیسے جاتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ بتانے تو جا رہی تھی لیکن ہلاک ہو گئی"...... جولیا نے کہا۔

"ہو گا تو کوئی آسان سا طریقہ"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جب تک وہ طریقہ معلوم نہ ہو اس وقت تک تو بہرحال یہاں سے راستہ تلاش کرنا مشکل ہی ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی تیز نظریں تہہ خانے کے فرش اور دیواروں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں کہ اچانک اس کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران کے ساتھ ساتھ تنویر اور جولیا بھی چونک پڑے۔

"خاموش رہو۔ کرنل مارشل کی کال ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے

کرنل مارشل کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ جیمز اسٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جیمز کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہو تم۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" ہم چھپے ہوئے ہیں اور آنے والوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر اب تک کوئی نہیں آیا تو پھر یہی لوگ ہوں گے لیکن ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی وہ غائب ہے۔ یہ یقیناً اسے وہیں چھوڑ آئے ہوں گے۔ تم جا کر اسے ٹریس کرو۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

" کیسے ٹریس کریں باس۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" گڈ شو۔ تمہارا یہ سوال بتا رہا ہے کہ تم واقعی جیمز ہی بول رہے ہو۔ ٹھیک ہے اب اسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اکیلی کچھ نہیں کر سکتی۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" باس۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اکیلی یہاں آئے اور راستہ ٹریس کر لے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" وہ لاکھ سر پٹک لے راستہ ٹریس نہیں کر سکتی۔ صرف وہ عمران شیطانی ذہن کا مالک ہے اس سے خطرہ رہتا ہے اگر وہ ہلاک ہو گیا ہے تو پھر اس کے ساتھی اس قابل نہیں ہیں کہ اس کی طرح ناممکن

کو ممکن بنا سکیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" باس۔ اگر آپ کہیں تو ہم یہاں مستقل پکٹنگ کر لیں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے بھی اگر انہوں نے راستہ ٹریس کر لیا تو مجھے اطلاع ہو جائے گی اور پھر میں خود ہی ان کا خاتمہ کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" میرا خیال ہے عمران کہ ہمیں اس انداز میں آگے بڑھنے کی بجائے کسی اور انداز میں آگے بڑھنا چاہئے ورنہ اگر تم نے راستہ ٹریس کر لیا تو یہ اتنا طویل ہو گا کہ پراجیکٹ تک پہنچتے پہنچتے وہ ہمیں کور کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ کرنل مارشل کی آخری بات نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ پھر راستہ ہم ٹریس بھی کر لیں اگر اسے اطلاع مل سکتی ہے تو پھر ایسے راستے کا کوئی فائدہ نہیں لیکن دوسرا کوئی راستہ بھی تو سامنے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" کمال ہے۔ ویسے تو تم نئے سے نئے راستے تلاش کر لیتے ہو لیکن اس پراجیکٹ کے خلاف تمہارا ذہن ہی کام نہیں کر رہا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہو سکتا ہے کہ کرنل مارشل نے ویسے ہی یہ بات کر دی ہو۔ بہرحال یہاں آ گئے ہیں تو کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی باہر سے کسی کے تیز قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد صفدر تہہ خانے کی سیڑھیوں پر نظر آیا۔

"عمران صاحب۔ ایک ہیلی کاپٹر اس عمارت کے سامنے اترنے والا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ سب تہہ خانے سے نکل کر دوڑتے ہوئے بیرونی طرف آگئے۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی اندر آگیا تو سامنے جہاں کار کا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا وہاں واقعی ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اتر رہا تھا ہیلی کاپٹر پر ایکریمین فوج کا مخصوص نشان موجود تھا۔

"یہ کس طرف سے آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"زولو لینڈ کی طرف سے"...... پاس کھڑے ہوئے صفدر نے کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر نیچے اترا اور اس میں سے چار مسلح افراد نیچے کودے۔ سب سے آخر میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی نیچے اترا۔ وہ خالی ہاتھ تھا اور عمران اسے دیکھتے ہی چونک پڑا کیونکہ وہ کرنل مارشل تھا۔

"اوہ۔ یہ آخر میں اترنے والا کرنل مارشل ہے۔ ہم نے اسے زندہ پکڑنا ہے۔ باقی افراد کا خاتمہ کر دینا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ سب پیچھے ہٹ کر عقبی طرف سے ٹوٹی ہوئی دیوار میں سے باہر چلے گئے اور پھر گھوم کر سائیڈوں پر اس انداز میں کھڑے ہو گئے کہ اگر وہ لوگ عمارت کی طرف آئیں تو انہیں آسانی سے کور کیا جا سکے۔ وہ

پانچوں افراد کار کے ڈھانچے کے ساتھ ساتھ وہاں موجود جلے ہوئے انسانی ڈھانچوں کو بھی چیک کر رہے تھے۔ کرنل مارشل کے ساتھی بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے جبکہ کرنل مارشل کار اور انسانی ڈھانچوں کی طرف متوجہ تھا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کسی کا قد بھی عمران سے نہیں ملتا اور پھر یہاں کان کنی کے جلے ہوئے آلات بھی موجود ہیں۔ یہ کوئی اور گروپ ہے۔ آؤ واپس چلیں"...... کرنل مارشل کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور وہ سب واپس مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔ ہیلی کاپٹر اور عمران کا درمیانی فاصلہ اتنا تھا کہ یہاں سے وہ مشین گن کی رینج میں نہیں تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور کافی تیزی سے زولو لینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس احمق نے فارم میں آکر چیک کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ احمق نہیں ہے۔ ہم احمق ہیں۔ اس طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس ڈریکی نے ڈاج دینے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ جیمز اور اس کے ساتھی یہاں کیوں

آتے"...... جولیا نے کہا۔

"شاید جو کچھ اس ڈریکی نے کہا ہے وہ ان تک پہنچ گیا ہو گا اس ڈیوائس کے ذریعے اور انہوں نے اس لئے یہاں جیمز وغیرہ کو بھیج دیا کہ ہم ڈریکی کے بتائے ہوئے راز کا سن کر یہاں ضرور آئیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں اچانک کیسے یقین آگیا کہ یہاں راستہ نہیں ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اگر راستہ ہوتا تو لامحالہ کرنل مارشل اس زرعی فارم کو چیک کرتا۔ اس کے اس انداز سے واپس جانے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا سمیت سب ساتھیوں نے تائید میں سر ہلا دیئے۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کرنل مارشل کا گن شپ ہیلی کاپٹر میں آنا اور آنا بھی زولو لینڈ کی طرف سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے مشرقی علاقے میں داخل ہوا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ گن شپ ہیلی کاپٹر کہاں سے ملے گا ہمیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی پورے ڈیگو شیا میں گن شپ ہیلی کاپٹر نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں تیزی سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں براہ راست پراجیکٹ میں جانے کی بجائے پہلے اس ایکریمین مواصلاتی سنٹر جانا ہو گا۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر بتا رہا ہے کہ یہ راستہ وہیں سے جاتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب اور کوئی صورت ہی نہیں ہے سوائے تنویر ایکشن کے۔ ٹھیک ہے جب مجبوری ہو تو پھر ایسے ہی سہی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر وہ عمارت کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر ان کی کار موجود تھی۔

"عمران صاحب۔ جیمز اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو انہیں لازماً نظر آئی ہوں گی"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ بلندی سے لازماً انہیں چیک کیا گیا ہو گا لیکن کرنل مارشل نے ان کی طرف توجہ ہی نہیں کی اور نہ جا کر انہیں چیک کیا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کی جھلکیاں بھی نمایاں تھیں۔

"عجیب گورکھ دھندہ بن گیا ہے یہ سب کچھ"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ انہیں یہ لاشیں نظر ہی نہیں آ سکتیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں۔ کیا لاشوں نے چادر سلیمانی اوڑھ رکھی تھی"۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"جیمز اور اس کے ساتھی کی لاشیں دیوار کی اوٹ میں تھیں جبکہ باقی لاشیں بھی جھاڑیوں میں چھپی ہوئی تھیں اور پھران کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ورنہ وہ لازماً انہیں چیک کرتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب ہم نے براہ راست کارروائی کرنی ہے۔ اس کے علاوہ اب اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرنل مارشل نے چونک کر سر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ آنے والا فوجی کرنل تھا جس نے باقاعدہ فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔

"یس کرنل انتھونی۔ کیسے آنا ہوا"...... کرنل مارشل نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل مارشل۔ میں ایک خاص بات تم سے کرنے آیا ہوں"۔ آنے والے نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اوہ اچھا۔ کیا بات ہے"...... کرنل مارشل نے چونک کر کہا۔

"آپ مواصلاتی سنٹر کا ہیلی کاپٹر لے کر پراجیکٹ سے باہر گئے تھے"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کچھ چیکنگ کرنی تھی۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"۔ کرنل مارشل نے چونک کر پوچھا۔

"ہوا تو کچھ نہیں۔ لیکن فوج کی سنٹرل کمانڈ کے چیئرمین جنرل ہاروے نے اس کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے کہ کوئی غیر فوجی گن شپ ہیلی کاپٹر کس قانون کے تحت استعمال کر سکتا ہے۔ جب میں نے انہیں آپ کے بارے میں تفصیل سے بتایا تو انہوں نے آپ کی ایجنسی کے چیف سے بات کی اور پھر مجھے کال کر کے انہوں نے کہا کہ آئندہ اگر ایسا ہوا تو پورے سیٹ اپ کو معطل کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہمارا دو ماہ کا بونس بھی معطل کر دیا ہے"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ میرے تو ذہن میں یہ بات نہ تھی۔ پھر بلیک ایجنسی حکومت کی ایجنسی ہے پرائیویٹ ایجنسی تو نہیں ہے"...... کرنل مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس لئے حاضر ہوا تھا کہ اگر آپ اپنی ایجنسی کے چیف سے کہیں کہ وہ جنرل ہاروے کو کہہ کر ہمارا دو ماہ کا معطل شدہ بونس واگزار کرا دیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تو آپ کی عزت کی ہے جس کا خمیازہ اب نہ صرف مجھے بلکہ میرے ساتھیوں کو بھی بھگتنا پڑ رہا ہے"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔ میں ضرور بات کروں گا۔ آپ بے فکر رہیں اور اپنے ماتحتوں کو بھی کہہ دیں کہ ان کا بونس ضرور بحال ہو گا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... کرنل انتھونی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر مصافحہ کرنے کے بعد وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل مارشل نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ فارم ڈیگو شیا۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد چیف جیسٹن کی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات۔ اوور"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"سر۔ میں نے آپ کو ابھی تھوڑی دیر پہلے گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے پراجیکٹ سے باہر جا کر اس کار اور چار افراد کی ہلاکت کے بارے میں رپورٹ دی تھی۔ میں انہیں چیک کرنے گیا تھا۔ اس پر مواصلاتی سنٹر کے سیکورٹی انچارج کرنل انتھونی ابھی میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے شکایت کی ہے کہ جنرل ہاروے نے ان کے دو ماہ کے بونس معطل کر دیئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ جنرل ہاروے کو کہہ کر یہ بونس بحال کرا دیں ورنہ دونوں پراجیکٹ کی سیکورٹی کے درمیان چپقلش شروع ہو جائے گی اور اس کا فائدہ

عمران اور اس کے ساتھی اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں جنرل ہاروے کو کہہ دوں گا۔ انہوں نے مجھ سے یہ بات کی تھی لیکن میں نے انہیں ٹال دیا تھا۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"یہ کام ضرور کریں چیف ورنہ نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا اور کچھ۔ عمران وغیرہ کے بارے میں کوئی رپورٹ۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ڈریکی کی ہلاکت کے بعد اب میں نے ان کا مغربی حصے میں خیال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اب جب بھی وہ لوگ یہاں مشرقی حصے میں داخل ہوئے ان سے نمٹ لیا جائے گا اور اگلا پچھلا تمام حساب برابر کر لیا جائے گا۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے یہ نہیں بتایا کہ جن لوگوں کے ذریعے تم نے اس پر حملہ کرایا تھا وہ اب کہاں ہیں۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"وہ ڈیگوشیا کے مغربی حصے میں ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں واپس بھجوا دوں۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ہاں۔ انہیں واپس بھجوا دو کیونکہ ان میں سے کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے

ذریعے کوئی واردات کر گزریں۔ اوور"...... چیف نے کہا۔

"نہیں چیف۔ ان کا کوئی تعلق پراجیکٹ سے نہیں ہے۔ بہرحال میں انہیں واپس بھجوا دوں گا۔ آپ بونس کے بارے میں ضرور جنرل ہاروے سے بات کریں۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل مارشل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس پر ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ جیمز۔ اوور"...... کرنل مارشل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جیمز اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی۔

"جیمز تم اور تمہارے ساتھی اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے پوچھا۔

"باس۔ ہم واپس اس رہائش گاہ پر پہنچ گئے ہیں جہاں پہلے موجود تھے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم سب اب واپس چلے جاؤ اور جا کر میرے سیکشن میں رپورٹ کرو۔ اب تمہاری یہاں ضرورت نہیں رہی۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں باس۔ لیکن باس ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی

ایجنٹوں کا کوئی اور گروپ نہ آجائے اس لئے اگر آپ کہیں تو ہم یہاں پکٹنگ جاری رکھیں۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

" اوہ ہاں۔مجھے تو خیال ہی نہیں رہا تھا۔تو تم یہ سمجھ کر واپس چلے گئے تھے کہ تم نے جس کار کو میزائل سے تباہ کیا ہے وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تھی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔میں نے خود جا کر چیکنگ کی ہے۔ان میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے قدوقامت کا کوئی آدمی بھی نہیں ہے اور ان کے پاس ہی جلے ہوئے کان کنی کے آلات بھی پڑے ہوئے پائے گئے ہیں اس لئے یہ غیر متعلقہ لوگ تھے۔اصل میں پاکیشیائی ایجنٹ ادھر آئے ہی نہیں۔دراصل ہمیں غلط فہمی ہوئی تھی کہ شاید یہ لوگ ادھر آئیں۔اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" پھر تو ہمارے واپس جانے کی کوئی بات نہیں بنتی باس۔ویسے ہم نے اپنے طور پر یہاں دوسرے گروپ کی تلاش شروع کر دی ہے اور ہمیں زولو لینڈ کے قریب فوجی مواصلاتی سنٹر کے قریب ایک مشکوک گروپ نظر آیا تھا لیکن بعد میں وہ شک غلط نکلا تھا۔وہ واقعی سیاح تھے۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

" وہ احمق نہیں ہیں کہ اس طرح فوجی مواصلاتی سنٹر پر حملہ کر دیں۔وہاں تو بھاری فوج موجود ہے۔اگر وہ آئے تو چند لمحوں میں ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" یس باس۔جیسے آپ کا حکم۔اوور"...... جیمز نے کہا۔

" تم واپس چلے جاؤ بس۔اوور اینڈ آل"...... کرنل مارشل نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مارشل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔کرنل مارشل بول رہا ہوں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" کرنل انتھونی بول رہا ہوں کرنل مارشل"...... دوسری طرف سے کرنل انتھونی کی آواز سنائی دی۔

" کرنل انتھونی۔میں نے چیف سے بات کر لی ہے۔انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کے بونس فوری طور پر بحال کرا دیں گے"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

" اوکے۔شکریہ۔ویسے میں ایک اور سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔جہاں آپ گن شپ ہیلی کاپٹر پر گئے تھے وہاں جلی ہوئی اور بغیر جلی ہوئی لاشیں کن کی تھیں۔یہ کون لوگ تھے"۔کرنل انتھونی نے کہا۔

" جلی ہوئی اور بغیر جلی ہوئی لاشیں۔کیا مطلب۔وہاں تو چار افراد کے جلے ہوئے ڈھانچے موجود تھے۔بغیر جلی ہوئی لاشوں کا کیا مطلب ہوا"...... کرنل مارشل نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔کیا آپ نے وہاں پانچ بغیر جلی ہوئی لاشیں نہیں دیکھیں"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

" نہیں۔پانچ لاشیں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پانچ لاشیں وہاں

موجود ہوں اور میں نہ دیکھ سکوں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"میرے آدمیوں نے تو دیکھی تھیں لیکن چونکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا اس لئے وہ خاموش رہے تھے۔ ویسے میں اپنے فرائض کے طور پر آپ کے اس ٹور کی فلم چیک کر رہا تھا کہ میں نے اس قدر لاشیں دیکھیں اس لئے میں نے آپ سے پوچھ لیا"۔ کرنل انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا آپ وہ فلم مجھے بھیج سکتے ہیں"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میرا آدمی آپ کے سیکورٹی چیک پوسٹ پر دے دے گا۔ آپ وہاں سے وصول کر لیں"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فوراً بھیج دیں"...... کرنل مارشل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں ماسٹر"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"مواصلاتی سنٹر سے ایک فلم رول چیک پوسٹ پر بھیجا جا رہا ہے۔ تم اسے وہاں سے وصول کرو اور پھر پروجیکٹر سمیت اسے میرے آفس میں بھجوا دو"...... کرنل مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کن پانچ افراد کی لاشیں ہو سکتی ہیں۔ یہ کیا اسرار ہے۔ جیمز سے تو ابھی میری بات ہوئی ہے"...... کرنل مارشل نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ بات کرنے والا عمران نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھی ان کے ہاتھ لگ گئے تھے۔ اوہ۔ پھر تو یہ لوگ اس وقت وہیں موجود تھے جب میں وہاں گیا تھا۔ ویری بیڈ"...... کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... کرنل مارشل نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا پروجیکٹر موجود تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک مائیکرو رول تھا۔

"میز پر رکھ دو"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس کے حکم کی تعمیل کر کے وہ نوجوان واپس چلا گیا۔ کرنل مارشل نے مائیکرو فلم رول پروجیکٹر میں ایڈجسٹ کیا اور پھر پروجیکٹر ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے پروجیکٹر کے اندر موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر پہلے تو مشرقی ایریئے

کے مناظر نظر آتے رہے پھر زولو لینڈ کے اور پھر اس جگہ کے جہاں [illegible]
کا جلا ہوا ڈھانچہ اور جلی ہوئی لاشیں موجود تھیں۔ کرنل مارشل [illegible]
ہاتھ بڑھا کر اس منظر کو روک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں [illegible]
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اب نے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار [illegible]
عقب میں دو لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں جبکہ تین لاشیں مختلف [illegible]
جھاڑیوں میں پڑی تھیں۔ کرنل مارشل نے پروجیکٹر کے مختلف بٹن [illegible]
پریس کئے تو سکرین پر اس دیوار کے عقب والا سین کلوزاپ میں [illegible]
چلا گیا اور پھر ایک لاش دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ یہ جیمز [illegible]
لاش تھی۔ وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس نے بے اختیار ایک [illegible]
طویل سانس لیتے ہوئے پروجیکٹر آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ وہاں موجود تھے [illegible]
ٹھیک ہے۔ اب ان کی فریکونسی سے انہیں کور کیا جا سکتا ہے" [illegible]
کرنل مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور میز کی دراز سے [illegible]
لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر وہ اندرونی طرف موجود ایک دروازے کی [illegible]
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں تھا جہاں [illegible]
دیوار کے ساتھ تین مختلف سائزوں کی مشینیں موجود تھیں۔ اس نے [illegible]
ایک مشین کو آن کیا تو اس کی سکرین روشن ہو گئی۔ کرنل مارشل [illegible]
نے مشین کی مختلف نابیں گھمانا شروع کر دیں اور سکرین پر ڈیگوشی [illegible]
جزیرے کا تفصیلی نقشہ ابھر آیا۔ اس کے بعد کرنل مارشل نے [illegible]
ٹرانسمیٹر کا لنک اس مشین سے کیا اور پھر اس پر جیمز کی فریکونسی [illegible]

[illegible] ٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ جیمز۔ اوور"...... کرنل
[illegible] ل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا لیکن اس کی نظریں سکرین پر
[illegible] ہوئی تھیں۔

"یس۔ جیمز اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جیمز کی
[illegible] سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر موجود نقشے پر سرخ
[illegible] کا ایک نقطہ جلنے بجھنے لگا۔

"تم کہاں موجود ہو جیمز۔ اوور"...... کرنل مارشل نے غور سے
[illegible] نقطے والی جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایئر پورٹ پر باس۔ ہم آپ کے حکم پر واپس جا رہے ہیں۔
[illegible]"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے اس لئے کال کیا تھا کہ تم واپس
[illegible] رہے ہو یا نہیں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل مارشل نے کہا اور
[illegible] نسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے مشین کے کئی بٹن پریس
[illegible] نے شروع کر دیئے اور سکرین پر وہ جگہ جہاں نقطہ جل بجھ رہا تھا
[illegible] ی سے پھیلتی چلی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ یہ تو مواصلاتی سنٹر کی پہلی
[illegible] یک پوسٹ کے قریب موجود ہیں۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ یہاں حملہ
[illegible] رنا چاہتے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
[illegible] نے ٹرانسمیٹر وہیں رکھا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا واپس اپنے آفس

میں آگیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور ا
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ پی اے ٹو کمانڈر"...... دوسری طرف سے ایک نسو
آواز سنائی دی۔

" کرنل مارشل بول رہا ہوں۔ لارج ویو پراجیکٹ سے۔ کر
انتھونی سے بات کراؤ۔ جلدی"...... کرنل مارشل نے تیز لہجے
کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤد
لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ کرنل انتھونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کر
انتھونی کی آواز سنائی دی۔

" کرنل انتھونی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ جس کی سیکو
کے لئے میں یہاں آیا تھا وہ اس وقت تمہارے سنٹر کی پہلی چیک
پوسٹ کے قریب موجود ہے۔ وہ لازماً تمہاری چیک پوسٹ کو تباہ
کے پہلے مواصلاتی سنٹر تباہ کرنا چاہتے ہیں اور پھر وہاں سے لارج
پراجیکٹ کی طرف آئیں گے۔ کیا تم ان کا خاتمہ کر سکتے ہو یا میں خو
کر تمہارے آدمیوں کو لیڈ کروں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" اوہ۔ کرنل مارشل۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ بلیک ایجنسی
آدمی ہیں لیکن سیکورٹی کے معاملے میں ہم بھی کسی سے کم نہیں ہیں
آپ نے اطلاع دی ہے۔ یہ آپ کی مہربانی ہے۔ باقی کام ہم خ

سنبھال لیں گے اور ان کی لاشیں آپ کو بھجوا دیں گے"...... کرنل
تھونی نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" لاشیں بھجوانے کی ضرورت نہیں ہے کرنل انتھونی۔ تم صرف
جھے اطلاع دے دینا۔ میرا آدمی خود تمہارے پاس پہنچ جائے گا اور
سنو۔ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اس لئے پوری طرح محتاط
ہنا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" آپ قطعاً بے فکر رہیں کرنل مارشل۔ البتہ یہ بتائیں کہ یہ کتنے
راد کا گروپ ہے اور اس کی باقی تفصیلات کیا ہیں"...... کرنل
تھونی نے کہا۔

" سنا یہی ہے کہ ایک عورت اور چار مردوں کا گروپ ہے۔ لیکن
پ فوراً ان کے بارے میں انتظامات کریں۔ یہ لوگ انتہائی برق
فتاری سے کام کرتے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" اوکے۔ میں انہیں لاشوں میں تبدیل کر لوں پھر آپ سے بات
ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا تو کرنل مارشل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ماسٹر بول رہا ہوں"...... اس کے نمبر ٹو اور انچارج سیکورٹی کی
آواز سنائی دی۔

" کرنل مارشل بول رہا ہوں ماسٹر۔ مواصلاتی سنٹر کے ساتھ جو
شل ہے اسے بلاک کر دو اور اسے اس وقت تک نہیں کھولنا جب

تک میں نہ کہوں" .... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے باس" .... ماسٹر نے کہا تو کرنل مارشل نے اسے تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں نہ صرف ٹنل بلاک کر دیتا ہوں بلکہ ریڈ الرٹ بھی کرا دیتا ہوں" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" .... کرنل مارشل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سب کار میں سوار زولو لینڈ کے مغرب میں واقع ایک سڑک پر سے گزر رہے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو عمران نے کار ایک سائیڈ پر روک کر ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اسے آن کیا اور پھر کال سننے کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے اس طرح سانس لینے پر سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا اور عقبی سیٹ پر موجود اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے" .... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کرنل مارشل تک اطلاع پہنچ چکی ہے کہ جیمز اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اور یقیناً یہ بھی اطلاع مل چکی ہو گی کہ ہم اس وقت کہاں موجود ہیں اس لئے اب اس چیک پوسٹ پر ہمارے خلاف

خصوصی انتظامات کر لئے گئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیسے۔ تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہو گیا"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو جمع دو چار کا مطلب یہی ہوتا ہے مس جولیا۔ اس طرح اچانک کرنل مارشل کی کال آنا اور پھر کوئی خاص بات بھی سامنے نہ آنا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ خصوصی طور پر ہمیں چیک کر رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی جیسے ٹرانسمیٹر کا لنک کسی بڑی مشین سے کر دیا گیا ہو جو چل بھی رہی ہو اور ایسی مشین کال کی لوکیشن چیک کرنے کی ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ ہم ان انتظامات سے ڈر کر واپس چلے جائیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ اب ہمیں چیک پوسٹ پر جا کر خودکشی کرنے کی بجائے کوئی پلاننگ کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ جولیا بھی نیچے اتری تو عقبی سیٹ سے اس کے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"اندر سے اسلحہ نکال کر جیبوں میں بھر لو۔ مشین گنیں بھی لے لو اور میزائل گنیں بھی۔ اب ہم نے پیدل آگے بڑھ کر چیک پوسٹ پر حملہ کرنا ہے اور اب ہم دو سائیڈوں میں بٹ کر جائیں گے"۔

عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ نجانے یہاں سے چیک پوسٹ کا فاصلہ کتنا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"میں یہ معلوم کر چکا ہوں۔ اگلا موڑ مڑتے ہی چیک پوسٹ نظر آنے لگ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ سائیڈوں پر ظاہر ہے خاردار تاروں کی باڑ ہو گی اس سے بھی تو داخل ہوا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ خصوصی انتظامات میں خاردار تاروں کی باڑ کے پیچھے انتہائی گہری اور چوڑی خندق ہے جس میں زہریلا مواد بھرا ہوا ہے۔ ہمیں بہرحال اس چیک پوسٹ کو کراس کر کے ہی آگے بڑھنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں سے جیپ نہ ملی تو ہم مواصلاتی سنٹر تک کیسے پہنچیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں پہنچ کر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم سب موڑ پر رک جانا۔ میں اکیلا آگے جاؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔ میں سب کچھ تہس نہس کر دوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تنویر اور جولیا آگے جائیں گے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل موڑ پر رک جائیں گے اور تمہیں کورنگ دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا کی بجائے میں ساتھ جاتا ہوں"۔

"نہیں۔ ایک جوڑے کو پیدل آتے دیکھ کر وہ اچانک فائر نہیں کھولیں گے اور انہیں قریب پہنچنے کا موقع مل جائے گا جبکہ دو مردوں کو دیکھ کر وہ فوراً فائر کھول سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں۔ کچھ ہو تو سہی۔ اب تک سوائے بھاگ دوڑ اور باتوں کے اور کچھ کیا ہی نہیں"...... تنویر نے جوشیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور جولیا دونوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ جب وہ کافی فاصلے پر پہنچ گئے تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو ان کے پیچھے چلنے کے لئے کہا۔

"ہم نے موڑ پر رک کر ان کو کور کرنا ہے۔ خیال رکھنا۔ ان سے زیادہ ہمارا کام اہم ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ میزائل گنیں اور مشین گنیں انہوں نے اپنے دونوں بازوؤں کی سائیڈوں میں اس انداز میں رکھی ہوئی تھیں کہ دور سے وہ بظاہر نظر ہی نہ آ سکتی تھیں لیکن انہیں وہ فوری طور پر استعمال بھی کر سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور جولیا مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں سڑک کی دوسری طرف جاؤ۔ میں ادھر رہوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی ٹاور پر موجود ہو۔ تم نے اس کا خیال رکھنا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے مڑے اور سڑک کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔

اور پھر وہ موڑ پر پہنچ کر رک گئے۔ وہاں سے تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر واقعی ایک فوجی چیک پوسٹ موجود تھی جس میں دو پختہ کمرے تھے۔ ان میں ایکریمین آرمی کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا۔ وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ دو جیپیں بھی وہاں کھڑی نظر آ رہی تھیں اور پھر عمران کی تیز نظروں نے ایک کمرے کی چھت پر لگی ہوئی ہیوی مشین گن بھی دیکھ لی جو موونگ تھی۔ تنویر اور جولیا بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہینڈز اپ"...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو تنویر اور جولیا دونوں ٹھٹھک کر رک گئے لیکن انہوں نے ہاتھ نہ اٹھائے تھے۔

"ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ"...... وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی لیکن دوسرے لمحے یکلخت تنویر اور جولیا اچھل کر سائیڈوں میں ہوئے اور اس کے ساتھ ہی میزائل گنوں کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ اسی لمحے عمران نے بھی میزائل گن کا ٹریگر دبا دیا اور پلک جھپکنے میں ایک کیپسول اس کی گن سے نکل کر اس کمرے کی منڈیر سے جا ٹکرایا جس پر ہیوی موونگ مشین گن موجود تھی۔ ادھر صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی فائر کھول دیا تھا جبکہ تنویر اور جولیا فائرنگ کرتے ہوئے زگ زیگ انداز میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے ان کمروں کو نشانہ بنایا تھا جن میں سے ایک کی چھت عمران پہلے ہی اڑا چکا تھا اور چند

لمحوں بعد وہاں خاموشی طاری ہو گئی۔ تنویر اور جولیا وہاں پہنچ کر ادھر ادھر دوڑ کر چیکنگ کر رہے تھے اس لئے عمران، کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں نے فائرنگ روک دی تھی۔ چند لمحوں بعد تنویر نے آکر دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا کر انہیں آنے کا اشارہ کیا تو عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ وہ دوڑ رہے تھے تاکہ جلد از جلد پوسٹ پر پہنچ سکیں۔

"سب کو اڑا دیا ہے یا کوئی زندہ بھی بچا ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

"سب ختم ہو گئے ہیں۔ ویسے اگر تم لوگ اس ہیوی موونگ مشین گن کے پرزے نہ اڑا دیتے تو ہم پلک جھپکنے میں ہٹ کر دیئے جاتے۔ یہ تو ہمیں نظر ہی اس وقت آئی جب اس کے پرزے ہوا میں اڑتے ہوئے دکھائی دیئے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اب ہم نے آگے جانے کے بارے میں سوچنا ہے۔ جیپ کو چیک کرو۔ ہم نے فوری نکلنا ہے۔ میزائل کے دھماکوں کی آواز وہاں تک پہنچ چکی ہو گی"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی جیپ کی طرف بڑھ گئے جبکہ اچانک ایک آدمی کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں جو فائرنگ کی وجہ سے مر چکا تھا، تو عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر اس نے اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس آدمی کی وردی پر اس کے نام کی پٹی موجود تھی جس پر اس کا نام براؤن لکھا ہوا تھا اور وہ سٹارز کے لحاظ سے کیپٹن

نظر آ رہا تھا۔ لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ عمران نے اس کی آواز ہی نہ سنی تھی اور پھر عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل انتھونی کالنگ کیپٹن براؤن۔ یہ کیسے دھماکے تھے۔ کیا ہو رہا ہے۔ اوور"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن براؤن بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے ویسے ہی ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ مگر تمہاری آواز اور لہجے کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"حملہ آوروں نے یہاں میزائل فائر کئے ہیں اس لئے اس کے دھوئیں کی وجہ سے میرا گلا خراب ہو گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے ان کا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ پانچ افراد تھے اور پانچوں ہی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ویسے ہمارے بھی چھ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ہیوی موونگ مشین گن بھی تباہ کر دی گئی ہے اور چیک پوسٹ کے دونوں کمرے بھی میزائلوں سے اڑا دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے بڑا خوفناک اور اچانک حملہ کیا تھا۔ ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ ایسا کریں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل مارشل درست کہہ

رہا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم ان کی لاشیں وہیں رکھو میں خود آرہا ہوں۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جیپ کو ابھی رہنے دو۔ کرنل صاحب خود آرہے ہیں۔اس سے ہمیں اندرونی صورت حال معلوم ہو جائے گی۔ اس نے کرنل مارشل کا بھی حوالہ دیا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اس کا رابطہ لارج ویو پراجیکٹ سے بھی ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو اس کے ساتھی جیپ سے ہٹ کر واپس آگئے اور پھر وہ سب ادھر ادھر اس طرح اوٹ میں ہو گئے کہ آنے والے کو ادھر سے نظر نہ آسکیں۔ انہوں نے لاشیں بھی ایک طرف اکٹھی کر لی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے دو فوجی جیپیں تیزی سے آتی دکھائی دینے لگیں حالانکہ چیک پوسٹ کے بعد بھی دور دور تک وسیع میدان تھا۔اس کے بعد گھنا جنگل تھا اور یہ دونوں جیپیں اس جنگل سے برآمد ہو کر میدان میں دوڑتی ہوئی آرہی تھیں۔

"ہوشیار۔ ہم نے اس کرنل کو زندہ پکڑنا ہے۔ باقی کا فوری خاتمہ ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔ وہ خود مشین گن پکڑے ایک تباہ شدہ کمرے کی ٹوٹی ہوئی دیوار کی اوٹ میں تھا جبکہ اس کے ساتھی بھی اس طرح مختلف بڑی جھاڑیوں کی اوٹ میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں وہاں پہلے سے موجود جیپوں کے قریب آکر رک گئیں اور ان میں سے مسلح فوجی نیچے اترنے لگے۔ سب سے آخر میں

ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا کرنل نیچے اترا۔

"یہاں تو ویرانی ہے"...... ایک فوجی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ پھر اس کے ساتھیوں نے بھی تین اطراف سے ان پر فائرنگ شروع کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے سوائے کرنل انتھونی کے باقی سب افراد سنبھلنے سے پہلے ہی ختم ہو گئے۔ کرنل انتھونی اس طرح منہ کھولے ساکت کھڑا تھا جیسے چابی بھرا کھلونا چلتے چلتے اچانک چابی ختم ہو جانے پر اسی حالت میں رک جاتا ہے۔شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اسے یہاں اس قسم کی صورت حال پیش آسکتی ہے جبکہ وہ کیپٹن براؤن سے رپورٹ بھی لے چکا تھا جس کے مطابق حملہ آور مارے جا چکے تھے۔

"کرنل انتھونی۔ اگر کوئی غلط حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا تو کرنل انتھونی اس طرح اچھلا جیسے اچانک بجلی کی رو آجانے سے آلات جو بجلی کی رو چلے جانے کی وجہ سے رکے ہوئے ہوتے ہیں، کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

"یہ۔یہ۔کیا۔کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... کرنل انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کی لاشیں چیک کرنے کے لئے تمہیں یہاں آنے کی تکلیف دی گئی ہے اور اب میری بات سن لو۔ میں مختصر بات کروں گا اور تم جواب بھی مختصر دینا ورنہ میں ٹریگر دبا

دوں گا اور تمہاری لاش بھی ان میں شامل ہو جائے گی۔ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے ہم تمہیں چھوڑ بھی سکتے ہیں"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"کرنل مارشل کا تم سے رابطہ موجود ہے کیونکہ تم نے کیپٹن براؤن سے بات کرتے ہوئے اس کا حوالہ دیا تھا اور کرنل مارشل لارج ویو پراجیکٹ کا سیکورٹی انچارج ہے جبکہ تم ایکریمین مواصلاتی سنٹر کے سیکورٹی انچارج ہو۔ تم مختصر طور پر مجھے یہ بتاؤ کہ لارج ویو پراجیکٹ میں داخل ہونے کا محفوظ ترین راستہ کون سا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مواصلاتی سنٹر سے ایک ٹنل لارج ویو پراجیکٹ تک بنائی گئی ہے۔ یہ پراجیکٹ مواصلاتی سنٹر سے تقریباً چھ سو گز دور ہے اور سمندر کے کنارے کے قریب واقع ہے اور یہ پراجیکٹ انتہائی گھنے جنگل کے اندر تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے گرد ریڈ بلاکس کی چالیس فٹ اونچی چار دیواری ہے اور اوپر سے بھی ریڈ بلاکس کے ساتھ چھت اس طرح بنائی گئی ہے کہ پراجیکٹ مکمل طور پر کور ہو چکا ہے جبکہ سیکورٹی بلاک اس سے سو گز ہٹ کر بنایا گیا ہے جس میں ایک بڑی عمارت ہے اور ساتھ ہی دو چھوٹی چھوٹی عمارتیں ہیں۔ دشمن ایجنٹوں کو روکنے کے لئے اس پورے جنگل میں زیر زمین ایسی ریز لائننگ کی گئی ہے کہ یوں سمجھو کہ لاکھوں کی تعداد میں انتہائی خوفناک بارودی

سرنگیں زمین میں دبا دی گئی ہیں۔ ان لائنوں کا جو زیر زمین ہیں، درمیانی فاصلہ صرف دس گز رکھا گیا ہے اور ان کا طول و عرض میں اس طرح جال بچھایا گیا ہے کہ کسی کے بچ نکلنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے ہی کسی آدمی کا قدم کسی بھی لائن پر پڑے گا وہ ایک دھماکے سے گیس بن کر فضا میں غائب ہو جائے گا۔ مواصلاتی سنٹر سے ٹنل سیکورٹی بلاک کے اندر جا کر نکلتی ہے اور یہ ٹنل اتنی بڑی ہے کہ اس میں کاریں اور جیپیں بھی چل سکتی ہیں لیکن یہاں آنے سے پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ کرنل مارشل نے یہ ٹنل اپنی طرف سے بلاک کر دی ہے اس لئے اب درمیان میں کوئی راستہ نہیں ہے"...... کرنل انتھونی نے شاید ارد گرد کے حالات دیکھ کر پوری فرمانبرداری سے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"تم نے اسے بتایا تھا کہ حملہ آور ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ پہلے میں خود چیک کرنا چاہتا تھا"...... کرنل انتھونی نے جواب دیا۔

"اب تمہیں ہم سب کو اپنے سٹیشن پر لے جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہاں کوئی اجنبی داخل نہیں ہو سکتا۔ وہاں ہر طرف کمپیوٹر کنٹرول ہے"...... کرنل انتھونی نے چونک کر کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"لیکن کرنل ڈیوک کی جگہ جب کرنل مارشل آیا تو اس کی فیڈنگ تو نہیں ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"اس کے کوائف پہلے پہنچ گئے تھے اور انہیں باقاعدہ فیڈ کیا گیا تھا"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"کیا صرف کوائف فیڈ ہوتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور ایک مخصوص کوڈ جو کمپیوٹر خود بتاتا ہے۔ جو داخلے کے وقت دوہرانا پڑتا ہے ورنہ راستہ نہیں کھلتا"...... کرنل انتھونی نے کہا۔

"تمہارے مواصلاتی سنٹر میں کتنے فوجی موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"پچاس فوجی ہیں۔ مواصلاتی سنٹر علیحدہ ہے۔ وہ آٹومیٹک ہے۔ البتہ صرف ایک انجنیئر ہے جو ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ انجنیئر ولسن۔ لیکن آج تک اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ ہمارا کام صرف سیکورٹی کا ہے اور ہمارے بھی علیحدہ بیرکس ہیں ہال نہیں ہے"...... کرنل انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ پچاس افراد کیا کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مختلف سپاٹس پر شفٹوں میں پہرہ دیتے ہیں کیونکہ ہمارے ایریئے میں زیرزمین لائننگ نہیں ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"لیکن تم ابھی کسی راستہ کھلنے کی بات کر رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو باقاعدہ راستہ ہے۔ دشمن ایجنٹ کسی دوسری جگہ سے بھی تو اندر داخل ہو سکتے ہیں"...... کرنل انتھونی نے جواب دیا۔ عمران کے ساتھی بھی مشین گنیں اٹھائے اس کے گرد موجود تھے لیکن وہ سب خاموش کھڑے تھے۔

"کیا کمپیوٹر فیڈنگ صرف داخلے کے راستے پر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... کرنل انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا مواصلاتی سنٹر اور لارج ویو پراجیکٹ کے درمیان کوئی رکاوٹ ہے جو ٹنل بنائی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کسی سائنسی ریز کی دیوار ہے۔ سرخ رنگ کی چادر سی تنی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو اس سے ٹکرا جائے وہ ایک لمحے میں بھسم ہو جاتا ہے اور ریز کی یہ دیوار کافی بلندی تک ہے"...... کرنل انتھونی نے جواب دیا۔

"صفدر۔ اسے آف کر دو"...... اچانک عمران نے کہا تو دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کرنل انتھونی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"میرا خیال تھا کہ تم اسے ساتھ لے جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ الٹا یہ وہاں جا کر ہمارے لئے مسئلہ کھڑا کر سکتا تھا۔ وہاں بکھرے ہوئے فوجی موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم کیسے آگے بڑھیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" گن شپ ہیلی کاپٹر یقیناً اندر موجود ہو گا جس پر کرنل مارشل آیا تھا۔ اسے استعمال کریں گے۔ آؤ جیپوں میں بیٹھو۔ ابھی داخلے کا راستہ بھی ہم نے میزائلوں سے کھولنا ہے اور جو بھی نظر آئے اڑا دینا۔ ہم نے بس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اور پھر اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہم اس لارج ویو پراجیکٹ میں داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ اس ہیلی کاپٹر کو تو دوسری طرف سے اڑا دیا جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہم اس سیکورٹی آفس کے اندر جا کر اتریں گے۔ ویسے میں کوشش کروں گا کہ اس کے ٹرانسمیٹر پر کرنل مارشل کو کور کر سکوں۔ بہرحال ہم نے مشن تو مکمل کرنا ہے۔ اب جیسے بھی ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ پراجیکٹ تو ریڈ بلاکس سے کور ہے اور چھت بھی ساتھ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" فکر مت کرو۔ کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی ایمرجنسی کے لئے راستہ موجود ہو گا۔ کسی بھی وقت اندر کوئی بھی ایمرجنسی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل مارشل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرنل مارشل بول رہا ہوں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" ٹاؤ بول رہا ہوں جناب مشین روم سے۔ آپ فوراً یہاں آ جائیں۔ فوراً"...... دوسری طرف سے ٹاؤ کی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کرنل مارشل نے چونک کر کہا۔

" آپ آئیں تو سہی۔ جلدی کریں انتہائی حیرت انگیز مناظر ہیں"۔ ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

" کیسے مناظر نظر آ گئے ہیں اس ٹاؤ کو"...... کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوا

جس میں دیواروں کے ساتھ مشینری نصب تھی اور وہاں پانچ افراد موجود تھے جبکہ ایک بڑی مشین کے سامنے ٹاؤ کھڑا تھا۔

"آیئے کرنل آیئے۔ جلدی آیئے"...... ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل تیز تیز قدم اٹھاتا اس مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس مشین کی سکرین روشن تھی اور اس پر ایک بڑی فوجی جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"یہ کیا ہے۔ یہ تو فوجی جیپ ہے"...... کرنل مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے کلوزاپ میں لے آتا ہوں۔ اس میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں"...... ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ لیکن یہ تو جنگل میں چل رہی ہے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ پہلی چیک پوسٹ کراس کر چکے ہیں"...... کرنل مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ جیپ ابھی مواصلاتی سنٹر کے داخلے کے گیٹ پر پہنچنے والی ہے"...... ٹاؤ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر دوڑتی ہوئی جیپ تیزی سے بڑی ہوتی چلی گئی اور پھر اس جیپ کے اندر موجود افراد سکرین پر واضح طور پر نظر آنے لگ گئے۔ یہ ایک عورت اور چار مرد تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ وہی گروپ ہو سکتا ہے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر

موجود آدمی عمران کے قدوقامت کا ہے لیکن یہ اندر کیسے داخل ہو گئے"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے باس۔ کیونکہ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی"...... ٹاؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے انہیں چیک کیسے کیا ہے"...... کرنل مارشل نے پوچھا۔

"مجھے اطلاع ملی کہ فرنٹ چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا ہے اور وہاں موجود فوجیوں نے حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے کرنل انتھونی خود وہاں گیا ہے تو مجھے بے حد تشویش ہوئی کیونکہ آپ نے فون پر کرنل انتھونی کو بتا دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ فرنٹ چیک پوسٹ کے قریب موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے زیرو ایکس کو آن کر دیا لیکن فرنٹ چیک پوسٹ تو رینج میں نہ آ سکی تھی البتہ یہ جیپ رینج میں آ گئی۔ پھر میں نے کلوزاپ میں انہیں چیک کیا تو آپ کو کال کر لیا"...... ٹاؤ نے جواب دیا۔

"یہ لوگ کچھ بھی کر لیں ہم تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتے اور مواصلاتی سنٹر میں یہ بہرحال ہلاک ہو جائیں گے۔ تم ان کی فلم ساتھ ساتھ تیار کرتے رہو اور جب یہ ہلاک ہو جائیں تو مجھے بتا دینا۔ میں فلم دیکھ لوں گا اور پھر یہ فلم ان کی لاشوں سمیت ایکریمیا بھجوا دوں گا"۔ کرنل مارشل نے کہا تو ٹاؤ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرنل مارشل واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دراصل اس طرح عام

انسانوں کی طرح کھڑے ہو کر یہ سب کچھ نہ دیکھنا چاہتا تھا اور اسے سو فیصد یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی لارج ویو پراجیکٹ میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کیونکہ بہرحال انہوں نے مارے تو جانا ہے۔ وہ واپس اپنے آفس پہنچ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی بوتل نکال کر اس نے اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔

"یہ کرنل انتھونی بھی احمق آدمی ہے کہ خود وہاں دوڑتا چلا گیا۔ یقیناً ان لوگوں نے اسے ہلاک کر دیا ہو گا"...... کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"باس۔ ان لوگوں نے گن شپ ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ یقیناً اس گن شپ ہیلی کاپٹر کے ذریعے ادھر ہمارے پراجیکٹ میں آئیں گے"...... ٹاؤ نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر تو فوجی مواصلاتی سنٹر کے تقریباً اندر ہے"...... کرنل مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بعد میں جناب۔ آپ فرمائیں اگر ایسا ہے تو پھر کیا کیا جائے"...... ٹاؤ نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ اس گن شپ ہیلی کاپٹر کو اڑا دو۔ اور کیا کرنا

ہے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا کہ یہ فوجی ہیلی کاپٹر ہے آپ سے اجازت لے لوں"...... ٹاؤ نے کہا۔

"اسے کسی صورت بھی ہماری سرحد کراس نہیں کرنا چاہئے۔ کسی صورت بھی۔ میں آ رہا ہوں"...... کرنل مارشل نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ دوڑتا ہوا ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازے کے باہر پہنچ کر وہ رکا اور پھر تیزی سے واپس آ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"جوناتھن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوناتھن۔ پاکیشیائی ایجنٹ فوجی مواصلاتی سنٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ ایک عورت اور چار مرد۔ یہ لوگ وہاں سے گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر اس کے ذریعے یہاں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ ریز بیرر کو کراس کر جائیں۔ تم اپنے گروپ کو فوراً الرٹ کر دو اور پانچ منٹ کے اندر اندر سٹا گرم شوز پہن کر الرٹ ہو کر بیٹھ جاؤ تاکہ اگر ٹاؤ اس ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کر سکے تو تم یہ مشن مکمل کر سکو"...... کرنل مارشل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل مارشل نے

رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر بھاگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹاؤ کے پاس پہنچ چکا تھا۔

"کیا ہوا ٹاؤ"...... کرنل مارشل نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہمارے پاس ایک ہی اینٹی کرافٹ میزائل گن تھی جو انہوں نے تباہ کر دی اور اب یہ لوگ ہیلی کاپٹر میں سوار فضا میں موجود ہیں اور ہمارے پاس دوسری گن ہی نہیں ہے"...... ٹاؤ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کس طرح یہ لوگ گن شپ ہیلی کاپٹر تک پہنچے اور پھر کیسے انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے"...... کرنل مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ انہوں نے مواصلاتی سنٹر کے گیٹ کو انتہائی طاقتور میزائلوں سے اڑا دیا اور پھر انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی جو فوجی نظر آیا اسے اڑا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ دور دور تک بکھرے ہوئے فوجی اکٹھے ہوتے یا کچھ سمجھ سکتے یہ لوگ گن شپ ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے۔ وہاں موجود افراد کو ہلاک کر کے انہوں نے گن شپ ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا اور پھر ریز بیرر کراس کرنے لگے۔ میں نے کمپیوٹر کے ذریعے ان کا ٹارگٹ لیا لیکن انہوں نے یکلخت گن شپ ہیلی کاپٹر کو اس طرح نیچے کر دیا کہ کمپیوٹر ٹارگٹ کے باوجود ٹارگٹ ہٹ نہ ہو سکا اور پھر اس

سے پہلے کہ دوسری بار ٹارگٹ لیا جاتا انہوں نے ہیلی کاپٹر میں موجود فاکس گنوں سے اینٹی ایئر کرافٹ گن کو تباہ کر دیا۔ ان کا نشانہ بے حد درست ثابت ہوا"...... ٹاؤ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب یہ فضا میں کیا کر رہے ہیں"..... کرنل مارشل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوپر موجود ہیں اور ساکت ہیں۔ نجانے کیا کر رہے ہیں"۔ ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل کے چہرے پر بھی الجھن کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ہیلی کاپٹر واقعی فضا میں معلق نظر آ رہا تھا۔

"بے فکر رہو۔ آخر یہ نیچے اتریں گے اور پہلے تو یہ نیچے اترتے ہی ہیلی کاپٹر سمیت کسی بارودی سرنگ سے ٹکرا جائیں گے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو میں نے جوناتھن گروپ کو سٹاگرم شوز سمیت حملے کے لئے بھیج دیا ہے۔ یہ بہرحال بچ کر نہیں جا سکتے"...... کرنل مارشل نے کہا تو ٹاؤ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اچانک ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھنے لگا تو ٹاؤ نے بھی چونک کر مشین کی نابیں گھمانا شروع کر دیں اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر سکرین پر نظر آیا تو دوسرے لمحے ٹاؤ اور کرنل مارشل دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ ہیلی کاپٹر لارج ویو پراجیکٹ کی چھت پر اترنے جا رہا ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ وہاں کیوں اتر رہا ہے"...... کرنل مارشل نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"وہاں یہ آسانی سے مارے جائیں گے باس۔ بے فکر رہیں۔ اس

ریڈ بلاکس کو یہ ایٹم بم سے بھی نہیں توڑ سکتے"...... ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر پراجیکٹ کی چھت پر اتر گیا۔

"اب ان کا شکار آسانی سے ہو سکے گا"...... ٹاؤ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ایک دوسری مشین کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا کرنا چاہتے ہو"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ان پر گورس ریز فائر کروں گا۔ اس سے یہ ہیلی کاپٹر بھی جل کر راکھ ہو جائے گا"...... ٹاؤ نے کہا تو کرنل مارشل نے اس انداز میں سرہلا دیا جیسے وہ اس کی تائید کر رہا ہو۔ البتہ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں چھت پر ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا لیکن یہ لوگ نظر نہ آ رہے تھے۔ یا تو وہ لوگ باہر نہ نکلے تھے یا پھر سپاٹ چھت پر دوسری طرف چلے گئے تھے اس لئے چیکنگ کیمرے کی رینج میں نہ آ رہے تھے۔

"باس۔ آپ دیکھتے رہیں"...... ٹاؤ نے مشین آن کرتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس نے مشین کا ایک ہینڈل ایک جھٹکے سے نیچے کی طرف کھینچا تو زوں زوں کی تیز آوازیں سنائی دیں تو کرنل مارشل نے سکرین پر یکلخت سرخ رنگ کی چادر سی پھیلتی ہوئی دیکھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے چادر اس ہیلی کاپٹر سے جا ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر اس طرح بھڑک کر جلنے لگا جیسے پٹرول میں آگ لگا

دی گئی ہو۔ چادر اب چھت پر پھیل کر یکلخت غائب ہو گئی تھی اور اب سکرین صاف تھی۔

"کیا ہوا باس"...... ٹاؤ نے وہ مشین آف کر کے واپس آتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر جل کر راکھ ہو گیا ہے اور یقیناً چھت پر موجود یہ لوگ بھی ختم ہو گئے ہوں گے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ یہ ریز صرف لوہے کو جلاتی ہے انسانوں کو نہیں۔ البتہ اب یہ لازماً نیچے آئیں گے اور پھر ان کا شکار آسانی سے کر لیا جائے گا"...... ٹاؤ نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے واقعی ٹھیک سوچا ہے۔ ہیلی کاپٹر کے جلنے کے بعد اب یہ لوگ لازماً نیچے اتریں گے اور نیچے زیرو لائٹنگ بھی موجود ہے اور جوناتھن کا گروپ بھی"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"باس۔ ہم دونوں کو بھی سٹاگرم شوز پہن کر وہاں جانا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی جگہ حملہ کر دیں کہ جوناتھن انہیں کور نہ کر سکے"...... ٹاؤ نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پھر"...... کرنل مارشل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے کیونکہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا ایک فیصد سکوپ بھی باقی نہ رہا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت لارج ویو پراجیکٹ کی ریڈ بلاکس چھت کے اوپر تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر اس وسیع و عریض چھت پر اتار دیا تھا اور اب وہ ساری چھت پر اس طرح گھوم پھر رہے تھے جیسے وہ اتنی دور آئے ہی اس کام کے لئے ہوں۔ ان کا خیال تھا کہ ان بلاکس کے درمیان کہیں نہ کہیں کوئی ایسا رخنہ انہیں مل جائے گا جس کی وجہ سے وہ اس پراجیکٹ کے اندر کوئی طاقتور وائرلیس بم پہنچا کر اسے فائر کر سکیں گے لیکن چھت اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ بلاکس کے درمیان معمولی سی جھری تک نہ تھی اور بلاکس کے درمیان بھی ایٹم بلاکس کا میٹریل استعمال کیا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس ریز لائٹنگ کا کوئی علاج ہونا چاہئے ورنہ اس طرح چھت پر ہم کب تک پھرتے رہیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"کسی بھی لمحے ایکریمین ایئر فورس کے جہاز یا ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان کی باتوں کا کوئی جواب دیتا اچانک دوسری عمارت کی چھت سے یکلخت تیز سرخ رنگ کی روشنی ابھری اور پھر وہ اس قدر تیزی سے پورے علاقے کی فضا میں پھیلتی چلی گئی کہ پلک جھپکنے میں پراجیکٹ کی چھت پر پہنچی اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر اس طرح جلنے لگا جیسے اس پر کسی نے پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی ہو جبکہ روشنی مکمل طور پر چھت پر پھیلنے کے بعد یکلخت ختم ہو گئی تھی اور اب وہ سب کھڑے حیرت سے چھت پر موجود جلتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہیلی کاپٹر میں موجود اسلحہ انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈال لیا تھا ورنہ ظاہر ہے وہ بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتا اور شاید ان کے دھماکوں سے وہ خود بھی زخمی ہو جاتے۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... سب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی مخصوص ریز فائر کی گئی ہے جس کا اثر صرف ہیلی کاپٹر پر ہوا ہے۔ بہرحال انہوں نے اپنے طور پر ہمیں بے دست و پا کر دیا ہے۔ اب نیچے ریز لائٹنگ ہیں اور اوپر ہم اور اب ہم کب تک اوپر رہیں گے"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید تشویش تھی۔

"تم نے خواہ مخواہ یہاں ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ وہاں ان کے سنٹر میں اتارتے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہاں یہ ریز اس وقت بھی فائر ہو سکتی تھیں جب ہم ہیلی کاپٹر

کے اندر ہوتے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ ہیلی کاپٹر یہاں اتار دیا"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق صاف لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ ایک آدمی کو میں نے اس درخت کے پیچھے دیکھا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران تیزی سے صفدر کی طرف مڑ گیا جو ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔

"کون سے درخت کے پیچھے"...... عمران نے پوچھا تو صفدر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ ہاں۔ ایک آدمی موجود ہے۔ لیکن یہ زیرو لائن کے باوجود کیسے یہاں موجود ہے۔ کہیں اس کرنل انتھونی نے جھوٹ تو نہیں بولا تھا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ دو آدمی دوسری طرف سے نکل کر ہماری طرف آ رہے ہیں"...... اچانک کنارے کے قریب کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا اور پھر وہ سب دوڑ کر کیپٹن شکیل کے پاس پہنچ گئے۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ تو بڑے اطمینان سے چل کر آ رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ان کے پیروں میں کوئی مخصوص جوتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے چونک

کر ان کے پیروں کی طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ یہ سنا گرم شوز ہیں اور ان شوز کی وجہ سے ریز لائٹنگ کام نہیں کر سکتیں۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے پہلے ہی سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ایسا انتظام یقیناً کر رکھا ہو گا۔ ہم ہیلی کاپٹر وہاں لے جا کر اتارتے۔ ویری سیڈ"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ اب یہ نیچے سے تو ہم پر فائر نہیں کھول سکتے۔ البتہ کوئی بم اوپر پھینک دیں تو اور بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم عقبی طرف سے نیچے نہ اتر جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"کیسے اتریں گے۔ ایک تو بلندی کافی ہے دوسرے نیچے ریز لائٹنگ ہے۔ اب تو کسی طرح یہ جوتے حاصل کرنا پڑیں گے ورنہ تو ہم بری طرح پھنس کر رہ گئے ہیں"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جوتوں کے لئے ان کو ہلاک کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ گڈ شو جولیا۔ تمہارا ذہن واقعی اس وقت کام کرتا ہے جب میرا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کونوں میں ہو جاؤ اور چھت پر لیٹ کر ان کا نشانہ لو۔ لیکن کوشش کرنا کہ انہیں اس وقت ہلاک کیا جائے جب یہ لوگ یہاں

سے قریب ہوں"...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایت پر عمل درآمد شروع ہو گیا۔ عمران خود بھی ایک کنارے پر لیٹا ہوا تھا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا لیکن عمارت سے نکل کر آنے والے کافی فاصلے پر رک گئے تھے۔ ان میں سے ایک نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر کسی سے بات کرنے لگا۔ بات کر کے اس نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈالا اور تھوڑی دیر بعد عمران نے پانچ افراد کو دوڑ کر ان دونوں کی طرف آتے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ان کے کاندھوں سے میزائل گنیں لٹک رہی تھیں۔ ان سب نے مخصوص انداز کے سنا گرم شوز پہنے ہوئے تھے اور پھر ان آنے والوں نے میزائل گنیں کاندھوں سے اتار دیں۔ تو عمران اچھل کر سیدھا ہو گیا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ پیچھے۔ یہ میزائل فائر کرنے والے ہیں"۔ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو اس کے سارے ساتھی اٹھ کر تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی چھت کے کنارے کے قریب میزائل آ کر گرنے لگے۔ خوفناک دھماکوں سے میزائل پھٹ رہے تھے اور پھر میزائل آہستہ آہستہ مزید آگے گرنے لگے تو عمران سمجھ گیا کہ یہ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کافی فاصلے پر تھے اس لئے فوری طور پر ان میزائلوں سے انہیں کوئی خطرہ نہ تھا لیکن عمران سوچ رہا تھا کہ اب انہیں آگے بڑھنے کے لئے کیا کرنا ہو گا کیونکہ ظاہر ہے وہ بری طرح پھنس گئے تھے۔ نیچے اترنا ان کے لئے

ایک مسئلہ بن گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہماری لاشیں چیک کرنے اوپر آئیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا کریں گے تو احمق ہوں گے کیونکہ یہ ضروری تو نہیں کہ ہم ہلاک ہو گئے ہوں اور اوپر آنے والا آسانی سے پکڑا بھی جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر اچانک آگے کی طرف بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ میزائل اچانک فائر ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا لیکن تنویر رکنے کی بجائے اور زیادہ تیزی سے بھاگتا چلا گیا اور پھر اچانک وہ زمین پر گرا اور رینگ کر آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد مشین پسٹل کے ساتھ ہی نیچے سے دو انسانی چیخیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی میزائل ایک بار پھر اڑ کر تنویر کے پیچھے آ کر گرنے لگے لیکن تنویر بجائے پیچھے ہٹنے کے اور آگے کھسک گیا اور ایک بار پھر اس نے مشین پسٹل سے فائرنگ شروع کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو احمق۔ جلدی جگہ بدلو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر اٹھا اور پھر اس نے تیزی سے قلابازی کھائی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت چھت سے نیچے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور عمران سمیت سب ساتھیوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ تنویر کی موت یقینی تھی۔ اس طرح یقینی جیسے سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ کیا ہوا۔ اوہ۔ اوہ"...... یکلخت عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے کنارے کی طرف دوڑ پڑا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑے ۔اسی لمحے نیچے سے ایک طویل انسانی چیخ سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی کیونکہ یہ تیز چیخ تنویر کی تھی۔ انتہائی کربناک چیخ۔

کرنل مارشل اور ٹاؤ دونوں پراجیکٹ سے کافی فاصلے پر کھڑے تھے۔ ان کی نظریں پراجیکٹ کی چھت پر لگی ہوئی تھیں لیکن چھت کا معمولی سا کنارہ انہیں نظر آرہا تھا۔

"اب کیا کیا جائے ۔نجانے یہ لوگ اوپر کیا کر رہے ہیں"۔ کرنل مارشل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"باس ۔آپ جوناتھن اور اس کے ساتھیوں کو کال کریں۔ ان کے پاس میزائل گنیں ہیں۔ ان سے اوپر چھت پر میزائل فائرنگ کرائی جائے"...... ٹاؤ نے کہا۔

"اوہ ہاں"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔

"ہیلو ۔ہیلو ۔کرنل مارشل کالنگ ۔اوور"...... کرنل مارشل

نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"جوناتھن اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے جوناتھن کی آواز سنائی دی۔

"تم لوگ کہاں موجود ہو۔ اوور"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ہم اس وقت درختوں کی اوٹ میں ہیں باس۔ ہیلی کاپٹر ہمارے سامنے چھت پر اترا اور اسے آگ لگ گئی۔ اوپر چند افراد موجود ہیں لیکن وہ ہمیں واضح طور پر نظر نہیں آرہے۔ اوور"...... جوناتھن نے کہا۔

"تم اپنے گروپ کو کال کر کے یہاں ہمارے پاس پہنچ جاؤ۔ جلدی کرو۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل مارشل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد جوناتھن اپنے چار ساتھیوں سمیت ان کے قریب پہنچ گیا۔

"تم لوگ میزائل چھت پر فائر کرو اور اسی طرح فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ تاکہ زیادہ سے زیادہ فاصلے تک میزائل فائر ہو سکے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یس باس"...... جوناتھن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی اور پھر انہوں نے میزائل فائرنگ شروع کر دی اور ساتھ ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے۔ لیکن ظاہر ہے ایک خاص حد تک پہنچ کر انہوں نے فائرنگ بند کر دی تھی کیونکہ اب میزائل چھت پر فائر نہیں ہو سکتے تھے جبکہ جوناتھن اور ٹاؤ وہیں کھڑے تھے۔

"عجیب پرابلم ہے کہ نہ ہم اوپر جا سکتے ہیں اور نہ انہیں کسی طرح بلاک کر سکتے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"باس۔ آخر یہ لوگ کسی نہ کسی وقت تو نیچے اتریں گے"۔ ٹاؤ نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ٹاؤ۔ یہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... کرنل مارشل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک مشین پسٹل کی آواز کے ساتھ ہی جوناتھن اور اس کا ایک ساتھی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے جبکہ اس کے دوسرے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹے اور انہوں نے وہاں میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے لیکن ایک بار پھر ایک آدمی چیختا ہوا نیچے گرا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا مطلب"...... کرنل مارشل نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں یہ دیکھ کر پھیلتی چلی گئیں کہ اچانک چھت سے ایک آدمی نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ فضا میں اڑتا ہوا ٹھیک اس جگہ آکر پیراٹروپنگ کے انداز میں چند قدم دوڑ کر رک گیا جہاں جوناتھن اور اس کے ساتھی ابھی تک پڑے تڑپ رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی جوناتھن کے دو ساتھیوں نے اس کی طرف رخ کر کے میزائل فائر کئے اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی انتہائی کربناک انداز میں چیختا ہوا نیچے گرا۔ ابھی اس کی چیخ کی بازگشت فضا میں گونج ہی رہی تھی کہ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی جوناتھن کے دونوں ساتھی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ اس

کے ساتھ ہی یکلخت ٹاؤ اچھل کر چیختا ہوا پیچھے گرا اور زمین پر گر کر تڑپنے لگا جبکہ کرنل مارشل نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا ہی تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل استعمال کرتا ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں گونجیں اور کرنل مارشل کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ درخت کی اوٹ سے باہر نکلے ہوئے اس کے ہاتھ پر گولیوں کی بارش ہوئی تھی اور نہ صرف مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا بلکہ اس کا ہاتھ بھی آدھا اڑ گیا تھا۔ یہ فائرنگ اس آدمی کی طرف سے کی جا رہی تھی جو انتہائی کربناک انداز میں چیخ کر نیچے گرا تھا لیکن اب وہ جوناتھن اور اس کے ساتھی کی لاشوں کی اوٹ سے فائر کر رہا تھا جبکہ اوپر چھت کے کنارے پر اسے عمران نظر آیا۔ کرنل مارشل تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ وہ اب تنہا ہو چکا تھا۔ اس کے سب ساتھی ختم ہو چکے تھے اس لئے اس نے فوری طور پر سیکنڈ عمارت میں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اس انداز میں پیچھے ہٹ رہا تھا کہ مشن گن کی گولیوں کی زد میں نہ آسکے اور جب اس کے خیال کے مطابق وہ مشین گن کی رینج سے باہر آگیا تو وہ تیزی سے مڑا اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس کا ہاتھ زخمی تھا اور خون بہہ رہا تھا لیکن اس وقت اسے صرف اپنی جان بچانے کی فکر تھی کیونکہ اس کے پاس اب ٹاؤ کا مشین پسٹل تھا جو اس نے اٹھا لیا تھا جس کی فائرنگ رینج بے حد کم تھی جبکہ اوپر سے

گرنے والے آدمی نے جوناتھن کی مشین گن سنبھال لی تھی جس کی فائرنگ رینج کافی تھی۔ اس کا مشین پسٹل بھی ہاتھ پر ہونے والی مشین گن کی فائرنگ کی وجہ سے اڑ کر کہیں دور جا گرا تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ ریز لائٹنگ کی وجہ سے سیکورٹی آفس تک زندہ پہنچ ہی نہ سکیں گے۔ یہی سوچتا ہوا وہ دوڑ کر سیکورٹی کے آفس کے دروازے میں داخل ہوا اور اسی انداز میں وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے کرسی پر بیٹھ کر تیزی سے سامنے میز پر پڑی ہوئی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سیکورٹی آفس کا بیرونی دروازہ اس نے مشین کی مدد سے غائب کر دیا تھا۔ اب اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح سیکورٹی بلڈنگ تک پہنچ بھی جاتے تب بھی وہ کسی صورت اندر داخل نہ ہو سکتے تھے کیونکہ نہ صرف دروازہ غائب ہو گیا تھا بلکہ اس کے اوپر بھی اسی طرح چھت دیواروں کے ساتھ مل گئی تھی کہ جیسے پراجیکٹ کی چھت بنی ہوئی تھی۔

"اب میں ان لوگوں کے ریز لائٹنگ سے ہلاک ہونے کا اطمینان سے تماشہ دیکھوں گا"...... کرنل مارشل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں پہلے اس نے اپنے زخمی ہاتھ کی بینڈیج کی اور پھر دوسرا دروازہ کھول کر وہ ایک بڑے

پہنچ گیا جہاں دیوار کے ساتھ دو مشینیں موجود تھیں۔ اس نے ایک مشین کے سامنے پہنچ کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مشین کے اوپر سکرین روشن ہو گئی۔ اس نے مشین پر موجود مختلف نابیں گھمانا شروع کر دیں اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر تیزی سے تبدیل ہوتے چلے گئے اور پھر ایک منظر سکرین پر ابھرتے ہی کرنل مارشل نے ہاتھ ہٹالیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح اچھل پڑا کیونکہ اس نے جوناتھن اور اس کے ساتھی والی جگہ پر عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کو بڑے اطمینان سے کھڑے دیکھا تھا۔ وہ سب چھت سے نیچے اتر چکے تھے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جب جوناتھن اور اس کے آدمیوں کی مشین گنیں اٹھائے بڑے اطمینان سے آگے بڑھنے لگے تو کرنل مارشل ایک بار پھر اچھل پڑا کیونکہ اس بار اس نے دیکھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیروں میں سٹاگرم شوز موجود تھے اور یقیناً یہ شوز انہوں نے جوناتھن اور اس کے ساتھیوں کے پیروں سے اتارے ہوں گے۔

"ویری بیڈ۔ یہ لوگ تو انتہائی خطرناک ہیں۔ نجانے یہ اوپر سے نیچے آتے ہوئے ریز لائٹنگ پر کیوں نہیں گرے۔ یہ تو ابھی سیکورٹی آفس کو بموں سے اڑا دیں گے۔ ویری بیڈ۔ ٹاؤ بھی ہلاک ہو گیا ہے اور جوناتھن اور اس کا گروپ بھی۔ ویری بیڈ۔ اب مجھے پراجیکٹ میں شفٹ ہونا پڑے گا اور کوئی راستہ نہیں ہے"۔ کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب تک اسے اطمینان تھا کہ

یہ لوگ سیکورٹی آفس تک پہنچنے سے پہلے ہی ریز لائٹنگ کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے لیکن انہوں نے سٹاگرم شوز پہنچ لئے تھے اس لئے اب ریز لائٹنگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکتی تھی اور وہ ان شوز کی وجہ سے پورے علاقے میں اطمینان سے گھوم پھر سکتے تھے اور یہاں وہ اکیلا رہ گیا تھا اور اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ یہاں سے ان پر نہ کوئی حربہ استعمال کر سکتا تھا اور نہ ان پر فائرنگ کھول سکتا تھا اور سیکورٹی آفس اور ملحقہ سیکورٹی بلڈنگ بہرحال ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی نہیں تھی اس لئے اسے بموں سے اڑایا جا سکتا تھا اس لئے اس کے پاس آخری چارہ کار یہی رہ گیا تھا کہ وہ خود ایمرجنسی وے کے ذریعے سیکورٹی آفس سے پراجیکٹ میں داخل ہو جائے اور پھر وہاں کے سیکورٹی ونگ کی مدد سے وہ ان کا خاتمہ کر سکے کیونکہ پراجیکٹ کے اندر ایسے آلات پہلے سے نصب شدہ تھے لیکن کرنل ڈیوک نے پراجیکٹ کے اندر رہنے کی بجائے باہر سیکورٹی آفس اور سیکورٹی بلڈنگ بنائی تھی تاکہ وہ پراجیکٹ کے انجنیئروں سے ہٹ کر علیحدہ رہ سکے اور کرنل ڈیوک کے جانے کے بعد کرنل مارشل نے جب چارج سنبھالا تھا وہ بھی یہیں رہ گیا تھا کیونکہ اس آفس سے اسے حفاظتی انتظامات کی جو فائل ملی تھی اسے پڑھنے کے بعد اسے سو فیصد یقین تھا کہ اول تو کوئی غیر متعلقہ آدمی پراجیکٹ ایریئے میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر ہو بھی جاتا تو لازماً ریز لائٹنگ کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جائے گا اور اگر نہ ہوا تو یہاں سے ان کے خلاف ہر حربہ استعمال کیا

جا سکتا ہے لیکن یہاں سچویشن ایسی بن گئی تھی کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر کی مدد سے اندر داخل ہوئے اور ہیلی کاپٹر انہوں نے پراجیکٹ کی چھت پر اتار دیا۔ اس لئے ہیلی کاپٹر تو ریز کی مدد سے جلانے کے علاوہ وہ ان کے خلاف اور کچھ نہ کر سکتا تھا اور اس نے جو ناتھن اور اس کے گروپ کو خود ان لوگوں کے خاتمے کے بلوایا تھا اور پھر وہ خود ٹاڈ کے ساتھ ان کی ہلاکت کا تماشہ دیکھنے لگا اور نتیجہ یہ کہ شاگرم شوز عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے اور کرنل مارشل کے علاوہ ٹاڈ سمیت اس کے سب ساتھی ختم ہو گئے اور مشینری انچارج ٹاڈ تھا۔ کرنل مارشل صرف چیکنگ مشینری کو آپریٹ کر سکتا تھا لیکن فائرنگ مشینری کے بارے میں اسے کچھ معلوم نہ تھا اس لئے اس نے پراجیکٹ میں جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آف کی اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکل کر اپنے مخصوص کمرے میں پہنچا اور پھر اس نے دیوار میں نصب ایک الماری کھول کر اس کی دیوار میں موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو الماری کے پٹ تیزی سے گھوم کر سائیڈ میں ہو گئے۔ اب الماری میں ایک راستہ سا بن گیا تھا۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ کرنل مارشل اس راستے سے گزر کر دوسرے کمرے میں پہنچا۔ اس نے الماری بند کی اور پھر وہ وہاں موجود ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کئے تو مشین میں یکلخت جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیدھا ہو کر دو بٹن پریس کر

دیئے۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل مارشل کالنگ پراجیکٹ انچارج ڈاکٹر روزڈم۔ اوور"...... کرنل مارشل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ڈاکٹر روزڈم اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں سپیشل لائننگ پر کال کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مشین سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر روزڈم۔ میں سیکورٹی آفس سے بول رہا ہوں۔ دشمن ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں اور سیکورٹی کے تمام لوگ ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے ڈاکٹر روزڈم پراجیکٹ اور سیکورٹی آفس کے درمیان موجود سپیشل وے کو اندر سے کھولا جائے تاکہ میں پراجیکٹ میں پہنچ کر ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ کر سکوں۔ اوور"...... کرنل مارشل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی غیر متعلقہ آدمی پراجیکٹ ایریا میں داخل ہو اور سب کو ختم کر دے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں ڈاکٹر وہ کرو۔ یہ وقت تفصیل بتانے کا نہیں ہے۔ جلدی کھولو۔ تفصیل بعد میں بتاتا رہوں گا۔ اوور"۔ کرنل مارشل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... ڈاکٹر روزڈم نے سخت لہجے میں کہا۔

"زیرو ون ۔ زیرو الیون ۔ اوور" ...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ایکسٹرا سپیشل کوڈ دوہراؤ۔ اوور" ...... دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔ شاید کرنل مارشل کے لہجے اور انداز کا ڈاکٹر روزڈم نے برا منایا تھا اس لئے اس کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ایکسٹرا سپیشل کوڈ۔ براؤن لائٹ ۔ اوور" ...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوکے ۔ سپیشل وے صرف پانچ منٹ کے لئے کھولا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ آپ تھری ایکس وے کے دروازے پر پہنچ جائیں۔ اوور اینڈ آل" ...... دوسری طرف سے اسی طرح سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو کرنل مارشل نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کو آف کیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ سائیڈ میں خالی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی تو دوسری طرف کسی دھات کی بنی ہوئی ٹنل نظر آ رہی تھی۔ کرنل مارشل اس ٹنل میں داخل ہوا اور پھر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر روزڈم غصہ کھا چکا ہے اس لئے وہ اچانک ٹنل بند کر سکتا ہے اور اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے پھنس بھی سکتا ہے اس لئے وہ چلنے کی بجائے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کھلے دروازے پر پہنچ گیا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ اس دروازے

میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک اسے عقب میں سرر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیوار میں موجود دروازہ بند ہو گیا اور کرنل مارشل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ بس وہ صرف چند لمحے پہلے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا ورنہ اس ڈاکٹر روزڈم نے اسے مروا دیا تھا۔

"اب میں سب سے پہلے اس ڈاکٹر روزڈم کو اپنی اہمیت بتاؤں گا" ...... کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس دروازے کی دوسری طرف راہداری تھی جس کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا تھا۔ اس کمرے کے دروازے پر سیکورٹی مشین ہال کی تختی لگی ہوئی تھی۔ ہال کا دروازہ بند تھا۔ کرنل مارشل نے دروازے کی سائیڈ پر موجود فون پیس اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس فون کی گھنٹی بھی بج سکتی ہے۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں۔ کیپٹن مرفی" ...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ آپ ہیں دروازے پر" ...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں ۔ میں سپیشل وے سے آیا ہوں۔ اب میں یہیں رہ کر باہر

کے حالات کو کنٹرول کروں گا۔ دروازہ کھولو"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل مارشل نے رسیور واپس ہک میں لٹا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا تو کرنل مارشل اندر داخل ہو گیا۔ اس پورے ہال میں چاروں طرف عجیب و غریب ساخت کی مشینیں نصب تھیں لیکن یہ سب مشینیں بند تھیں۔ ایک طرف ساتھ ہی شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر سفید اوور آل تھا۔ یہ کیپٹن مرفی تھا۔ اسسٹنٹ سکیورٹی آفیسر۔

"آیئے باس۔ خوش آمدید"...... کیپٹن مرفی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کیپٹن مرفی۔ اکیلے رہ کر بور تو نہیں ہوئے"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ نہیں باس۔ بوریت کیسی۔ ڈیوٹی از ڈیوٹی"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اس ہال نما کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ اس کے سکیورٹی آفس کا دروازہ تھا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ تم سے تفصیل سے بات ہو گی"...... کرنل مارشل نے دروازہ کھولتے ہوئے مڑ کر کیپٹن مرفی سے کہا۔

"یس باس"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور کرنل مارشل کے پیچھے اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ چھوٹی سی راہداری کے اختتام پر ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی جدید اور خوبصورت انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا۔ وہ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"بیٹھو کیپٹن مرفی"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مارشل چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے لیکن ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"چیف جیسٹن بول رہا ہوں کرنل مارشل"...... دوسری طرف سے بلیک ایجنسی کے چیف کی کرخت آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس باس"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"مجھے ابھی ابھی ڈاکٹر روزڈم نے سپیشل کال کر کے بتایا ہے کہ تم سکیورٹی آفس اور سکیورٹی ونگ کو چھوڑ کر پراجیکٹ سکیورٹی آفس میں آ گئے ہو اس لئے میں نے یہاں کال کی ہے۔ یہ کیا سلسلہ ہے۔ تم نے ڈاکٹر روزڈم کو بتایا ہے کہ دشمن ایجنٹ پراجیکٹ ایریا میں موجود ہیں اور وہاں موجود تمہارے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ میں آپ کو کال کرنا ہی چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ

گئی"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس نے مواصلاتی سنٹر کی پہلی چیک پوسٹ کے قریب عمران کو کال کرنے اور اس کی چیکنگ سے لے کر کرنل انتھونی کو کال کر کے ہوشیار رہنے اور اندر سے پراجیکٹ کی ٹنل کو بلاک کرنے اور پھر اچانک جیپ کا مواصلاتی سنٹر کے داخلہ گیٹ کے قریب پہنچنے اور پھر ان کا گن شپ ہیلی کاپٹر کی مدد سے پراجیکٹ کی چھت پر اترنے سے لے کر اپنے یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ اس نے کوئی بات نہ چھپائی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ چیف کے اپنے ذرائع بھی ہوتے ہیں اس لئے اگر اسے دوسرے ذرائع سے حقائق کا علم ہو گیا تو پھر اس کو کورٹ مارشل سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب پراجیکٹ ایریا عمران اور اس کے ساتھیوں کے قبضہ میں ہے اور تم بے بس ہو چکے ہو"۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ سٹاگرم جوتوں کے ان کے قبضے میں آ جانے کا تو مجھے تصور تک نہ تھا۔ میرے ذہن میں بھی یہ نہ تھا کہ وہ سٹاگرم شوز کے بارے میں جانتے ہوں گے لیکن باس۔ وہ لوگ پراجیکٹ میں تو کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے جبکہ یہاں سے میں ان سب پر آسانی سے قیامت توڑ سکتا ہوں۔ ویسے بھی اب پراجیکٹ اور سیکورٹی آفس کے درمیان سپیشل راستہ بھی بند ہو چکا ہے۔ اب وہ لاکھ ٹکریں مار لیں وہ بہرحال اندر تو داخل ہو ہی نہیں سکتے اور پراجیکٹ کو کسی

صورت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے آپ بے فکر رہیں باس۔ اب ان کی لاشیں ہی پراجیکٹ پر پڑی نظر آئیں گی"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"عمران ایسا ہی آدمی ہے کرنل مارشل کہ وہ ہر ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مشن کے دوران قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں لیکن اب ان کا خاتمہ بہرحال تم نے کرنا ہے"۔ چیف نے نرم لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا باس۔ اب وہ بچ کر کہیں نہیں جا سکتے کیونکہ گن شپ ہیلی کاپٹر بھی جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ اب تو وہ پھنس گئے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اور کچھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سب اوکے ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"وش یو گڈ لک۔ میں کامیابی کی خبر سننے کا شدت سے منتظر رہوں گا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل مارشل نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے باس"...... سامنے بیٹھے ہوئے کیپٹن مرفی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ بھی سامنے بیٹھا ہوا ساری تفصیل سنتا رہا تھا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں۔

بہرحال اب ہم دونوں نے مل کر ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ میں نے تمہیں بلایا ہی اسی لئے تھا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"پہلے تو انہیں چیک کرنا پڑے گا کہ یہ کہاں موجود ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔ آئیے میرے ساتھ"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور پھر وہ دونوں آفس سے نکل کر اس بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی اندھے شیشے والے کمرے میں موجود تھے۔ یہاں کنٹرولنگ مشین موجود تھی جس کی مدد سے ہال میں موجود تمام مشینری کو آپریٹ کیا جا سکتا تھا۔ کرنل مارشل تو ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کیپٹن مرفی نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہال میں بیک وقت دو مشینیں خود بخود جاگ اٹھیں اور پھر کنٹرولنگ مشین پر موجود بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس سکرین پر پراجیکٹ کے بیرونی مناظر نظر آ رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فرنٹ ایریئے میں موجود ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی خودکار مشینری کے سیکورٹی ونگ کے عقب میں پراجیکٹ کی ریڈ بلاکس دیوار کے قریب کھڑے تھے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"کیا ان کی آوازیں کیچ نہیں ہو سکتیں"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتی ہیں جناب"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے کئی اور بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم واپس چلے جائیں۔ کرنل مارشل تو گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا ہے"...... ایک آواز سنائی دی تو کرنل مارشل بے اختیار چونک پڑا۔ وہ عمران کی آواز پہچانتا تھا۔

"لیکن کیا اس پراجیکٹ کو ایسے ہی چھوڑ دیں"...... ساتھ کھڑی ہوئی عورت کی آواز سنائی دی۔

"تو اور کیا کریں۔ اس پر تو ایٹم بم بھی مار دیں تب بھی یہ نہیں کھل سکتا۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی واپس مڑ گئے۔

"کیا تم ان پر کوئی سائنسی حربہ استعمال کر سکتے ہو"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن اس کے لئے ہمیں پراجیکٹ کو کھولنا پڑے گا"۔ کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ رسک نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن یہ لوگ اب واپس جا رہے ہیں۔ تم انہیں کس رینج تک چیک کر سکتے ہو"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"چیکنگ رینج تو خاصی وسیع ہے لیکن اگر فاصلہ زیادہ ہو گیا تو آوازیں کیچ نہ ہو سکے گی"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں ہی کیچ کرتے رہو تاکہ معلوم تو ہو کہ یہ کہاں اور کیسے جاتے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی

نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سکرین دیکھتے رہے۔ عمران اور اس کے ساتھی سیکورٹی ونگ کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ ایک لحاظ سے ناک کی سیدھ میں جا رہے تھے۔ پھر جنگل ختم ہو گیا اور کھلا میدان آ گیا جس کے باہر گہری خندق اور اس کے بعد اونچی خاردار تاروں کی باڑ موجود تھی۔ اچانک ان میں سے ایک آدمی نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور اس کے ساتھ ہی کرنل مارشل نے اس آدمی کے ہاتھ سے کوئی چیز نکل کر خاردار تاروں سے ٹکراتی دیکھی۔ اس کے ساتھ ہی خاردار تاروں کا ایک کافی بڑا حصہ ٹوٹ پھوٹ کر ایک طرف جا گرا۔ دوسرے لمحے عمران تیزی سے دوڑا اور اس نے لانگ جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور چوڑی اور گہری خندق جس میں زہریلا پانی بھرا ہوا تھا، پار کر کے وہ دوسری طرف پہنچ کر چند قدم دوڑتا رہا اور پھر رک گیا۔

" یہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے اس عورت سمیت عمران کے سب ساتھی اسی طرح لانگ جمپ کے انداز میں خندق کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ پھر اچانک وہ رینج سے باہر نکل گئے اور سکرین پر نظر آنے بند ہو گئے۔

" باس۔ ریز کی رینج یہیں تک رکھی گئی تھی"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" یہ تو بہرحال دفع ہو گئے ہیں لیکن اب اس باڑ کو ٹھیک کرانا

پڑے گا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" وہ ہو جائے گی باس۔ ویسے ان لوگوں کا کوئی پتہ نہیں۔ یہ رات کو خاموشی سے واپس بھی آ سکتے ہیں اس لئے آپ ابھی یہیں رہیں"...... کیپٹن مرفی نے مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ویسے بھی میں نے یہیں رہنا ہے۔ باہر میں اکیلا رہ کر کیا کروں گا"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین بند ہو گئی تو کرنل مارشل اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مارشل اور کیپٹن مرفی دونوں چونک پڑے کیپٹن مرفی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کیپٹن مرفی بول رہا ہوں"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔ اسی لمحے کرنل مارشل نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" ڈاکٹر روزڈم کالنگ"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر روزڈم کی تیز آواز سنائی دی۔

" یس ڈاکٹر"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" لانگ وے آؤٹ چیکنگ ریز تم نے آن کی تھیں"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

" یس سر۔ ہم دشمن ایجنٹوں کو چیک کر رہے تھے"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

" ہم کون"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

" کرنل مارشل اور میں"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"کرنل مارشل موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"انہیں رسیور دو"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا تو کیپٹن مرفی نے رسیور کرنل مارشل کی طرف بڑھا دیا۔

"یس ۔ کرنل مارشل بول رہا ہوں"...... کرنل مارشل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کرنل مارشل ۔آپ باہر موجود دشمن ایجنٹوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ وہ کچھ بھی کر لیں پراجیکٹ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ۔ لیکن آپ چیکنگ مشینری کو اب آن نہیں کریں گے کیونکہ اس وقت پراجیکٹ میں انتہائی نازک مشینری کی تنصیب ہو رہی ہے اور چیکنگ مشینری کے آن ہونے سے درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے پراجیکٹ کی مشینری کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ اس مرحلے پر اگر اس مشینری کو کوئی نقصان پہنچ گیا تو کھربوں ڈالرز کے اس پراجیکٹ کا کیا بنے گا"...... ڈاکٹر روزڈم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیکنگ مشینری سے آپ کی مشینری کا کیا تعلق"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"میں چیف انجینئر ہوں کرنل مارشل اور آپ ایک ایجنٹ ہیں۔ جو کچھ مشینری کے بارے میں مجھے معلوم ہے آپ نہیں جانتے اس لئے جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کیجئے ورنہ مجھے آپ کی شکایت براہ

راست صدر ایکریمیا سے کرنا پڑے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں ۔ لیکن اگر دشمن ایجنٹوں نے کوئی گل کھلا دیا تو پھر"...... کرنل مارشل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کی ذمہ داری میری۔ وہ لاکھ ٹکریں مار لیں کچھ نہیں کر سکتے"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے"...... کرنل مارشل نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اس چیف انجینئر کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہ لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ مجھے چیف سے بات کرنا پڑے گی"...... کرنل مارشل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا جبکہ کیپٹن مرفی وہیں رک گیا تھا۔ آفس میں پہنچ کر کرنل مارشل نے چیف سے رابطہ کیا اور پھر عمران وغیرہ کی چیکنگ کے ساتھ ساتھ اس نے ڈاکٹر روزڈم کے احکامات کی تفصیل بتا دی۔

"ڈاکٹر روزڈم درست کہہ رہا ہو گا کرنل مارشل ۔ ایسا نہ ہو کہ کسی وجہ سے مشینری کو نقصان پہنچ جائے۔ تب ساری ذمہ داری ہم پر آن پڑے گی اس لئے تم خاموش ہو جاؤ"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف ۔آپ جانتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ہمیں کم از کم انہیں نظروں میں تو رکھنا ہی چاہئے"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں ڈاکٹر روزڈم سے بات کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی وہ تمہیں چیکنگ کی اجازت دے دے گا لیکن فی الحال تمہیں اس کی بات ماننا پڑے گی اور ویسے بھی جب پراجیکٹ میں داخل ہونے کا کوئی راستہ ہی نہیں تو پھر عمران اور اس کے ساتھی کیا کرلیں گے"...... چیف نے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... کرنل مارشل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے اب وہ مزید کچھ نہ کر سکتا تھا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس بار واقعی شکست کھا گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس بار کیا مطلب۔ کیا پہلے کبھی میں کامیاب ہوا ہوں۔ مجھے تو یاد نہیں کہ کبھی صفدر نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہو اور مس جولیا نے تین بار ہاں کہا ہو"...... عمران نے بھی بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب اس وقت درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ اس بار جس انداز میں آپ واپس ہوئے ہیں اسے شکست کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... صفدر نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو اس لئے بات نہیں کی تھی کہ عمران اسے ذاتی رنگ دے لے گا ورنہ"...... تنویر نے کہا۔

"عمران نے جو کچھ کیا ہے سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ کسی بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے"...... اچانک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تیر مارا ہے عمران نے۔ چلیں آپ بتائیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو تم بتاؤ کہ اگر عمران واپس نہ آتا تو تم کیا کرتے۔ پراجیکٹ میں داخل ہونے کے لئے تمہارے ذہن میں کیا پلاننگ تھی۔ بتاؤ"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا جبکہ عمران خاموش بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"لیڈر عمران ہے۔ تجویز اس نے سوچنی ہے۔ ہم نے نہیں سوچنی"۔ تنویر نے کہا۔

"ہمیں تسلیم ہے کہ مس جولیا کہ بظاہر کوئی راستہ نہیں تھا۔ ہم نے سیکورٹی کی عمارتوں کو بھی بموں سے اڑا دیا لیکن کوئی راستہ نہیں مل سکا اور ریڈ بلاکس کی دیوار کی جڑیں کھود کر چیک کر لیں لیکن نجانے وہ کتنی گہرائی تک بنائی گئی تھیں۔ لیکن بہرحال کوئی نہ کوئی راستہ ہو گا۔ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ وہ بغیر آکسیجن کے اندر کام کر رہے ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"چلو فرض کیا ایسے سوراخ وہاں موجود ہوں گے جن سے آکسیجن اندر جاتی ہو گی تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"پھر اس سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کی جا سکتی

تھی"...... صفدر نے کہا۔

"کیا اس طرح ریڈ بلاکس ہٹ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اگر ہم تمام میگا بموں کو اکٹھا کر کے فائر کر دیں تو ریڈ بلاکس کو توڑا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ تمام میگا بم مل کر بھی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سے زیادہ طاقتور نہیں بن سکتے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر آپ نے اچانک اس طرح واپسی کی بات کیوں کی"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر ہم وہاں بیٹھ کر کیا گانے گاتے۔ جب کام ہی نہیں ہو رہا تو ٹھیک ہے واپس چلتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے ہم پر چیکنگ ریز فائر کی جا رہی تھیں اس لئے عمران نے واپسی کی راہ اختیار کی ہے"...... جولیا نے کہا تو نہ صرف عمران کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے بلکہ عمران بھی چونک پڑا۔

"چیکنگ ریز۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا ہی تھا کیونکہ میں نے چیکنگ ریز کی مخصوص نیلاہٹ فضا میں چیک کی تھی اور میں نے دیکھا کہ اسی

وقت عمران نے واپسی کے لئے کہہ دیا۔ میں اس لئے خاموش رہی کہ شاید ہماری آواز اندر تک پہنچ رہی ہو"...... جولیا نے کہا۔

" اوہ جولیا۔ تم نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے۔ ویری گڈ۔ واقعی اچانک چیکنگ ریز فضا میں فائر ہوئیں اور اس کے بعد میں نے واپسی کی بات کر دی اور یہ ریز ان خندق کو کراس کر لینے کے کافی فاصلے تک فضا میں رہیں اور پھر ختم ہو گئیں"...... عمران نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" مس جولیا جب جذبات سے باہر آ جائیں تو پھر ان سے زیادہ ہوشیار اور تیز ایجنٹ اور کوئی نہیں ہوتا"...... صفدر نے کہا۔

" تم سپر ایجنٹ ہو۔ تنویر ڈیشنگ ایجنٹ اور کیپٹن شکیل پاور ایجنٹ لیکن تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا جبکہ مجھ جیسے بے چارے ایجنٹ نے اسے چیک کر لیا اور جولیا تو سرے سے ایجنٹ ہی نہیں ہے اس کے باوجود اس نے بھی اسے چیک کر لیا۔ تم سب القابات رکھنے والے ایجنٹوں کو شرم آنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب ۔ کیا تم مجھے سیکرٹ سروس میں شامل نہیں سمجھتے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے اپنے آپ کو ایجنٹ کہنے کی بجائے اس پیرائے میں بات کی تھی۔

" تم تو ڈپٹی چیف ہو"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب ۔ نیلاہٹ تو میں نے بھی محسوس کی تھی لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ چیکنگ ریز کی وجہ سے ہے"...... صفدر نے کہا۔

" بہرحال اب بہت باتیں ہو گئی ہیں۔ اب اصل بات کی طرف آ جائیں تو بہتر ہے کیونکہ اس مشن میں اگر خصوصی سوچ بچار نہ کی گئی تو پھر شکست کا لفظ چاہے کتنا تلخ ہی ہی بہرحال حلق سے نیچے اتارنا ہی پڑے گا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" آپ کے ذہن میں لازماً کوئی پلاننگ ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ یہی پلاننگ سوچنے کے لئے تو مجھے واپس آنا پڑا ہے۔ وہاں ہم پر کسی بھی لمحے کوئی سائنسی حربہ استعمال ہو سکتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے ان کی رینج سے باہر آنا پڑا ہے۔ اب یہ بات تو طے ہے کہ کرنل مارشل کسی نہ کسی ذریعے سے پراجیکٹ کے اندر چلے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور ہم اس ذریعے کو تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں یا تو پھر ہو سکتا ہے کہ اس ذریعے کا سراغ ہی ختم کر دیا گیا ہو۔ بہرحال اب وہ باہر موجود نہیں ہے لیکن پراجیکٹ کے گرد چار دیواری اور اس کی چھت ریڈ بلاکس کی ہے۔ ریز لائننگ کو تو ان سٹا گرم شوز نے شکست دے دی لیکن اس پراجیکٹ کو جب تک تباہ نہ کیا جائے گا یا اندر سے فارمولا حاصل نہ کیا جائے اس وقت تک ہم

واپس نہیں جا سکتے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اندر سے ایکریمین فوج کو بلا کر یہاں ہمیں گولیوں سے اڑا دیں اس لئے ہمیں جو کچھ کرنا ہے جلد از جلد کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن کرنا کیا ہے۔ یہ تو بتائیں"...... صفدر نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کتنی بار بتایا ہے کہ تم نے خطبہ نکاح یاد کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" عمران پلیز۔ معاملات کو سنجیدگی سے لو۔ یہ باتیں بعد میں کر لیں گے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" ارے ۔ ارے ۔ اس علاقے کی آب و ہوا کہیں غیر جذباتی تو نہیں"...... عمران نے کہا۔

" مجھے یہ مشن سب سے کٹھن نظر آرہا ہے اور ہم نے بہرحال اسے مکمل کرنا ہے اس لئے صرف اس بارے میں سوچو"...... جولیا نے کہا۔

" پھر وعدہ کرو کہ مشن کے بعد تم جذباتی ہو جاؤ گی"...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" وعدہ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ویسے تنویر کی خاموشی بتا رہی ہے کہ اس ایریئے کی آب و ہوا میں کوئی مخصوص گیس موجود ہے جو سوائے میرے باقی سب کو غیر

جذباتی کر دیتی ہے ورنہ اس وعدے کے بعد تنویر مجھے گولی سے اڑا دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے ان وعدوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ صرف باتیں ہیں اور باتیں بے شک تم ساری عمر کرتے رہو"...... تنویر نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے بھی غیر جذباتی ہونا پڑے گا۔ تو پھر سنو۔ تین درویش صاحبان اور ایک درویشہ صاحبہ کہ میں اس لئے واپس لے آیا تھا کہ ہماری آوازیں کیچ کی جا رہی تھیں اور ہمیں چیک بھی کیا جا رہا تھا اس لئے ہم وہاں جو کچھ کرتے ہمیں اس سے روک دیا جاتا لیکن یہ ریز رات کی تاریکی میں کام نہیں کرتیں اس لئے ہم رات کو واپس جائیں گے اور مشن مکمل کریں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن کیسے ۔ یہ تو بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔

" بڑی آسان سی بات ہے کہ ہم جا کر کہیں گے کھل جا سم سم اور راستہ کھل جائے گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے کہ فی الحال آپ کے ذہن میں بھی کوئی پلاننگ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم اب تک اس بارے میں سوچ چکے ہو گے۔ پراجیکٹ کی دوسری طرف سمندر ہے اور سمندر والی

سائیڈ سے اس کی ریڈ بلاکس دیوار زیادہ گہرائی میں نہیں بنائی گئی ہو گی کیونکہ وہاں ساحل کے ساتھ انہوں نے ریڈ ریز کا جال بچھایا ہے اس لئے ادھر سے کوئی ساحل پر نہیں آ سکتا۔ البتہ ہم چونکہ اندرونی طرف سے وہاں جائیں گے اس لئے ہمارا واسطہ ان ریڈ ریز سے نہیں پڑے گا اور ہم آسانی سے سرنگ لگا کر اندر پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن سرنگ کیسے لگائی جائے گی۔ کیا ہاتھوں سے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمارے پاس ٹی ایس تھری بم موجود ہیں اور تم جانتے ہو کہ یہ بم جہاں فائر ہوتے ہیں وہاں انتہائی گہرا گڑھا ڈال دیتے ہیں۔ اس طرح دیوار کی باہر والی طرف سے بم فائر ہو گا تو وہاں گڑھا ہو جائے گا اور جب ریڈ بلاکس دیوار ختم ہو جائے گی تو اس کے نیچے دوسرا بم رکھ کر فائر کیا جائے گا اور طرح نیچے والا حصہ غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد اگر کوئی عام سی دیوار ہوئی تو اسے بم فائر کر کے توڑا جا سکتا ہے اور ایک بار ہم اندر پہنچ گئے تو پھر معاملات کو آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"تمہارے ذہن کا مقابلہ واقعی کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ بات طے ہے"...... تنویر نے کہا۔

"میرے جذبوں کا مقابلہ بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شک جولیا

سے پوچھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ خالی جذبوں کو لئے پھرو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بس کوئی عملی قدم نہ اٹھانا"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کرنل مارشل اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا شراب پینے اور ٹیلی ویژن پر وی سی آر کے ذریعے فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ ظاہر ہے اب اس کا یہاں کوئی کام ہی نہ تھا۔ سوائے شراب پینے، فلمیں دیکھنے اور سونے کے اور وہ کیا کر سکتا تھا۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں بہرحال وہ نہ ریڈ بلاکس کو توڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ باہر وہ جو کچھ بھی کرتے رہیں اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل مارشل نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل مارشل بول رہا ہوں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"کیپٹن مرفی بول رہا ہوں کرنل"...... دوسری طرف سے

کیپٹن مرفی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیا بات ہے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"کرنل مارشل آپ فوراً یہاں مشینری روم میں آ جائیں۔ میں آپ کو ایک خاص بات دکھانا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا خاص بات"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یہاں آلات نے باہر سومیگا بم کا دھماکہ مارک کیا ہے"۔ کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"سومیگا بم کا دھماکہ۔ کہاں۔ کس نے کیا ہے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"آپ آ جائیں جلدی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل مارشل نے رسیور رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس اندھے شیشے والے کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں کنٹرولنگ مشین اور کیپٹن مرفی موجود تھا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا بات کر رہے ہو تم"...... کرنل مارشل نے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کیپٹن مرفی سے کہا۔

"آپ یہاں کرسی پر بیٹھیں۔ میں آپ کو ابھی چند مناظر دکھاتا ہوں"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہاں ایسے آلات نصب ہیں جو زیر زمین کسی بھی تبدیلی کو مارک کر لیتے ہیں۔ یہ آلات اس لئے لگائے گئے ہیں تاکہ اگر زلزلہ

آنے والا ہو تو پراجیکٹ کو اس سے بروقت بچایا جا سکے۔ میں یہاں بیٹھا تھا کہ اچانک اس مشین سے وہ مخصوص آواز نکلنے لگی جو زیر زمین تبدیلی پر نکلتی ہے۔ میں نے مشین آن کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ باہر تقریباً سومیگا بم کا دھماکہ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مشین نے کاشن دیا ہے جس پر میں نے بیرونی چیکنگ شروع کر دی اور پھر میں نے جو کچھ دیکھا اس کی فلم یہاں موجود ہے لیکن چونکہ ان ریز کو زیادہ دیر تک فائر نہیں کیا جا سکتا اس لئے میں نے انہیں آف کر دیا تھا"۔ کیپٹن مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک منظر ابھر آیا تو کرنل مارشل یہ منظر دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سمندر کے کنارے عمران اور اس کے ساتھی کھڑے صاف دکھائی دے رہے تھے اور ریڈ بلاکس کی دیوار کے ساتھ ایک قدرے گہرا گڑھا صاف دکھائی دے رہا تھا اور پھر عمران اس گڑھے کے اندر اتر گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر آ گیا اور پھر وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ اس کے بعد اس گڑھے سے اچانک اس طرح مٹی اچھل کر باہر نکلی جیسے مٹی کا فوارہ سا ابل پڑا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یہ سومیگا بم فائر کر کے زمین کے اندر کافی گہرا گڑھا ڈال رہے ہیں"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"کیوں۔ اس سے کیا ہو گا"...... کرنل مارشل نے کچھ نہ سمجھنے

والے لہجے میں کہا۔

"سمندر کی طرف ریڈ بلاکس کی دیوار زیادہ گہرائی میں نہیں بنائی گئی اس لئے یہ اسے نیچے سے کراس کر کے پراجیکٹ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کیپٹن مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ہمیں انہیں روکنا چاہئے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر روزڈم سے بات کریں تب ہی کوئی سائنسی حربہ استعمال کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کیپٹن مرفی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"...... ڈاکٹر روزڈم کی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں ڈاکٹر۔ پاکیشیائی ایجنٹ سمندر کی طرف زمین میں بم مار کر گہرے گڑھے بنانے میں مصروف ہیں تاکہ ریڈ بلاکس کی دیوار کے ختم ہوتے ہی وہ نیچے سے سرنگ نکال کر پراجیکٹ کے اندر داخل ہو سکیں اور یہ شیطان صفت لوگ یقیناً کامیاب ہو جائیں گے انہیں روکنے کے لئے ہمیں فوری طور پر ان پر کوئی سائنسی حربہ استعمال کرنا ہو گا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"تو کریں۔ یہ آپ کا کام ہے کہ ان کا خاتمہ کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے ہمیں منع کر دیا تھا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"اس وقت دن تھا۔ انجینئر کام کر رہے تھے۔ اب تو رات ہے اب تو سب آرام کر رہے ہیں رات کو آپ جو چاہیں کرتے رہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرنل مارشل نے رسیور رکھ دیا۔

"جلدی کرو۔ یہ لوگ کہیں واقعی اندر نہ پہنچ جائیں"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ کرنل مارشل کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران اور اس کے ساتھی کھڑے نظر آ رہے تھے۔ اچانک کرنل مارشل یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر ریڈ بلاکس سے پھوٹنے والی سرخ رنگ کی تیز روشنی پڑی اور وہ چند لمحوں تک اس تیز روشنی میں کھڑے نظر آئے۔ پھر جیسے ہی یہ روشنی ختم ہوئی اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی اس طرح زمین پر ڈھیر ہو گئے جیسے ان کے جسموں میں سے یکلخت توانائی غائب ہو گئی ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ مارے گئے ہیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ صرف بے ہوش ہوئے ہیں۔ انہیں مارنے کے لئے مجھے ایکسٹرا سپیشل وے کھولنا ہو گا۔ تب باہر جا کر ان پر فائرنگ کر کے انہیں ختم کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"تو کھولو۔ جلدی کرو۔ کہیں یہ خطرناک لوگ ہوش میں نہ آ

جائیں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یہ دو گھنٹے تک ہوش میں نہیں آسکتے لیکن باس۔ ایکسٹرا سپیشل وے تو ڈاکٹر روزڈم ہی کھول سکتے ہیں۔ میں نہیں کھول سکتا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"یہ کیا مصیبت ہے۔ یہ اختیار ڈاکٹر روزڈم کے پاس کیوں ہے۔ وہ محض ایک انجینئر ہے جبکہ کام ہم نے کرنا ہے"...... کرنل مارشل نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن کیپٹن مرفی نے کوئی جواب نہ دیا تو کرنل مارشل نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈاکٹر روزڈم کی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں ڈاکٹر۔ ہم نے غیر ملکی ایجنٹوں کو مخصوص گیس سے آؤٹ فیلڈ میں بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ہم نے باہر جا کر انہیں ہلاک کرنا ہے آپ فوراً ایکسٹرا سپیشل وے کھول دیں۔ جلدی کریں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"سوری کرنل۔ ایکسٹرا سپیشل وے صرف ایک بار کھولا جا سکتا تھا اور وہ کھولا گیا اور آپ پراجیکٹ میں آئے اس کے بعد اب ایسا ایک ماہ تک ممکن نہیں ہے کیونکہ ایک ماہ بعد پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا اس کے بعد اسے اوپن کر دیا جائے گا"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

"یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو چیف"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں ڈیگوشیا سے۔ چیف سے بات کراؤ"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"اوہ۔ سوری سر۔ چیف ایک ہفتے کی چھٹی پر تفریح کرنے گئے ہیں اور انہوں نے کوئی رابطہ نمبر نہیں دیا۔ البتہ انہوں نے اس دوران مارتھر کو اپنا اسسٹنٹ مقرر کیا ہے اگر آپ کہیں تو میں مارتھر سے بات کرادوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ہیلو۔ مارتھر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارتھر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل مارشل بول رہا ہوں مارتھر"...... کرنل مارشل نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ اس کا کافی گہرا دوست تھا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے اس وقت کال کی ہے"...... مارتھر نے چونک کر کہا تو کرنل مارشل نے اسے ساری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ اب چیف تو ہے نہیں اور ڈاکٹر روزڈم براہ راست ہمارے ماتحت بھی نہیں ہے۔ وہ اسرائیلی ہے اور اسرائیل کے صدر کے ماتحت ہے۔ چیف بھی اسرائیلی صدر کو کہہ کر اسے کچھ کرنے پر مجبور کر سکتے تھے ورنہ نہیں اور میں کم ازکم اسرائیل کے صدر سے بات نہیں کر سکتا۔ ورنہ یہ واقعی ان دشمن ایجنٹوں کے خاتمے کا

بہترین موقع تھا"...... مارتھر نے کہا۔

"تم بات تو کرو شاید مان جائے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں۔ اگر وہ مان گئے تو وہ خود تمہیں کال کریں گے اور اگر ان کی طرف سے کال نہ آئی تو پھر سوائے صبر کے اور کچھ نہیں ہو سکتا"...... مارتھر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل مارشل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل انتظار کے باوجود کوئی کال نہ آئی تو کرنل مارشل سمجھ گیا کہ ڈاکٹر روزڈم نے مارتھر کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

"اب کیا کیا جائے"...... کرنل مارشل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ رسک لیں تو ایک کام ممکن ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون سا کام۔ جلدی بتاؤ"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"سکورٹی پورشن کی چھت کھولی جا سکتی ہے لیکن پھر اسے بند نہ کیا جا سکے گا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا مطلب"...... کرنل مارشل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھت میں خصوصی سوراخ تازہ ہوا کی آمد اور گندی ہوا کی نکاسی کے لئے ترچھے انداز میں اس طرح بنائے گئے ہیں کہ اوپر سے نظر نہیں آسکتے لیکن یہ موجود ہیں اور ریڈ بلاکس کا ایک پورا پیس ہے۔

چونکہ ان سوراخوں کی وجہ سے اس بلاک کی طاقت ختم ہو چکی ہے اس لئے اسے آسانی سے توڑا جا سکتا ہے اور ایک آدمی کے باہر جانے کا راستہ بن سکتا ہے لیکن بہرحال دوسرا پیس موجود نہیں ہے اور نہ ہی اسے دوبارہ جوڑا جا سکتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری گڈ۔ لیکن کام کتنی دیر میں مکمل ہو سکتا ہے"۔ کرنل مارشل نے کہا۔

"ڈیڑھ دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ۔ اس دوران تو یہ لوگ ہوش میں آچکے ہوں گے۔ نہیں پھر تو یہ سب خطرناک ہو جائے گا۔ تم انہیں طویل وقت کے لئے بے ہوش نہیں کر سکتے"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"کر سکتا ہوں لیکن ایک بار کیونکہ اسٹام گیس کی ایک ہی گن یہاں موجود ہے۔ اس سے نکلنے والی گیس سے یہ آٹھ گھنٹوں تک یقینی طور پر بے ہوش رہیں گے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تو چلو پہلے یہ کام کرو تاکہ پھر اطمینان سے میں باہر جا کر ان کا خاتمہ کر دوں"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن مرفی نے دوبارہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹارگٹ بنایا تو وہ سب ویسے ہی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل مارشل خاموش بیٹھا کیپٹن مرفی کو کام کرتے دیکھتا رہا۔ وہ بڑی مہارت سے مشینری کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا جبکہ

کرنل مارشل کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب میں طویل بے ہوشی والی ریز گن فائر کرنے لگا ہوں کرنل مارشل"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر یکلخت زرد رنگ کی چادر سی پھیلتی چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد یہ زرد رنگ غائب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ویسے ہی مٹی پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"اب یہ لوگ آٹھ گھنٹوں سے پہلے کسی صورت میں ہوش میں نہیں آ سکتے کرنل"...... کیپٹن مرفی نے مشین کو آف کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے کسی صورت کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے"...... کرنل مارشل نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کرنل کہ اس گیس کا اینٹی ابھی تک ایجاد ہی نہیں ہوا اس لئے اب اگر ہم خود بھی چاہیں تو انہیں آٹھ گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں لایا جا سکتا"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوکے ۔ اب جا کر وہ راستہ کھولو لیکن میں چھت تک جاؤں گا کیسے۔ کیا کوئی سیڑھی ہے تمہارے پاس"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"یس باس۔ نائیلون کی مخصوص سیڑھی موجود ہے۔ آپ بے فکر

رہیں۔ البتہ ایک بات اور ہے کہ آپ کے پیروں میں تو سٹاگرم شوز نہیں ہیں اور باہر ریز لائٹنگ موجود ہے۔ پھر آپ وہاں تک کیسے پہنچیں گے"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں بلیک ایجنسی کا آدمی ہوں۔ ایسی باتیں میرے لئے معمولی حیثیت رکھتی ہیں۔ مجھے نیچے اتر کر وہاں تک جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میں چھت پر سے گزر کر وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر چھت پر سے ہی مشین گن سے فائرنگ کر کے ان کا یقینی خاتمہ کر دوں گا۔ اس کے بعد اسی انداز میں واپس آ جاؤں گا"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے بے اختیار سر ہلا دیا۔

"آپ واقعی بے حد ذہین ہیں کرنل۔ یہ آئیڈیا میرے ذہن میں آیا ہی نہ تھا۔ گڈ آئیڈیا۔ واقعی نیچے اترنے اور زمین پر ان تک جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"جلدی کرو۔ میں جلد از جلد ان شیطان صفت لوگوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"دو گھنٹے تو بہرحال آپ کو انتظار کرنا پڑے گا باس"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں یکلخت روشنی سی پھیلی اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پورے ذہن میں پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن چند لمحوں تک تو وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں پڑا رہا لیکن پھر اس کے ذہن میں ایک جھماکے سے وہ لمحات کسی فلمی سین کی طرح نظر آنے لگے جب عمران دوسرا سومیگا بم فائر کرنے کے لئے گڑھے کے اندر اترا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بم کو مخصوص جگہ پر نصب کر کے باہر آتا اچانک اس پر تیز سرخ رنگ کی روشنی پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی عمران ایک جھٹکے سے اٹھا تو سومیگا بم سامنے پڑا نظر آ گیا۔ وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر وہیں پڑا تھا اور عمران ایک لمحے کے لئے تو یہ سوچ کر کانپ گیا کہ اگر وہ اسے آن کر چکا ہوتا اور اس وقت وہ بے ہوش ہو

جاتا تو اس کا کیا انجام ہوتا۔ وہ تیزی سے اوپر چڑھا تو اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو اوپر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے دیکھا۔ وہ سب گڑھے میں سے نکلنے والی مٹی کے ڈھیر پر پڑے ہوئے تھے۔ البتہ تنویر مٹی کے ڈھیر سے ہٹ کر زمین پر پڑا ہوا تھا۔

"اگر ان کے پیروں میں سٹاگرم شوز نہ ہوتے تو پھر سب نیچے گرتے ہی ہلاک ہو جاتے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے صفدر کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ رات ہو چکی تھی لیکن آسمان پر پورا چاند چمک رہا تھا اس لئے چاندنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور خاصی تیز روشنی موجود تھی۔ عمران نے صفدر کی آنکھیں کھول کر انہیں چیک کیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان پر اسٹام گیس فائر کی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ اس کا تو ابھی تک کوئی اینٹی بھی سامنے نہیں آیا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ اسے اپنے ہوش میں آنے پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ اسٹام گیس کی کارکردگی کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ گیس زمین کی سطح پر پھیلتی تھی لیکن پھر وہ نیچی جگہ پر جانے کی بجائے اوپر سے گزر جاتی تھی اور عمران چونکہ کافی گہرائی میں پڑا ہوا تھا اس لئے اسٹام گیس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ اسٹام گیس گو ایک جدید ترین ایجاد تھی لیکن عمران کو اس کے بارے میں خاصی معلومات تھیں اس لئے صفدر کی آنکھیں کھول کر جیسے ہی اس نے صفدر کی آنکھوں پر چھایا ہوا زرد رنگ دیکھا تو وہ فوراً سمجھ گیا کہ

صفدر پر اسٹام گیس فائر کی گئی ہے اور اس گیس کا شکار ہونے والا کم از کم آٹھ گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہ آ سکتا تھا اور چونکہ صفدر کے علاوہ باقی سب ساتھی بھی وہیں اوپر ہی پڑے ہوئے تھے اس لئے لازماً وہ سب ہی اسٹام گیس کا شکار ہو چکے ہوں گے۔ عمران کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ انہیں یہاں سے اٹھا کر سیکورٹی ایریئے میں لے جائے کیونکہ اگر ان پر اسٹام گیس فائر کی جا سکتی ہے تو کوئی اور حربہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے پہلے صفدر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ صفدر کو لے کر تھوڑی دیر بعد سیکورٹی ایریئے میں پہنچ گیا۔ یہ ایریا گو تباہ ہو چکا تھا لیکن ایک کمرے میں فرنیچر ابھی تک صحیح سالم موجود تھا۔ چنانچہ عمران نے صفدر کو وہاں لے جا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس طرح اس نے ایک ایک کر کے تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا کو بھی وہاں لے جا کر کرسیوں پر شفٹ کر دیا۔ اب اصل مسئلہ انہیں ہوش میں لے آنے کا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے پانی استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔ شاید پانی اسٹام گیس کا توڑ بن جائے۔ چنانچہ وہ باہر نکلا اور اس طرف کو بڑھ گیا جہاں ایک قدرتی چشمہ موجود تھا۔ وہ اسے پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ شاید اسے کرنل مارشل اور اس کے آدمی یہاں رہتے ہوئے استعمال کرتے رہتے تھے۔ اس کمرے سے اسے ایک ثابت گلاس بھی مل گیا تھا اس لئے وہ گلاس اٹھائے چشمے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا

کیونکہ اسے احساس ہوا تھا کہ پراجیکٹ کی چھت پر کوئی سایہ نظر آیا ہے۔ چونکہ وہ اس وقت پراجیکٹ سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے وہ سایہ اسے نظر آ گیا تھا۔ وہ اس طرح چھت پر حرکت کر رہا تھا جیسے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ رہا ہو۔ اس کا سر اور اس کے کاندھے حرکت کر رہے تھے اس لئے عمران کی نظریں اس پر پڑی تھیں۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے گلاس وہیں نیچے رکھا اور پھر ساتھ والے درخت کی طرف لپک گیا۔ دوسرے لمحے وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر وہ پتوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ پراجیکٹ کی پوری چھت کو دیکھ سکتا تھا اور اسے چھت پر ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی چونکہ عمران کی طرف پشت تھی اس لئے وہ اس کی شکل نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پراجیکٹ کے دوسرے کنارے پر پہنچا اور پھر وہ چھت پر لیٹ کر آگے کو رینگنے کے انداز میں بڑھنے لگا۔ پھر اس نے سر نیچے کر کے دیکھنا شروع کر دیا اور عمران ایک خیال کے آتے ہی یکلخت چونک پڑا کیونکہ اب اسے اندازہ ہوا تھا کہ یہ شخص بالکل وہیں چھت کے اوپر موجود ہے جہاں نیچے وہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا اور اگر عمران اپنے ساتھیوں کو اٹھا کر یہاں نہ لے آتا تو وہ اب بھی وہیں موجود ہوتے۔ پھر اچانک وہ آدمی ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر تیزی سے پراجیکٹ کے کنارے پر چلتا ہوا واپس آنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا

جیسے وہ نیچے ساتھ ساتھ دیکھ رہا ہو اور عمران سمجھ گیا کہ وہ انہیں تلاش کر رہا ہے۔ اب عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ اس آدمی کے ذہن کو اس وقت اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ اس نے اسٹام گیس فائر کر کے انہیں طویل عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا اور اب وہ چھت پر سے ان پر فائر کھولنا چاہتا تھا لیکن بے ہوش افراد غائب ہو چکے تھے اور یہ بات اسے پاگل کئے ہوئے ہو گی کہ اسٹام گیس کے شکار کیسے غائب ہو سکتے ہیں۔ پھر وہ آدمی اس طرف کے کنارے پر پہنچا جس طرح سیکورٹی ایریا تھا تو عمران اسے پہچان گیا۔ یہ کرنل مارشل تھا۔ وہ کنارے پر کھڑا سیکورٹی ایریا کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر مڑا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے وہ پہلے نکلتا نظر آیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس طرح چھت سے غائب ہو گیا جیسے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیا ہو۔ اب چھت خالی پڑی ہوئی تھی۔

"چھت میں تو کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی نہ تھا پھر یہ کرنل مارشل کیسے باہر آ گیا اور پھر کیسے اندر چلا گیا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے خود چھت پر جانا پڑے گا۔ پھر ہی پتہ چلے گا"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر وہ درخت سے نیچے اترا اور اس نے گلاس اٹھایا اور چشمے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلاس پانی سے بھر کر واپس پہنچا اور اس نے سارے ساتھیوں کے منہ میں پانی ڈال دیا لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور کوئی ری ایکشن نہ ہوا تو اس نے

جیب سے خنجر نکالا اور پھر اس کی مدد سے اس نے باری باری سب ساتھیوں کی گردنوں کے عقب میں مخصوص انداز میں کٹ لگا کر خون نکالا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے ساتھی ہوش میں نہ آسکے۔

"اب اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ آٹھ گھنٹے انتظار کیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس دوران وہ چھت پر پہنچ کر اس سوراخ کو چیک کرے جہاں سے کرنل مارشل باہر آیا تھا لیکن اصل مسئلہ چھت پر پہنچنے کا تھا۔ اسے کوئی ذریعہ نظر نہ آرہا تھا۔ پہلے تو وہ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے اوپر پہنچ گئے تھے اور اوپر سے نیچے چھلانگ تو لگائی جا سکتی تھی لیکن نیچے سے اوپر اس قدر بلندی پر اڑ کر تو نہیں پہنچا جا سکتا تھا۔ وہ یہی سوچتا رہا لیکن جب کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آئی تو اس نے یہی سوچا کہ یہاں اس کمرے میں بیٹھ کر صبح کا انتظار کرنے کی بجائے باہر کھلی جگہ پر پہنچ کر چیکنگ ہی کرتا رہے کیونکہ کرنل مارشل کسی طرح نیچے اتر کر اچانک ان کے سروں پر بھی پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ مشین گن اٹھائے وہ سیکورٹی ایریا سے باہر نکلا اور ایک بار پھر اسی درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا رہا تھا اور پھر اسی جگہ پہنچ کر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اب یہاں سے وہ نہ صرف چھت کو چیک کر سکتا تھا بلکہ ارد گرد کے علاقے کو بھی چیک کر سکتا تھا۔

"یہ آخر کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا یہ لوگ جن بھوت ہیں"۔ کرنل مارشل نے نیچے اترتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا باس"...... نیچے موجود کیپٹن مرفی نے کہا۔

"وہ سب غائب ہیں۔ وہاں کوئی بھی موجود نہیں ہے"۔ کرنل مارشل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"غائب ہیں۔ وہ کیسے باس۔ وہ تو اسٹام گیس کی وجہ سے بے ہوش ہوئے تھے اور آٹھ گھنٹوں تک کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکتے تھے"...... کیپٹن مرفی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سکرین پر چیک کرو۔ ویسے بھی مجھے پہلے ہی چیک کر کے جانا چاہئے تھا"...... کرنل مارشل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مشین کے سامنے موجود تھے۔ کیپٹن مرفی مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور پھر سکرین پر جیسے ہی ایک منظر ابھرا کیپٹن مرفی نے

ہاتھ کھینچ لیا لیکن اب اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں کیونکہ وہاں گڑھا تو نظر آ رہا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"یہ تو واقعی یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن مرفی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ان میں سے کسی کو کسی بھی طرح ہوش آگیا ہو گا اور وہ اپنے ساتھیوں کو اٹھا کر یقیناً سیکورٹی ایریا میں لے گیا ہو گا۔ میں نے چیکنگ تو کی ہے لیکن سوائے ایک خیال کے شاید سیکورٹی ایریا کے قریب ایک درخت پر مجھے کسی آدمی کی موجودگی کا احساس ہوا ہے اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"باس۔ اب آپ وہاں تک نہیں جا سکتے کیونکہ سٹاگرم شوز آپ کے پاس نہیں ہیں اور وہاں گئے بغیر ان کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ ارے ہاں۔ اوہ واقعی"...... اچانک بات کرتے کرتے کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... کرنل مارشل نے کہا۔

"باس۔ ہمارے پاس یہاں اسلحہ خانہ میں موزو کا گن موجود ہے اور اس کی رینج اتنی ہے کہ اس سے سیکورٹی ایریئے کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں موجود ہوں گے تو انہیں ختم کیا جا سکتا ہے اور اب چونکہ ہم اس گن کو چھت کے اوپن حصے سے باہر

لے جا سکتے ہیں اس لئے یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ اب چھت سے باہر فائرنگ کی جا سکتی ہے۔ کہاں ہے موزو کا گن۔ لے آؤ جلدی کرو"...... کرنل مارشل نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو کیپٹن مرفی تیزی سے ایک سائیڈ پر بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بھاری سی گن موجود تھی۔ یہ راکٹ لانچر کی طرز کی گن تھی اور خاصی بھاری تھی لیکن اس کے باوجود اسے ایک آدمی آپریٹ کر سکتا تھا۔ کرنل مارشل نے اسے بیلٹ کی مدد سے کاندھے سے لٹکایا اور ایک بار پھر نائیلون کی بنی ہوئی سیڑھی کی طرف بڑھ گیا۔

"باس۔ میں بھی آپ کے ساتھ اوپر جاؤں گا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"ہاں۔ آجاؤ"...... کرنل مارشل نے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تھوڑی دیر بعد اوپر چھت پر پہنچ گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن مرفی بھی اوپر پہنچ گیا۔ سیکورٹی ایریا دور سے صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کس درخت کی بات کر رہے تھے"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو کرنل مارشل نے اشارے سے ایک درخت کے بارے میں بتا دیا۔ کیپٹن مرفی کے گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھی۔ اس نے اسے آنکھوں سے لگایا اور اس درخت کی چیکنگ شروع کر دی لیکن کوئی آدمی اسے نظر نہ آیا۔

" باہر کوئی آدمی موجود نہیں ہے باس"...... کیپٹن مرفی نے
کہا۔

" یقیناً وہ اندر ہوں گے"...... کرنل مارشل نے کہا اور موزو
گن کاندھے سے اتار کر اس نے اسے کور سے باہر نکال لیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس میں تو میگزین ہی موجود نہیں ہے"...... کرنل
مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی بے اختیار چونک پڑا۔

" میگزین نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اسے علیحدہ رکھا گیا ہو گا۔ میں
لے آتا ہوں"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور تیزی سے چھت کے اس
کھلے ہوئے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ گن درست نہیں ہے۔ اس کا بیرل ٹیڑھا ہے۔ ٹھہرو میں بھی
ساتھ جاتا ہوں۔ میں خود چیک کر کے لے آتا ہوں"۔ کرنل مارشل
نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ گن اٹھائے سوراخ کی طرف بڑھ گیا
نیچے جا کر وہ کیپٹن مرفی کے ساتھ اسلحہ خانہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں
ایک الماری میں چار موزوکا گنیں موجود تھیں۔ کرنل مارشل نے
چاروں کو اٹھا کر چیک کیا اور پھر ایک گن کو اس نے علیحدہ کیا جبکہ
باقی اس نے واپس الماری میں رکھ دیں۔ کیپٹن مرفی دوسری الماری
سے اس کا میگزین اٹھا لایا جس میں چار میزائل موجود تھے۔ کرنل
مارشل نے میگزین گن میں لوڈ کیا، اسے چیک کیا تو اس کے چہرے
پر اطمینان سے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" آؤ۔ اب یہ کام مل کر کر لیں۔ شاید یہ شیطان لوگ ختم

ائیں"...... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے اثبات میں سر
دیا۔

" باس۔ جس آدمی کو ہوش آیا تھا وہ خود کہاں ہو گا۔ کیا وہ انہیں
ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا ہو گا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" معلوم نہیں کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا۔ بہرحال ہمیں اپنا
کام مکمل کرنا ہے"...... کرنل مارشل نے کہا اور گن کو بیلٹ سے
پکڑ کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا۔ اس کے بعد کیپٹن مرفی بھی اوپر
آ گیا اور پھر کرنل مارشل نے موزوکا گن کو سیکورٹی ایریا کی طرف کیا
اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار کے بادل
سے چھا گئے کیونکہ کیپسول سیکورٹی ایریا تک پہنچنے کی بجائے کافی پہلے
زمین پر گر کر پھٹ گیا تھا۔

" اوہ۔ سیکورٹی ایریا رینج میں نہیں ہے اور کوئی گن ہے اس سے
زیادہ رینج کی سپر میزائل گن"...... کرنل مارشل نے کہا۔

" موجود تو نہیں ہے باس۔ البتہ تیار کی جا سکتی ہے لیکن اس میں
وقت لگے گا"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

" کیا مطلب۔ تیار کیسے ہو سکتی ہے"...... کرنل مارشل نے
کہا۔

" باس۔ مختلف گنوں کے پارٹس جوڑ کر اسے تیار کیا جا سکتا ہے۔
ایسے اس موزوکا گن کی رینج بھی بڑھائی جا سکتی ہے"...... کیپٹن مرفی
نے کہا۔

"وہ کیسے"....... کرنل مارشل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ پشنگ پاور اگر سپر گن کی اس میں نصب کر دی جائے تو اس کی رینج ڈبل ہو جائے گی"....... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آؤ پھر ایسا ہی کر لیں"....... کرنل مارشل نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس نیچے پہنچ گئے۔

"اس دھماکے سے وہ آدمی یقیناً پریشان ہو جائے گا جو ہوش میں ہو گا"....... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ لیکن اسے معلوم ہی نہیں ہوسکے گا کہ کیا ہوا ہے۔ تم اس پر کام کرو"....... کرنل مارشل نے کہا تو کیپٹن مرفی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں دوسری گنیں الماریوں میں موجود تھیں جبکہ کرنل مارشل کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کیپٹن مرفی اسے آتا دکھائی دیا اس کے ہاتھ میں موزوکا گن تھی۔

"لیجئے باس۔ اب اس کی رینج بڑھ چکی ہے"....... کیپٹن مرفی نے اندھے شیشے والے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو"....... کرنل مارشل نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے انہیں باہر ہال میں چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سنبھلتے انہیں نامانوس سی بو محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی کرنل مارشل کا ذہن اس تیزی سے گھومنے لگا جیسے کسی نے اسے پوری رفتار سے گھومتے

ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ اس کے کانوں میں کیپٹن مرفی کی آواز پڑی لیکن اس کا ذہن اس قابل نہ رہا تھا کہ وہ اس آواز کو سمجھ سکتا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی اور اس کے تمام احساسات اس چادر کے نیچے کہیں گم ہو کر رہ گئے تھے۔

عمران کو درخت پر بیٹھے ہوئے ابھی چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے پراجیکٹ کی چھت سے ایک سر باہر نکلتے دیکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے چاندنی میں کرنل مارشل کو چھت پر آتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے چہرے پر گہری تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ کرنل مارشل کے ہاتھ میں موزوکا گن اسے دور سے صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کرنل مارشل کے بعد ایک اور آدمی اوپر پہنچا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھ کر کنارے پر آکر کھڑے ہو گئے۔ کرنل مارشل نے موزوکا گن کا رخ سیکورٹی ایریا کی طرف کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرے ساتھی۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اچانک اس نے ایک کیپسول کو اڑ کر اس عمارت کی

طرف بڑھتے دیکھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا لیکن یہاں سے پراجیکٹ کا فاصلہ اتنا تھا کہ وہ مشین گن کی رینج میں نہ آتا تھا اس لئے وہ بے بس تھا لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا کیونکہ کیپسول اس عمارت سے جا کر ٹکرانے کی بجائے راستے میں ہی زمین پر گر کر پھٹ گیا اور انتہائی خوفناک دھماکے سے وہاں ہر طرف گردو غبار سا پھیل گیا۔ اس کے علاوہ بھی زمین پر کافی دیر تک ہلکے ہلکے دھماکے سنائی دیتے رہے اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ موزوکا گن کی رینج اس عمارت تک نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔ اس نے کرنل مارشل اور اس کے ساتھی کو واپس مڑ کر اس سوراخ کی طرف جاتے دیکھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نیچے اتر گئے تو عمران خود بھی تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں اس کے ساتھی اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ایک طرف وہ بیگ پڑے ہوئے تھے جن میں اسلحہ تھا۔ عمران نے ایک بیگ کھولا اور اس میں سے ایک گیس گن نکال کر اس نے اسے کاندھے پر لٹکایا اور بیگ بند کر کے وہ مڑا اور اس عمارت سے باہر آکر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب چکر کاٹ کر پراجیکٹ کی اس سائیڈ پر جا رہا تھا جس طرف دروازہ تھا کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ اس طرف پراجیکٹ کے قریب درخت موجود تھے اور پھر وہاں پہنچ کر وہ اس

درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے درخت کی دو شاخوں پر اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گیس گن کاندھے سے اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ پھر اس نے اس کا میگزین کھول کر چیک کیا اور گن کا رخ چھت کے کافی بڑے سوراخ کی طرف کر دیا جو اب قریب آجانے کی وجہ سے اسے واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ درخت چونکہ کافی بلند تھا اس لئے عمران اس وقت اس چھت سے بھی زیادہ اونچائی پر موجود تھا۔ اس نے گیس گن کا رخ اس سوراخ کی طرف کیا۔ اسے مزید متوازی جھکایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے گن میں سے یکے بعد دیگرے دو کیپسول نکلے اور تیزی سے اس سوراخ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے لیکن پلک جھپکنے میں جب دونوں کیپسول ایک دوسرے کے پیچھے اس سوراخ کے اندر فائر ہو گئے تو عمران کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اس کا اندازہ درست نکلا تھا اور وہ کیپسول اس سوراخ کے اندر فائر کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ ورنہ اسے خدشہ تھا کہ اگر معمولی سا فرق پڑ گیا تو یہ کیپسول چھت پر ہی پھٹ جاتے۔ گو یہاں سے اب پراجیکٹ کی چھت مشین گن کی رینج میں ہی تھی لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ کرنل مارشل اور اس کا ساتھی اب اوپر آئیں گے بھی یا نہیں اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ وہ انہیں نیچے ہی بے ہوش کر دے اور وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اب مسئلہ تھا پراجیکٹ کی

چھت پر پہنچنے کا اور اس کا کوئی ذریعہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح آیا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ درخت سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس عمارت کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس نے وہاں جا کر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں کی شرٹیں اتاریں اور پھر انہیں پٹیوں کے انداز میں پھاڑنا شروع کر دیا۔ جب پٹیوں کا ڈھیر سا بن گیا تو اس نے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ گانٹھ دے کر باندھنا شروع کر دیا۔ اس طرح ایک طویل رسی سی بن گئی تھی لیکن اس نے رسی کے دونوں سرے ہاتھوں میں پکڑ کر اسے باقاعدہ رسی کی طرح بٹنا شروع کر دیا اور جب وہ پٹیاں باقاعدہ رسیوں کی صورت میں بٹ گئیں تو عمران نے اس کے دونوں کناروں پر گانٹھ لگا دی تاکہ اس کے بل کھل نہ جائیں۔ اس کے بعد اس نے ایک کرسی اٹھا کر اسے فرش پر زور سے دے مارا تو کرسی ٹوٹ گئی اور عمران نے اس کا ایک ٹکڑا اٹھایا کر رسی کا ایک سرا اس سے مضبوطی سے باندھ دیا۔ اس طرح وہ ایک کمند تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ کمند اٹھائے اور مشین گن لئے عمارت سے باہر آیا اور پراجیکٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پراجیکٹ سے تھوڑا پہلے ایک مخصوص فاصلے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے کمند کو استعمال کرنے کا ہی پروگرام بنایا اور پھر اس نے پوری قوت سے کمند کو چھت کی طرف پھینکا۔ پہلے پہل تو وہ اپنے مقصد

میں کامیاب نہ ہو سکا لیکن پھر تیسری مرتبہ وہ لکڑی اس سوراخ میں کہیں پھنس گئی تھی۔ عمران نے اپنی بنائی ہوئی رسی کو کھینچ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگایا اور دوسرے لمحے اس نے رسی کی گانٹھیں پکڑ کر تیزی سے اوپر کو اٹھنا شروع کر دیا۔ بٹ جانے کی وجہ سے رسی خاصی مضبوط ہو گئی تھی اس لئے عمران اوپر چڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ چھت پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس سوراخ کی طرف بڑھا اور پھر اس نے سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا تو نیچے ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں مشینری نصب تھی۔ ایک طرف اندھے شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس دروازے میں ہی دو آدمی فرش پر پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان دو کے علاوہ اس ہال نما کمرے میں اور کوئی آدمی نہیں تھا جبکہ نائیلون کی بنی ہوئی ایک سیڑھی باقاعدہ اس سوراخ سے اٹیچ کی گئی تھی اور عمران کی کمند کی لکڑی بھی اس سوراخ کے اندر ہی پھنسی ہوئی تھی۔ عمران نائیلون کی اس سیڑھی کی مدد سے نیچے اترتا چلا گیا۔ ہال میں پہنچ کر وہ سیدھا اس اندھے شیشے والے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں کرنل مارشل اور اس کا ساتھی دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ہی ایک موزر گن پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ان دونوں کو کھینچ کر ہال میں ڈالا اور پھر جھک کر ان کی نبضیں چیک کیں تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ ان کی نبضیں بتا رہی تھیں کہ ابھی دو تین

گھنٹوں تک انہیں کسی صورت ہوش نہیں آ سکتا تھا۔ چنانچہ عمران سیدھا ہوا اور پھر اس نے اس سارے ایریئے کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ بھی صرف سیکورٹی ایریا ہے اور پراجیکٹ اس ایریا سے علیحدہ ہے اور ان کے درمیان بھی باقاعدہ ریڈ بلاکس کی دیوار موجود ہے لیکن اس سیکورٹی ایریا میں کرنل مارشل اور دوسرے آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران ایسا راستہ تلاش کرنے میں مصروف تھا جس سے وہ اس پراجیکٹ میں داخل ہو سکتا لیکن باجوود کوشش کے اسے کوئی راستہ نہ مل سکا تھا۔ البتہ ایک سٹور نما کمرے سے اسے نائیلون کی بنی ہوئی رسی کا بنڈل ضرور مل گیا تھا۔ چنانچہ اس نے رسی کا بنڈل کھولا اور پھر کرنل مارشل کے ساتھی کے ہاتھ اس نے اس کے عقب میں کر کے باندھے اور اسے اٹھا کر اس نے ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اس آدمی کے ہاتھوں کی انگلیوں کی ساخت دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ آدمی مشینری کا ماہر ہے۔ اس نے اسے کرسی پر ڈال کر رسی کی مدد سے اس کے دونوں پیر باندھ کر اس نے باقی رسی سے اس کے جسم کو کرسی سے باندھ دیا۔ اس کے بعد وہ ملحقہ باتھ روم میں گیا اور وہاں سے اس نے پانی سے بھرا ہوا ایک جگ اٹھایا اور اسے لا کر اس نے اس آدمی کا منہ کھول کر تھوڑا سا پانی اس کے حلق میں ڈالا اور پھر جگ کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اس نے دوسری کرسی اٹھا کر اس کے سامنے رکھی اور اطمینان سے اس کرسی پر بیٹھ گیا لیکن دوسرے لمحے اسے ایک خیال

آیا کہ کرنل مارشل انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے کسی بھی لمحے اسے ہوش بھی آسکتا ہے۔اس لئے اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر اسے بھی اٹھا کر ساتھ والی کرسی پر ڈالا اور پھر اس کے ہاتھ پیر باندھنے کے ساتھ ساتھ اس نے اس کے جسم کو بھی کرسی سے اس انداز سے باندھ دیا کہ کرنل مارشل اب اسے کسی صورت بھی نہ کھول سکے۔اسی لمحے وہ آدمی جس کے حلق میں اس نے پانی انڈیلا تھا کراہتے ہوئے ہوش میں آگیا تو عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔البتہ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔

"یہ۔یہ۔کیا۔کیا مطلب"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکتا تھا۔

"اوہ۔اوہ۔تم۔تم کون ہو"...... اس آدمی نے پوری طرح سنبھلتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔اوہ۔مم۔مم۔مگر۔تم۔تم یہاں کیسے آگئے"...... اس آدمی نے کہا۔

"ابھی کرنل مارشل نے بھی ہوش میں آکر یہی بات پوچھنی ہے اس لئے اس وقت اکٹھی تفصیل بتا دوں گا۔فی الحال تم اپنا نام بتا

دو تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"...... عمران نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

"میرا نام کیپٹن مرفی ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیا تم یہاں انجنیئر ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔میں سیکورٹی ایریا کا انجنیئر انچارج ہوں"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

"پراجیکٹ کا انچارج انجنیئر کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر روزڈم"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

"یہاں سے پراجیکٹ کا راستہ کہاں سے ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن مرفی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوئی راستہ نہیں ہے۔درمیان میں ریڈ بلاکس کی دیوار ہے"۔ کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

"یہاں پانی کی سپلائی کا کیا نظام ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن مرفی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔یہ بات تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے شدید پیاس لگ رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ادھر کچن میں ہے اس کی الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں"۔کیپٹن مرفی نے کہا۔

" مشیزی کی تنصیب کے لئے جو مشیزی استعمال ہو رہی تھی اسے وافر مقدار میں پانی چاہئے ہوتا ہے۔ کیا یہ کام بھی بوتلوں سے لیا جاتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ بلکہ پراجیکٹ ایریا میں دو چشمے ہیں۔ وہاں سے پانی لیا جاتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم لوگوں نے چھت کاٹ کر سوراخ بنایا ہے۔ تم ویسے یہاں سے باہر نہیں جا سکتے تھے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن مرفی نے چھت کاٹنے کی تفصیل بتا دی۔

" اب میری بات سنو۔ ہم نے اس پراجیکٹ کو تباہ نہیں کرنا بلکہ ہمارا مقصد یہاں سے صرف فارمولے کی کاپی حاصل کرنا ہے۔ پہلے کرنل ڈیوک یہاں کا انچارج تھا اور اس سے ہمارا معاہدہ ہو گیا تھا لیکن شاید اسے فوری طور پر واپس بھجوا دیا گیا اور اس کی جگہ کرنل مارشل آگیا"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ کرنل ڈیوک نے مجھے تفصیل بتائی تھی"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ فارمولے کی کاپی یہاں موجود ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فارمولے کی کاپی کا سکیورٹی ایریا سے کیا تعلق"...... کیپٹن مرفی نے جواب دیا۔

" پھر کرنل ڈیوک نے کیسے وعدہ کر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر روزڈم سے وہ کاپی لے سکتا تھا۔ اس کی دوستی تھی ڈاکٹر روزڈم سے اور وہ کرنل ڈیوک کی بات مانتا تھا لیکن کرنل مارشل اور ڈاکٹر روزڈم میں نہیں بنتی"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" وہ کیسے۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا تو کیپٹن مرفی نے تفصیل بتا دی۔

" اگر ڈاکٹر روزڈم چاہے تو درمیانی راستہ کھل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ سپیشل وے وہی کھول سکتا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

" اب تم میرے ایک سوال کا جواب دو گے"...... اچانک کیپٹن مرفی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" پوچھو"...... عمران نے کہا۔

" تم اور تمہارے ساتھی بے ہوش تھے۔ پھر تمہیں کیسے خود بخود ہوش آگیا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

" تم اسٹام گیس کے بارے میں پوچھ رہے ہو شاید"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تم اس کا نام بھی جانتے ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اسٹام گیس فائر کی گئی ہے"...... کیپٹن مرفی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اپنے بے ہوش ساتھیوں کی آنکھیں کھول کر چیک کیا

تھا۔ اس میں زردی کی تہہ موجود تھی جو اسٹام گیس کی مخصوص نشانی ہے اور تم تو شاید اس گیس کے بارے میں اتنا نہ جانتے ہو گے جتنا میں جانتا ہوں اس لئے اب تمہارے سوال کا جواب بھی دے دوں کہ اسٹام گیس زمین کی سطح کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ وہ گڑھے اور نچلی جگہوں پر نہیں اترتی۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ میں اس وقت گہرے گڑھے میں تھا اس لئے میں اسٹام گیس کا شکار ہونے سے بچ گیا۔ اس کے بعد قدرت نے ہمارا تحفظ کیا کہ میں اپنے ساتھیوں کو اٹھا کر اس سیکورٹی والی عمارت میں لے گیا ورنہ اس کرنل مارشل نے چھت سے ان پر فائر کھول دینا تھا۔ پھر موزدکا گن کی رینج بھی اس عمارت تک نہیں تھی اس لئے عمارت میں میرے ساتھی بچ گئے"...... عمران نے کہا۔

"اب تم نے اندر گیس کیپسول کیسے فائر کئے اور خود کیسے اندر آ گئے"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو عمران نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔ کرنل ڈیوک اور کرنل مارشل دونوں تمہارے بارے میں ایسی باتیں کرتے تھے کہ مجھے یقین نہ آتا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"لیکن اس یقین کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ میں ابھی چند منٹ بعد تمہیں گولی مارنے والا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں۔ پلیز مجھے مت مارو"...... کیپٹن مرفی نے عمران کے بدلے ہوئے لہجے سے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو کیپٹن مرفی۔ تم کرنل ڈیوک اور کرنل مارشل دونوں سے پہلے کے یہاں ہو اور پھر انجینئر ہو۔ تمہیں لامحالہ وہ کچھ معلوم ہے جو یہ نہیں جانتے۔ مجھے فارمولے کی کاپی چاہئے اور بس۔ اگر تم یہ کام کر سکتے ہو تو پھر تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ نہیں اس لئے ہاں یا نہ میں جواب دو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ فارمولا تو ڈاکٹر روزڈم کے پاس ہوگا۔ میرے پاس تو نہیں ہے"...... کیپٹن مرفی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"فارمولا سائنسی ہے جبکہ ڈاکٹر روزڈم انجینئر ہے۔ اس کا سائنسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سائنسی فارمولا ڈاکٹر ولیم کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ولیم۔ اوہ۔ اوہ۔ پہلے ڈاکٹر ولیم واقعی یہاں موجود تھا۔ وہ سائنس دان تھا اور وہ یہاں مشینری کی تنصیب انجینئروں سے کروا رہا تھا کہ اچانک وہ واپس چلا گیا۔ اس نے کہا تھا کہ جب مشینری کی تنصیب مکمل ہو جائے گی پھر وہ واپس آئے گا۔ فی الحال اس کا یہاں کام نہیں ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اگر یہاں ابھی مشینری کی تنصیب ہو رہی تھی تو اس فارمولے کی کاپی کی یہاں موجودگی کا کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"...... کیپٹن

مرفی نے کہا اور پھر اسی لمحے ساتھ والی کرسی پر موجود کرنل مارشل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ شاید گیس کے اثرات ختم ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم اور یہاں۔ کیا مطلب"...... کرنل مارشل نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو پہچان گیا تھا۔

"کرنل مارشل۔ تم نے ہمیں مارنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگی مقصود تھی اس لئے ہم بچ نکلے ہیں۔ بہرحال اب اگر تم بھی زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے صرف لارج ویو سسٹم فارمولے کی کاپی دے دو۔ ہم خاموشی سے چلے جائیں گے"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ کام کرنل ڈیوک ہی کر سکتا ہے۔ وہ بزدل ہے کہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے ملک سے غداری کرنے پر تل گیا تھا۔ میں ایسا نہیں ہوں۔ تم زیادہ سے زیادہ مجھے گولی مار دو گے۔ مار دو"۔ کرنل مارشل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مسئلہ اگر صرف تمہارا ہوتا تو میں تمہیں چھوڑ دیتا کرنل مارشل۔ لیکن مسئلہ ساتھ ہی میرے ملک کا بھی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں جو پراجیکٹ نصب کیا جا رہا ہے یہ ایکریمیا کا نہیں ہے بلکہ دراصل اسرائیل کا ہے اور اسرائیل مسلم دنیا اور خصوصاً پاکیشیا کے خلاف جس طرح کی دشمنی کا حامل ہے اس سے ساری دنیا واقف ہے

لیکن اس کے باوجود میں اس پورے پراجیکٹ کو تباہ نہیں کرنا چاہتا۔ صرف فارمولے کی کاپی لے کر واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے پاس کاپی نہیں ہے اور ڈاکٹر روزڈم ویسے ہی انجینئر ہے۔ اس کے پاس سائنسی فارمولے کی کاپی کیسے ہو سکتی ہے"۔ کرنل مارشل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم ڈاکٹر روزڈم سے بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس احمق سے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا"۔ کرنل مارشل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کرنل مارشل کا جسم یکلخت اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اور وہ عمران سے اس تیزی اور قوت سے آ ٹکرایا جیسے توپ سے گولہ فائر ہوتا ہے اور عمران اس اچانک ٹکر سے کرسی سمیت الٹ کر نیچے فرش پر جا گرا جبکہ کرنل مارشل اس کے اوپر گرا تھا اور کرنل مارشل نے اپنے سر کی زوردار ٹکر عمران کے ناک پر مارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ عمران نے گھٹنے موڑ کر اسے اس انداز میں ضرب لگائی تھی کہ وہ اچھل کر سائیڈ پر جا گرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کرنل مارشل کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ لیکن اس کے دونوں بندھے ہوئے ہاتھ یکلخت کھل گئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری بار تڑتڑاہٹ

کی آواز سنائی دی اور ایک بار پھر کرنل مارشل کے منہ سے چیخ نکلی
لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم
میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہیں۔ اس بار اس کی ٹانگوں پر
بندھی ہوئی رسی جل کر کٹ گئی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر انتہائی
حیرت نمایاں ہو گئی تھی کیونکہ اب اس کے بندھے ہوئے ہاتھ اور
پیر دونوں رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ عمران نے حیرت
انگیز طور پر مشین پسٹل کی فائرنگ سے رسیاں جلا کر کاٹ ڈالی تھیں
اور کرنل مارشل کے ہاتھوں اور پیروں پر کوئی بڑا زخم آنے کی بجائے
صرف خراشیں ہی آئی تھیں۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخیں محض
خوف کی وجہ سے تھیں۔

" میں نے تمہیں اس لئے رسیوں کی گرفت سے آزاد کرایا ہے
کرنل مارشل تاکہ تمہارے دل میں یہ بات نہ رہے کہ تم بندھے
ہوئے تھے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ
میں پکڑا ہوا مشین پسٹل ایک طرف اچھال دیا۔

" تم ۔ تمہارا نشانہ واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے۔ میں تصور بھی
نہیں کر سکتا کہ اس انداز میں فائرنگ کر کے رسیاں کاٹی بھی جا سکتی
ہیں "...... کرنل مارشل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر تم مرعوب ہو گئے ہو تو بتا دو کیونکہ مرعوب آدمی سے لڑنا
کم از کم میرے بس کا روگ نہیں ہے اور اگر مرعوب نہیں ہوئے
تب بھی بتا دو۔ ویسے اب بھی وقت ہے تمہارے پاس کہ مجھے

فارمولا دے دو۔ میں واپس چلا جاؤں گا "...... عمران نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں تو میں مکھی کی طرح مسل دوں گا۔ میرا نام مارشل ہے۔
بڑے بڑے لڑاکا میرے سامنے سر نہیں اٹھا سکتے "...... کرنل مارشل
نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو اٹھا سکتے ہوں گے اور تمہارا استقبال اسی طرح ہونا
چاہئے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا
فقرہ مکمل ہوتا کرنل مارشل نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس پر
چھلانگ لگا دی۔ عمران نے تیزی سے دائیں طرف ہٹنا چاہا لیکن
دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی پسلیوں میں کسی
نے فولادی راڈ مار دیا ہو۔ اسے اپنی پسلیاں چٹخنے کی آوازیں واضح طور
پر سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر سائیڈ پر موجود ایک
مشین سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گرا کرنل مارشل بجلی کی سی تیزی سے
اس طرف کو لپکا جہاں عمران کے کاندھے سے نکل کر مشین گن
گری تھی۔ عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا۔ اس کے چہرے پر
یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ مارشل نے
واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں اسے ہٹ کیا تھا۔ اس سے ظاہر
ہوتا تھا کہ کرنل مارشل واقعی ماہر لڑاکا ہے۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا
ہوا اور عین اسی لمحے کرنل مارشل مشین گن اٹھائے سیدھا ہوا اور
اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما تاکہ عمران پر فائر کھول

سکے لیکن اس سے پہلے کہ اس کا جسم سیدھا ہوتا عمران کا جسم حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کرنل مارشل چیختا ہوا ہوا میں اڑتا ہوا سامنے خالی دیوار کے ساتھ ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ عمران نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا کہ اس نے ایک ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے کرنل مارشل کی گردن پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں ہوا میں اس طرح اچھال دیا تھا جیسے کرنل مارشل بھاری اور مضبوط جسم کا انسان ہونے کی بجائے ہوا بھرا غبارہ ہو۔ کرنل مارشل دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو رہا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی گولیاں اس کے سینے پر بارش کی طرح پڑیں اور کرنل مارشل چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"جتنی اچھل کود تم نے کر لی تھی اتنی ہی کافی ہے۔ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہوتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپٹن مرفی کی طرف مڑ گیا جو کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ چونکہ عمران نے کرنل مارشل کی رسیاں کاٹ دی تھیں اس لئے ایک ہی رسی سے بندھے ہونے کی باوجود کیپٹن مرفی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی تھی ورنہ شاید رسی کے نہ کھل جانے کی وجہ سے وہ اس بندھی ہوئی حالت میں کرسی سے نیچے گر جاتا اور ساتھ ساتھ گھسٹتا پھرتا۔

"اب آخری بار کہہ رہا ہوں کیپٹن مرفی کہ مجھے فارمولا چاہئے۔ بولو۔ دے سکتے ہو یا نہیں"...... عمران کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ کیپٹن مرفی بے اختیار کانپنے لگ گیا۔

"مم۔ مم۔ میں جب کہہ رہا ہوں کہ فارمولا میرے پاس نہیں ہے اور نہ ہی میرے ذریعے کہیں سے دستیاب ہو سکتا ہے تو بتاؤ میں کیا کروں۔ تم نے ویسے ہی مجھے مارنا ہے تو مار دو"...... کیپٹن مرفی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر روزڈم کا نمبر بتاؤ۔ میں تمہاری اس سے بات کراتا ہوں۔ اس سے بات کرو تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ فارمولا یہاں موجود ہے یا نہیں۔ بے شک ڈاکٹر ولیم کا حوالہ دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری اس طرح تسلی ہو سکتی ہے تو میں کرتا ہوں بات"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا تو عمران نے فون اٹھا کر اسے کیپٹن مرفی کے ساتھ والی کرسی پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"وہ تو سویا ہوا ہو گا"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اسے جاگنا پڑے گا ورنہ اس کا پراجیکٹ دھواں بن کر اڑ جائے گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو کیپٹن مرفی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دوسری طرف مسلسل گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر کافی دیر بعد رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک خمار آلود آواز سنائی دی لیکن اس سے پہلے کہ کیپٹن مرفی بولتا عمران نے اس کے کان سے لگا ہوا رسیور ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔

"ڈاکٹر روزڈم سے بات کرائیں۔ میں پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو کیپٹن مرفی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"میں ڈاکٹر روزڈم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کیجئے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر روزڈم بات کر رہا ہوں"...... اسی لمحے ڈاکٹر روزڈم کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ڈاکٹر روزڈم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ پراجیکٹ ایریا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں جبکہ سیکورٹی چیف کرنل مارشل کال کا جواب ہی نہیں دے رہا"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے چونکہ ڈیفنس سیکرٹری کی آواز پہلے سنی ہوئی تھی اس لئے وہ بڑے اطمینان سے بات کر رہا تھا۔

"بتایا تو یہی گیا ہے جناب کہ وہ پراجیکٹ ایریا میں داخل ہو چکے ہیں اور کرنل مارشل پراجیکٹ کے اندر سیکورٹی ایریا میں پہنچ چکا ہے جبکہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ ایجنٹ سمندر کی طرف سے زمین میں گڑھا ڈال کر ریڈ بلاکس کے نیچے سے سرنگ لگا کر پراجیکٹ میں داخل ہو جائیں گے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ میں ایکسٹرا سپیشل وے

کھول کر اسے باہر جانے کا راستہ دے دوں لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ قانون کے مطابق ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔ البتہ میں نے اسے بتا دیا کہ وہ لوگ جس قدر چاہیں کوشش کر لیں وہ پراجیکٹ میں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ سمندر کی طرف ریڈ بلاکس کے نیچے سیسے اور کیمیکل کی دیوار اوپر تک ڈال دی گئی ہے جسے ہائیڈروجن بم سے بھی نہیں توڑا جا سکتا۔ وہ تو ریڈ بلاکس سے بھی زیادہ مضبوط ہے"۔ ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

"کیپٹن مرفی کی مجھ سے بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ لارج ویو سسٹم کے سائنسی فارمولے کی کاپی حاصل کرنا چاہتے ہیں انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر فارمولے کی کاپی انہیں نہ دی گئی تو وہ پراجیکٹ کو تباہ کر دیں گے۔ کیا فارمولا پراجیکٹ میں موجود ہے"...... عمران نے ڈیفنس سیکرٹری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سر اصل فارمولا تو بقول ڈاکٹر ولیم مارشل ایریئے کے ایس ڈی سٹور میں رکھوایا گیا تھا۔ البتہ اس کی ایک کاپی یہاں موجود تھی اور ڈاکٹر ولیم یہ کاپی میرے کہنے پر یہاں چھوڑ گئے تھے کیونکہ بعض اوقات مشینری کی تنصیب کے لئے اس سے مدد لینی پڑتی ہے"...... ڈاکٹر روزڈم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس کی ایک کاپی کیپٹن مرفی تک پہنچا سکتے ہو تاکہ پراجیکٹ پر منڈلانے والا خطرہ ختم ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"نو سر۔ اس کے لئے اندرونی ایکسٹرا سپیشل وے کھولنا پڑتا ہے اور اب یہ ویسے بھی نہیں کھل سکتا جب تک کہ تنصیب مکمل نہ ہو جائے۔ ماسٹر کمپیوٹر میں اس کی مین فیڈنگ کر دی گئی تھی تاکہ پراجیکٹ میں مداخلت نہ ہو سکے"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

"کیا ماسٹر کمپیوٹر کی مین فیڈنگ میں تبدیلی نہیں کی جا سکتی"۔ عمران نے کہا۔

"نو سر۔ اگر ایسا کیا گیا تو پھر پورا پراجیکٹ ہی مزید کام کرنے سے رک جائے گا"...... دوسری طرف سے حتمی لہجے میں کہا گیا۔

"اگر میں کسی سائنس دان سے بات کروں اور وہ آپ کو ہدایات دے اور ایسا ممکن ہو جائے ۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ ایسا اب اسرائیل کے صدر صاحب کے حکم پر ہو سکتا ہے۔ آپ کے حکم پر بھی نہیں ہو سکتا۔ ویری سوری سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن مرفی کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"اس احمق ڈاکٹر روزڈم نے پراجیکٹ کی تباہی قبول کر لی ہے۔ بہرحال اب یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ فارمولے کی کاپی اندر موجود ہے۔ اب مسئلہ ہے راستہ کھولنے کا"...... عمران نے ایسے کہا جیسے وہ

اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"تم نے پہلے میری بات کرائی تھی پھر تم نے خود بات شروع کر دی"...... کیپٹن مرفی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا خیال تھا کہ شاید اندر وائس چیکنگ کمپیوٹر موجود ہو لیکن جب ڈاکٹر روزڈم کی خمار آلود آواز سنی تو میں سمجھ گیا کہ وہ اس وقت اپنے آفس میں نہیں بلکہ اپنی خواب گاہ میں ہو گا اور ظاہر ہے وہاں وہ چیکنگ نہیں کر سکتا تھا اور تمہاری بجائے اس نے ڈیفنس سیکرٹری کو سب کچھ آسانی سے بتا دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پراجیکٹ میں تم کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"میری روح تو داخل ہو سکتی ہے۔ وہ ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کے دوسری طرف آفس تھا۔ شاید کرنل مارشل کا آفس۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ اس کی تفصیل پڑھنے سے شاید کوئی کلیو مل جائے ۔ اسے آفس میں کافی دیر لگ گئی لیکن کوئی کلیو نہ مل سکا تو وہ واپس پلٹا۔ ابھی وہ راہداری میں ہی تھا کہ اس کے کانوں میں کیپٹن مرفی کی آواز پڑی اور وہ بے اختیار چونک کر ٹھٹھک گیا۔ کیپٹن مرفی اس انداز میں بول رہا تھا جیسے کسی سے فون پر باتیں کر رہا ہو۔

"ڈاکٹر روزڈم۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس نے تم سے

ڈیفنس سیکرٹری بن کر میرے سامنے بات کی ہے اس لئے تم فوری طور پر آفس میں ٹی ایم ریز فائر کر دو۔ اس سے وہ جل کر راکھ ہو جائے گا ورنہ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... کیپٹن مرفی نے کہا۔

"شکریہ ۔ جلدی کریں۔ کہیں وہ واپس نہ آ جائے"...... کیپٹن مرفی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے رسیوں سے نجات حاصل کر لی ہے اور ڈاکٹر روزڈم سے بات کر رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور پھر دروازے کے قریب آکر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار کے ساتھ پشت لگا دی کیونکہ دروازے کی دوسری طرف سے اسے قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔ کیپٹن مرفی شاید دروازے کی طرف آ رہا تھا۔ اسی لمحے اندر آفس میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف تیز سرخ روشنی سی پھیلتی چلی گئی لیکن چونکہ آفس اور راہداری کا درمیانی دروازہ بند تھا اس لئے روشنی اس کے درمیان شیشے سے گزر کر یہاں پہنچی تھی لیکن یہ سب کچھ ایک لمحے کے لئے ہوا۔ اس کے بعد خاموشی چھا گئی۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ٹی ایم ریز فائر ہو چکی ہیں ۔ اب وہ یقیناً ہلاک ہو چکا ہو گا"...... عمران کے کانوں میں ہلکی سی آواز پڑی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور کیپٹن مرفی اچھل کر اندر داخل ہوا تو عمران اس

پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے کیپٹن مرفی چیختا ہوا اس کے سینے سے آ لگا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل راہداری کے فرش پر گر چکا تھا۔

"تم ۔ تم زندہ ہو۔ ٹی ایم ریز فائر ہونے کے باوجود"...... اس کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔

"ٹی ایم ریز اس وقت فائر ہو سکتی ہیں جبکہ اس کا فائرنگ پوائنٹ یہاں موجود ہو۔ کہاں ہے وہ پوائنٹ۔ بتاؤ"...... عمران نے اس کی گردن پر موجود دباؤ کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"آفس کی عقبی دیوار میں"...... کیپٹن مرفی نے رک رک کر کہا تو عمران نے یکلخت ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرا گردن سے ہٹا کر کاندھوں پر رکھ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں مخالف سمت میں جھٹکا دے کر موڑ دیا تو کیپٹن مرفی کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور وہ وہیں راہداری میں ہی گر گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اس آفس میں آیا اور پھر اس کی تیز نظروں نے آفس کی عقبی دیوار کے درمیان ایک پیپر پن کے سرے جتنا موٹا سوراخ دیکھ لیا۔ یہ سوراخ بھی اس لئے اس کی نظروں میں آگیا تھا کہ اس کے کناروں پر سیاہ رنگ کی لائن سی تھی جو ٹی ایم ریز فائر ہونے کی وجہ سے پڑی تھی ورنہ وہ سوراخ کسی صورت بھی نظر نہ آسکتا تھا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ پراجیکٹ کیسے محفوظ رہتا ہے"۔ عمران

نے کہا اور پھر وہ مڑا اور چند لمحوں بعد وہ سیڑھی چڑھتا ہوا اوپر چھت پر پہنچا اور دوسری طرف لٹکی ہوئی رسی کو پکڑ کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی اسٹام گیس کا شکار ہوئے موجود تھے۔ چونکہ اب تقریباً صبح ہونے والی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھی اب آسانی سے ہوش میں آ جائیں گے۔

بلیک ایجنسی کا چیف جیسٹن پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا ایک راہداری سے گزر رہا تھا۔ رہداری خالی تھی چند لمحوں بعد وہ ایک دروازے پر پہنچ گیا اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک بڑی مشین موجود تھی اس مشین کے سامنے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کا دھماکہ سن کر اس نے بے اختیار گردن موڑی اور پھر دروازے پر جیسٹن کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" آرتھر۔ جلدی سے لارج ویو پراجیکٹ کے مین سیکورٹی روم کو سکرین پر لے آؤ۔ جلدی"...... جیسٹن نے چیختے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر آدمی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مڑا اور مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ جیسٹن قریب جا کر رک گیا تھا۔ چند لمحوں بعد

سکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ اس بڑے ہال نما کمرے کا منظر تھا جس میں مشینری نصب تھی۔ ایک طرف کرنل مارشل کی لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ کیپٹن مرفی فون کا رسیور کان سے لگائے کھڑا تھا۔

"آواز کھولو۔ جلدی"...... جیسٹن نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا تو آرتھر ایک بار پھر مشین پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن مرفی کی آواز سنائی دی اور جیسٹن اس کی بات سنتے ہی سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن مرفی اس کی ہدایت پر ڈاکٹر روزڈم سے بات کر رہا ہے اور اسی لمحے کیپٹن مرفی نے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے مشین پسٹل کو اٹھا کر وہ سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"احمق آدمی وہیں رکے رہو۔ عمران کو معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو"...... جیسٹن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کرنل مارشل کے آفس کو بھی سائیڈ سکرین پر لے آؤ۔ جلدی"۔ جیسٹن نے کہا تو آرتھر ایک بار پھر مشین پر جھک گیا جبکہ کیپٹن مرفی دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد آفس نما کمرہ سکرین کی سائیڈ پر نظر آنے لگا لیکن کمرہ خالی تھا۔

"اوہ۔ یہ تو خالی ہے۔ عمران کہاں گیا"...... اسی لمحے اچانک آفس کی عقبی دیوار کے درمیان سے سرخ رنگ کی تیز روشنی لہرائی اور پورے کمرے میں ایک لمحے کے لئے پھیلی اور پھر ختم ہو گئی۔

"ٹی۔ ایم ریز بھی ضائع گئیں"...... جیسٹن نے کہا۔

"سائیڈ راہداری لے آؤ سکرین پر"...... جیسٹن نے کہا۔ اسی لمحے کیپٹن مرفی دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا اور چند لمحوں بعد ایک جھماکہ ہوا اور سکرین پر ایک راہداری نظر آنے لگ گئی اور جیسٹن کے ساتھ ساتھ آرتھر بھی اس منظر کو دیکھ کر چونک پڑا۔ وہاں عمران دیوار کے ساتھ پشت لگائے کھڑا تھا جبکہ کیپٹن مرفی اس کے سینے کے سامنے موجود تھا۔ عمران کا بازو اس کی گردن میں تھا۔

"ویری بیڈ۔ یہ عفریت پھر بچ گیا"...... جیسٹن نے کہا۔ اسی لمحے عمران کی آواز سنائی دی وہ کیپٹن مرفی سے ٹی ایم ریز کے فائرنگ پوائنٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور پھر کیپٹن مرفی نے پوائنٹ کے بارے میں بتا دیا تو عمران نے کیپٹن مرفی کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا اور خود مڑ کر تیزی سے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آفس میں داخل ہو کر آفس کی عقبی دیوار کو غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگ گئی اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑا اور تیزی سے راہداری کراس کر کے اس بڑے ہال میں پہنچا اور پھر سیڑھی چڑھ کر وہ اوپر چھت کے کٹے ہوئے حصے میں جا کر غائب ہو گیا۔

"چیک کرتے رہو آرتھر"...... جیسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور ایک سائیڈ پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے برق رفتاری سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ نمبر پریس کرتا رہا پھر اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ریڈ لائٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راکسن سے بات کراؤ۔ چیف سپیکنگ"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"راکسن بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راکسن تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں"...... جیسٹن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"چھ افراد ہیں چیف"...... راکسن نے کہا۔

"سنو راکسن۔ اس وقت ڈیگو شیا میں لارج ویو پراجیکٹ شدید خطرے میں ہے پاکیشیائی ایجنٹ نہ صرف وہاں پہنچ چکے ہیں بلکہ انہوں نے سیکورٹی ونگ کی چھت توڑ دی ہے اور اندر داخل ہو گئے ہیں اور وہاں سپر ٹاپ ایجنٹ کرنل مارشل اور اس کا نائب کیپٹن مرفی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور گو پاکیشیائی ایجنٹ اس سیکورٹی ایریئے سے پراجیکٹ میں داخل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا فوری خاتمہ ضروری ہے اور میں نے اس لئے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تم فوراً ہیلی کاپٹر کے ذریعے ایس ون پہنچو۔ وہاں ایک آبدوز ایس ون کے سپیشل گھاٹ کے قریب موجود ہو گی۔ آبدوز کا کیپٹن سپیشل گھاٹ پر

موجود ہو گا۔ تم نے اسے وائٹ فیور کا کوڈ بتانا ہے وہ تمہیں آبدوز میں سوار کر کے ڈیگو شیا جزیرے کے ساحل پر اس جگہ پہنچا دے گا جہاں پراجیکٹ ہے۔ وہاں چونکہ ہر طرف ریز لائٹنگ زیر زمین موجود ہے اس لئے تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے سٹاگرم شوز پہن کر وہاں جانا ہے۔ وہاں اگر پاکیشیائی ایجنٹ باہر موجود ہوں تو تم نے باہر ہی ان کا خاتمہ کر دینا ہے اور اگر وہ تمہارے پہنچنے تک سیکورٹی ایریئے کے اندر پہنچ چکے ہوں تو پھر تمہیں اس کی چھت پر چڑھ کر اندر ٹی ایم تھری بم پھینکنے ہیں تاکہ ان شیطانوں کا حتمی طور پر خاتمہ ہو سکے۔ اور سنو کسی بڑے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ بس فوری طور پر تیز کارروائی کرو اور فوراً۔ اگر تم ان کے خاتمے میں کامیاب ہو گئے تو میرا وعدہ کہ تمہیں ٹاپ گریڈ ایجنٹ بنا دیا جائے گا"۔ جیسٹن نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ راکسن ان پاکیشیائی ایجنٹوں پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے گا"...... دوسری طرف سے راکسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ فوراً۔ میں ان شیطانوں کو زیادہ وقت نہیں دینا چاہتا"...... جیسٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کوئی اندر واپس تو نہیں آیا"...... جیسٹن نے مڑ کر آرتھر سے کہا۔

" نو چیف "...... آرتھر نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ اب تم نے مسلسل نگرانی کرنی ہے اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے "...... جیسٹن نے کہا۔

" اوہ نہیں باس ۔ اس قدر طویل فاصلے سے ایکس ایکس ریز زیادہ دیر تک کام نہیں کر سکتیں "...... آرتھر نے جواب دیا تو جیسٹن چونک پڑا۔

" اوہ ہاں ۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ ٹھیک ہے میں تمہیں جب کال کر کے کہوں گا تب تم نے چیکنگ شروع کر دینی ہے ۔ ابھی آف کر دو "...... جیسٹن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے آفس میں جا کر وہ راکسن اور اس کے ساتھیوں کے لئے آبدوز کا بندوبست کر سکے ۔ کیپٹن مرفی نے فون کر کے اسے ساری تفصیل بتا دی تھی اور اس نے کیپٹن مرفی کو کہا تھا کہ وہ فوراً ڈاکٹر روزڈم کو کال کر کے اسے نائٹ سکوپ کے الفاظ کا حوالہ دے کر کہے کہ وہ آفس میں ٹی ایم ریز فائر کر دے ۔ اس طرح عمران یقینی طور پر ہلاک ہو جائے گا لیکن اب سکرین پر خود چیک کر چکا تھا کہ عمران ٹی ایم ریز فائر ہونے سے پہلے آفس سے باہر آ گیا تھا اور عمران کے ہلاک ہونے کی بجائے الٹا کیپٹن مرفی ہلاک ہو گیا تھا لیکن وہ اس لئے مطمئن تھا کہ عمران چاہے لاکھ کوشش کر لے وہ کسی صورت پراجیکٹ کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے راکسن اور اس کے گروپ کو وہاں بھیجا تھا تاکہ یہ لوگ اچانک ان

لوگوں کا خاتمہ کر دیں اور اسے یقین تھا کہ راکسن اور اس کے ساتھی لامحالہ ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ وہ راکسن کی صلاحیتوں کو اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اب یہ لوگ زندہ واپس نہ جا سکیں گے۔

سیکورٹی ایریئے کے کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ اسٹام ریز کے اثرات چونکہ اب کسی حد تک ختم ہو چکے تھے اس لئے عمران نے ان سب کے منہ اور ناک بند کر کے انہیں ہوش دلایا تھا اور ان کے ہوش میں آنے کے بعد عمران نے انہیں گڑھے سے نکلنے اور انہیں اٹھا کر یہاں لے آنے سے لے کر کیپٹن مرفی کی موت کے بعد یہاں واپس آنے تک ساری تفصیل بتا دی اور وہ سب اس طرح حیرت بھرے انداز میں تفصیل سنتے رہے جیسے بچے کسی بزرگ سے بڑے شوق سے انتہائی پراسرار اور دلچسپ کہانی سنتے ہیں۔

"آپ نے واقعی کام کیا ہے عمران صاحب۔ ویسے آپ واقعی خوش قسمت ہیں کہ ہر بار آپ کو کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جبکہ بھاری تنخواہیں تمہیں ملتی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب

بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے بتایا ہے کہ سیکورٹی ایریا اور پراجیکٹ کے درمیان بھی ریڈ بلاکس کی دیوار موجود ہے اگر ایسا ہے تو پھر ٹی ایم ریز کیسے اس سیکورٹی ایریا کے آفس میں فائر ہو گئیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اس کا فائرنگ پوائنٹ اس دیوار میں پہلے سے رکھ دیا گیا تھا میں نے اسے چیک کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا ہم اسے استعمال نہیں کر سکتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کر سکتے ہیں لیکن اس سے صرف گیس فائر ہو سکتی ہے ہم ادھر جا نہیں سکتے اور گیس فائر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ اگر پراجیکٹ کے اندر موجود لوگ بے ہوش بھی پڑے رہے تو ہم ان کیا بگاڑ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں۔ پراجیکٹ کو انہوں نے اس انداز میں محفوظ کیا ہے کہ کوئی راستہ ہی نظر نہیں آتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم اس پراجیکٹ کی چھت درمیان سے اس طرح نہیں توڑ سکتے جس طرح انہوں نے سیکورٹی ایریئے کی چھت کاٹی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے کیپٹن مرفی سے پوچھا تھا اس نے بتایا کہ جب ڈاکٹر روزڈم نے سپیشل وے کھولنے سے صاف انکار کر دیا تو اس نے یہ تجویز پیش کی تھی یہاں ہوا کے لئے سوراخ بنائے گئے تھے جنہیں اندر سے توڑا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں پراجیکٹ میں بھی تو ایسے بلاک ہوں گے انہیں بھی تو ہوا چاہئے ہوگی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں باہر سے نہیں توڑا جا سکتا اور اندر سے وہ کیوں توڑیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کی بجائے اندر سیکورٹی ایریا میں جانا چاہئے ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے کہ وہاں سے کوئی راستہ نہ رکھا گیا ہو۔ اگر ہم مل کر اچھی طرح چیکنگ کریں تو مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی راستہ مل ہی جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے وہاں جانا چاہئے"...... تنویر نے کہا تو عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسلحہ وغیرہ لے لو۔ اب ہم اسے تباہ کر کے ہی باہر آئیں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ بیگ اٹھائے اس عمارت سے باہر آگئے۔ صفدر تنویر اور کیپٹن شکیل نے صرف بنیانیں پہنی ہوئی تھیں اس لئے وہ تینوں ہی عجیب لگ رہے تھے چونکہ ان کے پیروں میں سٹاگرم شوز موجود تھے

اس لئے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے اس رسی تک پہنچ گئے جو عمران نے تیار کی تھی جو ابھی تک وہاں لٹکی ہوئی تھی پھر سب سے پہلے عمران اس رسی کی مدد سے اوپر گیا اس کے بعد جولیا اور سب سے آخر میں تنویر اوپر آیا۔

"اب اس رسی کو اوپر اٹھا لو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا یہاں کسی کی آمد کا خطرہ ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر نے رسی اوپر کھینچ لی۔

"تنویر تم یہیں ٹھہرو۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی خطرہ ہمارے قریب موجود ہے لیکن تم چھت پر لیٹ جانا ورنہ تم دور سے نظر آنا شروع ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو"...... تنویر نے کہا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نائلون کی سیڑھی سے اتر کر نیچے ہال میں پہنچ گیا وہاں کرنل مارشل کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"پہلے ان لاشوں کو باہر پھینک دو ورنہ بدبو چھوڑ دیں گی۔ ایک لاش ادھر راہداری میں پڑی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت کی تعمیل شروع کر دی۔ صفدر نے کرنل مارشل کی لاش اٹھا کر کاندھے پر لاد دی جبکہ کیپٹن شکیل نے راہداری میں پڑی ہوئی کیپٹن مرفی کی لاش اٹھائی اور دونوں نائلون

کی سیڑھی چڑھ کر اوپر چھت پر چلے گئے۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں موجود تمام مشینری تباہ کر دی جائے"۔
جولیا نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس مشینری کو اندر سے بھی آپریٹ کیا جا سکتا ہے اور یہ
ہمارے لئے کسی بھی وقت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... جولیا
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں آفس میں جا کر
یک بار پھر چیکنگ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفس میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھا ہی تھا
۔ اسے باہر سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ
مجھ گیا کہ جولیا نے مشین گن سے مشینری پر فائرنگ شروع کر دی
ہے۔ کافی دیر تک دھماکے ہوتے رہے اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔
ران اس دوران اس آفس ٹیبل کی درازوں کی بڑی باریک بینی سے
اشی لیتا رہا۔ اس کے ذہن میں تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی
فیہ خانہ ہو اور وہاں سے کوئی ایسی چیز مل جائے جو اس کے لئے
نید ثابت ہو سکے لیکن ایسا کوئی خانہ باوجود کوشش کے اسے نہ مل
کا تھا کہ اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
ائی دیں اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا
جولیا تیزی سے اندر داخل ہوئی اس کا چہرہ متوحش سا تھا۔

"کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تنویر نے اطلاع دی ہے کہ پانچ مسلح افراد آبدوز کے ذریعے سمندر سے باہر جزیرے پر آئے ہیں اور وہ اس عمارت کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس میں پہلے ہم موجود تھے"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر اس میں اتنا متوحش ہونے کی کیا ضرورت ہے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں بند ہو کر رہ گئے ہیں اور وہ کھلی جگہ پر ہیں اور وہ یہاں میزائل بھی باہر سے فائر کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہو سکتا ہے لیکن جب تنویر نے انہیں چیک کر لیا ہے تو اب ایسا نہیں ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔ شاید بلیک ایجنسی کا کوئی نیا گروپ بھیجا گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کیپٹن مرفی نے ڈاکٹر روزڈم کو کال کرنے سے پہلے یقیناً بلیک ایجنسی کے چیف کو بھی کال کی ہو گی"...... عمران نے کہا اور وہ دونوں آفس سے باہر آئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ہال میں موجود نہ تھے جبکہ ہال میں موجود تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔ بہرحال وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔ وہاں تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل چھت پر لیٹے ہوئے تھے عمران اور جولیا بھی چھت پر پہنچتے ہی لیٹ گئے اور کھسک کر کنارے تک پہنچ گئے۔

"کیا ہوا ہے۔ کہاں ہیں یہ لوگ"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس عمارت کے اندر ہیں۔ ابھی تک باہر نہیں آئے"۔ تنویر

نے جواب دیا۔

"کتنے افراد ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پانچ ہیں۔ ان کے پاس میزائل گنیں بھی ہیں اور اسلحہ سے بھرے تھیلے بھی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تم نے ان پر فائر کیوں نہیں کھولا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ جہاں سے اوپر پہنچے ہیں وہاں تک مشین گن کی رینج نہ تھی ورنہ میں انہیں زندہ نہ چھوڑتا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ کوئی سایہ چھت پر چڑھ رہا ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا تو عمران کی نظریں بھی چھت پر جم گئیں اور پھر اس نے واقعی ایک سائے کو اس سیکورٹی والی عمارت کی چھت پر چلتے ہوئے دیکھ لیا۔ اس کے ہاتھ میں میزائل گن تھی۔

"یہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ میزائل گن کی رینج تو یہاں تک نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ رینج ہو اور ہم اس چکر میں مارے جائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ چلو پیچھے ہٹو اور عقبی کنارے تک چلے جاؤ میں سائیڈ کنارے پر رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی یہیں رہوں گا"...... تنویر نے کہا۔

"تم دوسرے کنارے پر رہو گے لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے فائر نہیں کھولنا"...... عمران نے کہا اور تنویر تیزی سے کھسکتا ہوا

دوسرے کنارے پر چلا گیا جبکہ عمران اس کنارے کی طرف کھسک گیا اور صفدر کیپٹن شکیل اور جولیا تینوں پیچھے ہٹ کر کافی فاصلے پر عقبی کنارے پر چلے گئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ سایہ دوبارہ چلتا ہوا دکھائی دیا اور پھر غائب ہو گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ تو واپس چلا گیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"وہ شاید جائزہ لینے آیا تھا"...... عمران نے کہا اور تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ پانچ افراد چھت پر آئے ان میں سے دو افراد نے ایک لانچر سا پکڑا ہوا تھا اور پھر انہوں نے اس لانچر کو وہاں چھت کے کنارے پر نصب کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سٹار فائر کرنا چاہتے ہیں۔ ساکت پڑے رہنا تنویر"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اونچی آواز میں عقبی طرف موجود اپنے ساتھیوں کو بھی ساکت رہنے کا کہہ دیا۔

"یہ سٹار فائر کیا ہوتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ کمپیوٹر گن ہوتی ہے اس سے ٹارگٹ کو باقاعدہ فیڈ کر کے فائر کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سوراخ کے اندر فائر پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ ہم اندر ہی ہلاک ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ہمیں یہاں چھت پر چیک نہیں کر سکتے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک ہم حرکت نہیں کریں گے۔ انہیں نظر نہیں

آئیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اچانک دور سے اس طرح روشنی کی دھار سی چھت کی طرف بڑھنے لگی جیسے وہاں ٹارچ جلائی گئی ہو لیکن یہ روشنی محدود دائرے میں تیزی سے آگے بڑھی چلی آ رہی تھی۔ عمران اور تنویر چونکہ سائیڈ پر تھے اس لئے وہ خاموش اور بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ روشنی اس طرح آگے بڑھی چلی آ رہی تھی جیسے باقاعدہ اسے کنٹرول کر کے آگے بڑھایا جا رہا ہو۔ عمران نے دیکھا کہ یہ کوئی ٹارچ تھی جو کسی مشین میں نصب تھی چند لمحوں بعد روشنی اس سوراخ کے قریب پہنچ کر آگے بڑھنے سے رک گئی۔ پھر وہ آگے بڑھی اور اس سوراخ کے دوسرے سرے پر پہنچ کر پھر رک گئی۔

"کمال ہے۔ یہ تو بڑی منصوبہ بندی سے آئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سیکورٹی عمارت کی چھت سے ایک شعلہ سا نکلا اور تیزی سے آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ٹارچ کی روشنی ویسے ہی موجود تھی اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر وہ شعلہ مڑا اور پھر انتہائی برق رفتاری سے ٹھیک اس سوراخ کے اندر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ چھت بھی لرز اٹھی اور پھر روشنی یکلخت غائب ہو گئی۔ وہ خصوصی ٹارچ بند کر دی گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ لوگ چھت سے نیچے اترتے چلے گئے۔

"اب یہ لوگ مطمئن ہو کر یہاں آئیں گے اور ہم نے ان کا خاتمہ

کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ صفدر کیپٹن شکیل اور جولیا بھی کرالنگ کرتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔

"یہ کیسی فائرنگ ہوئی ہے۔ حیرت ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سٹار فائرنگ ہے اور باقاعدہ کمپیوٹر کی مدد سے کی گئی ہے۔ اب وہ مطمئن ہوں گے کہ انہوں نے اندر فائرنگ کر کے ہمیں ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس وقت دن نکلا ہوا ہے کیا وہ ہمیں چھت پر چیک نہ کر سکے ہوں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کم بلندی پر ہیں جبکہ ہم زیادہ بلندی پر۔ ہاں اگر وہ ہم سے زیادہ بلندی پر ہوتے تو ہم انہیں صاف نظر آ جاتے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے پانچ افراد کو اس عمارت سے نکل کر پراجیکٹ کی طرف آتے دیکھا۔ ان کے پیروں میں سٹاگرم شوز موجود تھے اس لئے وہ اطمینان سے پراجیکٹ کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے۔ ان کا اطمینان بتا رہا تھا کہ ان کے ذہن میں یہ تصور تک نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بچ بھی سکتے ہیں۔

"اب یہ رینج میں آ گئے ہیں"...... اچانک تنویر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ اڑا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ پانچوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور نیچے گرنے کے باوجود ان پر گولیاں برس رہی تھیں اور جب تک وہ پانچوں ٹھنڈے نہیں ہو گئے اس وقت تک تنویر نے فائرنگ جاری رکھی تھی۔

"ان میں سے کسی کو زندہ پکڑنا چاہئے تھا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لو کلاس لوگ تھے۔ ان سے کیا معلوم ہو سکتا تھا شاید بلیک ایجنسی کے چیف کو قریب ترین یہی لوگ ملے ہوں گے۔ بہرحال اب اس پراجیکٹ کو ختم ہو جانا چاہئے ورنہ جیسٹن یہاں پوری ایکریمین فوج بھی چڑھا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیسے ختم ہو۔ یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"...... جولیا نے کہا۔

"اس ڈاکٹر روزڈم سے ہی بات کرنا پڑے گی۔ تنویر تم یہیں رکو۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی دوسرا گروپ آ جائے"...... عمران نے کہا اور تنویر کے سرہلانے پر وہ سب واپس پلٹے تو انہوں نے سیڑھی کا آدھا حصہ لٹکا ہوا دیکھا۔ باقی آدھا حصہ جل کر راکھ ہو چکا تھا اور وہ اس آدھی سیڑھی سے اتر کر نیچے چھلانگیں لگا کر پہنچ گئے۔ نیچے فرش تک اکھڑا پڑا تھا۔ مشینری تو پہلے ہی تباہ ہو چکی تھی۔ اندھے شیشے والا کیبن بھی تباہ ہو چکا تھا اور سائیڈ دروازہ راہداری اور آفس سب کچھ برابر ہو چکا تھا۔ واقعی انتہائی خوفناک اور طاقتور میزائل اندر فائر کیا گیا تھا۔

"یہ تو فون بھی ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ اب کیسے بات ہو گی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اس کے بھی تو ٹکڑے اڑ چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ دیوار دیکھیں یہاں یقیناً کوئی راستہ ہے"۔ اچانک ایک سائیڈ پر موجود کیپٹن شکیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران اور صفدر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے۔ یہ بالکل آؤٹ سائیڈ تھی اور وہاں واقعی اس میزائل کی وجہ سے دیوار کا ایک خاصا بڑا ٹکڑا نیچے گرا ہوا تھا اور اندر ریڈ بلاکس دیوار کے درمیان ایک خاصا بڑا حصہ گو ریڈ بلاک کا ہی تھا لیکن بلاکس کا چناؤ اس انداز میں کیا گیا تھا اس طرح یہ ٹکڑا باقی دیوار سے بالکل علیحدہ نظر آ رہا تھا۔ اس کو چھپانے کے لئے باہر علیحدہ میٹریل سے پلستر سا کیا گیا تھا لیکن خوفناک بم کے دھماکے سے یہ پلستر والا حصہ ٹوٹ کر گر گیا تھا جس کی وجہ سے یہ علیحدہ حصہ انہیں نظر آنے لگ گیا تھا ورنہ وہ چونکہ ٹھوس تھا اس لئے پہلے وہ اسے کسی طرح بھی چیک نہ کر سکے تھے۔

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ ایکسٹرا سپیشل وے۔ جسے کھولنے سے ڈاکٹر روزڈم انکاری تھا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ تو ریڈ بلاکس کا ہی بنا ہوا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن چونکہ یہ راستہ ہے اس لئے ظاہر ہے اس کے کھلنے اور بند

ہونے کا باقاعدہ میکنزم ریڈ بلاکس کا بنا ہوا نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار شرمندہ سے انداز میں خاموش ہو گیا۔

" اسلحہ وغیرہ لے لو۔ اب ہمیں بڑا آپریشن کرنا ہو گا۔ جتنے بھی افراد ہو گے ان کا خاتمہ کر کے یہاں وائرلیس چارجر بم لگا کر ہم باہر نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" آپ یہ راستہ تو کھولیں۔ باقی کام ہم کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ایک کام تو تم سے ہو نہیں سکا۔ وہ خطبہ نکاح یاد کرنے والا اور کہہ رہے ہو کہ باقی کام ہم کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو۔ ہم اس وقت نازک پوزیشن میں ہیں۔ ان لوگوں کی طرح اور بھی کئی ٹیمیں آ سکتی ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ جولیا کی بات سے متفق ہو۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی تیز نوک کی مدد سے چیکنگ شروع کر دی اور تقریباً آدھے گھنٹے کی کوشش کے بعد اچانک سرر کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی وہ پورا بلاک دوسری طرف گھوم گیا۔ اب دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔

" آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا اس کے پیچھے اس کے ساتھی تھے ان سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

بلیک ایجنسی کا چیف اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے راکسن کی طرف سے کال کا انتہائی شدت سے انتظار تھا کیونکہ اس نے معلوم کر لیا تھا کہ راکسن اور اس کے چار ساتھیوں کو آبدوز کے ذریعے ڈیگو شیا جزیرے کے اس ساحل تک پہنچا دیا گیا تھا جس طرف پراجیکٹ تھا لیکن باوجود کوشش کے راکسن کے ساتھ ٹرانسمیٹر کال کا رابطہ نہ ہو رہا تھا اور یہی بات جیسٹن کو پریشان کر رہی تھی کہ اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ ڈاکٹر روزڈم سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر روزڈم کی آواز سنائی دی۔

" چیف آف بلیک ایجنسی بول رہا ہوں۔ پراجیکٹ میں کوئی

مداخلت تو نہیں ہوئی"...... چیف جیسٹن نے کہا۔

"کیسی مداخلت جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ پراجیکٹ کے خلاف کام کر رہے تھے اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... جیسٹن نے کہا۔

"جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹ سیکورٹی ایریا میں موجود تھے لیکن پھر وہ باہر چلے گئے۔ میں نے انہیں چیک کر لیا تھا۔ پھر اچانک ایک آبدوز سے پانچ افراد یہاں پہنچے اور پھر ان پانچوں آدمیوں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے درمیان خوفناک لڑائی ہوئی جس میں آنے والے پانچوں افراد ہلاک ہو گئے لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی شدید زخمی ہوئے اور پھر یہ لوگ چلے گئے۔ وہ ہمارے ایریئے سے باہر چلے گئے ہیں اور اب یہاں صرف ان پانچوں افراد اور سیکورٹی کے کرنل مارشل اور کیپٹن مرفی کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ کیا یہ بہت زخمی تھے یا کم زخمی تھے"...... جیسٹن نے پوچھا۔

"شدید زخمی تھے اور جناب دو آدمی تو چل بھی نہ سکتے تھے۔ ان کے ساتھی انہیں کاندھوں پر اٹھا کر لے گئے ہیں"...... ڈاکٹر روزڈم نے کہا۔

"پراجیکٹ کب تک مکمل ہو رہا ہے"...... جیسٹن نے کہا۔

"جناب۔ صرف ایک ہفتے کا کام باقی رہ گیا ہے اس کے بعد ہمارا کام ختم ہو جائے گا اور پھر ہم اسے سائنس دانوں کے حوالے کر دیں گے"...... ڈاکٹر روزڈم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... جیسٹن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ راکسن اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ بہرحال یہ لوگ پراجیکٹ میں داخل نہیں ہو سکے اور یہی اطمینان کی بات ہے"...... جیسٹن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ لیکن ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیسٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیسٹن نے کہا۔

"ناراک سے علی عمران کی کال ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ناراک سے۔ اوہ۔ کراؤ بات"...... جیسٹن نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران، ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد علی عمران کی آواز سنائی دی لیکن لہجے میں پژمردگی نمایاں تھی۔

"یس۔ چیف آف بلیک ایجنسی بول رہا ہوں"...... جیسٹن نے

اس کے لہجے میں مایوسی اور پژمردگی محسوس کرتے ہی قدرے چہک کر کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران چونکہ ناکام ہو گیا ہے اس لئے اب وہ اس انداز میں بول رہا ہے۔

"تم نے اس بار نجانے کیا کچھ کیا ہے کہ پراجیکٹ کسی طرح اوپن ہی نہیں ہو پا رہا تھا۔ پھر تم نے اچانک آدمی بھیج دیئے اور میرے ساتھی اور میں زخمی ہو گئے اور ہمیں مجبوراً واپس جانا پڑا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کی ہے کہ اگر تم اس فارمولے کی کاپی ہمیں دے دو تو چلو ہم اپنے چیف کو منہ دکھانے کے تو قابل ہو جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ یہ غنیمت سمجھو کہ تم زندگیاں بچا کر جا رہے ہو۔ مجھے ڈاکٹر روزڈم کی طرف سے رپورٹ مل چکی ہے کہ تم شدید زخمی ہو کر واپس چلے گئے ہو اور میں نے ڈگیوشیا جزیرے سے تاراک تک سب جگہ تمہاری ہلاکت کے لئے آدمیوں کو الرٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اب تم نے خود مجھے فون کر لیا ہے اس لئے اپنی زندگیوں کو میری طرف سے انعام سمجھو اور واپس جا کر اپنے چیف کو بتا دو کہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کو ناقابل تسخیر سمجھنا چھوڑ دے۔" جیسٹن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا چیف بے حد ظالم آدمی ہے۔ بغیر فارمولے کے اور بغیر پراجیکٹ تباہ کئے اگر ہم واپس چلے گئے تو وہ ہمیں دوسرا سانس بھی نہیں لینے دے گا اس لئے میری بات مان جاؤ اور فارمولے کی کاپی

ہمیں دے دو"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران۔ تم چاہے لاکھ کوشش کر لو۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... جیسٹن نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔ آج طویل عرصے بعد اس کی حسرت پوری ہو گئی تھی کہ عمران نے اس کے سامنے مایوسانہ لہجے میں بات کی تھی ورنہ اسے معلوم تھا کہ ہر بار اسے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دیتی تھی اس لئے وہ خوش تھا اور خوشی اس کے چہرے پر جیسے امڈی چلی آ رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت زولولینڈ کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا اور اس بورڈ کو دیکھ کر عمران نے اس کوٹھی میں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ عقبی دیوار پھاند کر تنویر اندر گیا اور اس نے عقبی دروازہ کھول دیا۔ اس طرح یہ سب اندر داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ چونکہ ایکریمین رواج کے مطابق فرنشڈ کوٹھی ہی کرائے پر دی جاتی اور فروخت کی جاتی تھی تاکہ کوٹھی کرائے پر لینے یا خریدنے والے کو ہر سہولت فوری طور پر مہیا ہوسکے اس لئے یہ کوٹھی نہ صرف مکمل طور پر فرنشڈ تھی بلکہ اس میں موجود فون میں ٹون بھی موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ڈیگوشیا کے پراجیکٹ ایریئے سے پیدل چلتے ہوئے یہاں پہنچے تھے اور انہیں یہاں تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے تھے اس لئے وہ خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ

یہاں پہنچتے ہی سب بے اختیار کرسیوں پر ڈھیر ہوگئے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ڈاکٹر روزڈم کی آواز اور لہجے میں بلیک ایجنسی کے چیف سے جو کچھ کہا ہے وہ تو سمجھ میں آتا ہے لیکن آپ نے وہیں لیبارٹری کے اندر سے ہی اپنے آپ کو ناراک میں ظاہر کر کے بلیک ایجنسی کے چیف سے جو کچھ کہا ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس کا کیا مقصد تھا"...... صفدر نے کہا۔

"میں تو سارے راستے یہی سوچ کر کڑھتی آئی ہوں کہ عمران نے جس طرح اس کے سامنے اپنی بے چارگی اور بے بسی ظاہر کی ہے اور جس طرح چیف صاحب کا لہجہ فاخرانہ تھا اس نے تو میرے تن بدن میں آگ لگا دی تھی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں عمران کسی وجہ سے اس وقت خوفزدہ تھا"۔ تنویر نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی ذہانت اور دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ ظاہر ہے اس نے جن لوگوں کو ہمارے مقابلے پر بھیجا تھا وہ تو ہلاک ہوگئے تھے اس لئے لازمی بات ہے کہ ان سے چیف کا رابطہ نہیں ہوا تو اس نے ڈاکٹر روزڈم کو کال کیا۔ اس لئے عمران صاحب نے اسے بتایا کہ وہ لوگ ہلاک ہوگئے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹ بھی شدید زخمی ہیں تاکہ اس پر چیف کو شک نہ پڑ سکے لیکن اس کے بعد عمران

صاحب نے اپنے آپ کو ناراک میں ظاہر کر کے جو کال اس چیف کو کی ہے وہ انتہائی ضروری تھی۔ کیونکہ شدید زخمی ہونے اور پراجیکٹ سے باہر ہونے کا سن کر چیف پوری ایکریمین فوج ڈیگوشیا میں اتار سکتا تھا لیکن عمران صاحب نے اسے یہ تاثر دیا کہ وہ ناراک پہنچ چکے ہیں اور وہ صرف فارمولے کی کاپی چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں چیف نے جو باتیں کیں اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس کی انا کو بھی تسکین پہنچ گئی ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اب فوج کو یا مزید ایجنٹوں کو ڈیگوشیا بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح عمران صاحب نے لیبارٹری کی مشینری کو تباہ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کرنے اور وہاں وائرلیس بم لگانے کی مہلت آسانی سے حاصل کر لی اور جس کے نتیجے میں ہم اطمینان سے واپس چلتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے ہیں ورنہ اتنی آسانی سے ہماری واپسی نہیں ہو سکتی تھی اور پاکیشیا پہنچنے تک بہت سے مراحل ابھی باقی ہیں اور بلیک ایجنسی بہرحال اتنی بھی گئی گزری نہیں کہ پاکیشیا پہنچنے تک ہمیں کہیں روک نہ سکتی۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن عمران نے جو لہجہ اختیار کیا تھا وہ غلط تھا"...... جولیا نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے مس جولیا۔ اب جب عمران صاحب اسے خوش خبری سنائیں گے کہ ان کے تمام انجینئر اور سائنس دان

ختم ہو گئے ہیں اور پراجیکٹ تباہ کر دیا گیا ہے تو پھر کیا اس کا ازالہ نہ ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہم تو اسی طرح خاموشی سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں بتانا ہو گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام نہیں ہوئی"...... جولیا نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مشن میں تو ہم کامیاب ہیں۔ اگر کوئی ہمیں ناکام سمجھ کر خوش ہوتا ہے تو ہونے دو"...... عمران نے کہا۔

"سنو عمران۔ آج تک میں نے تم سے کوئی درخواست نہیں کی لیکن اب یہ میری درخواست ہے کہ تم اسے بتا دو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... جولیا نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"درخواست کی بجائے اگر تم لفظ فرمائش استعمال کرتی تو زیادہ بہتر تھا تاکہ میں اسے تنویر کی طرف شفٹ کر دیتا لیکن اب اسے شفٹ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سوچ لو انہوں نے انتقامی کارروائی پر اتر آنا ہے اور پھر بلیک ایجنسی کے سپر ایجنٹ پاکیشیا پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچتے رہیں۔ وہاں ان سے بھی نمٹ لیا جائے گا"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مسئلہ نہیں ہے پوری امت مسلمہ کی سر بلندی کا مسئلہ ہے۔ یہ پراجیکٹ یہودیوں کا ہے اسے سرنگوں بھی ہونا چاہئے اور انہیں معلوم بھی ہونا چاہئے کہ کس نے اسے سرنگوں کیا ہے"...... صفدر نے بھی جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بالکل ایسا ہونا چاہئے"...... تنویر نے صفدر سے بھی زیادہ جذباتی لہجے میں کہا۔

"اب مجبوری ہے کیپٹن شکیل۔ جمہوریت بہرحال جمہوریت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ اب تم خود اسے اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دو"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں ڈی چارجر عمران کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔

"عمران صاحب۔ ایسا ہوتے ہی یہاں پوری فوج پہنچ جائے گی اور ہمارا یہاں سے نکلنا بھی مسئلہ بن جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھ لیا جائے گا"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پریس کر دیا تو زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ جولیا نے دوسرا بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور بجھ گیا۔

"وکٹری فار پاکیشیا"...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ تھی کیونکہ اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے انہیں واقعی جان توڑ جدوجہد کرنا پڑی تھی۔

"کیا مطلب۔ دھماکوں کی آوازیں تو سنائی نہیں دیں"...... چند لمحوں بعد جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"پورا پراجیکٹ ریڈ بلاکس سے کورڈ ہے اور ویسے بھی اندر اسلحے کا کوئی ذخیرہ نہیں ہے اس لئے دھماکے کیا ہونے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر اس کا فائدہ کیا ہوا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"فائدہ یہ ہوا کہ ہم نے فارمولا حاصل کر لیا بلکہ اب ان کے مطابق فارمولا بھی اس بم کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گیا ہو گا کیونکہ جو بم ہم نے فائر کیا ہے اس نے سوائے ریڈ بلاکس کی دیواروں اور چھتوں کے باقی سب چیز کو جلا کر راکھ کر دینا ہے۔ وہاں موجود لاشوں سمیت۔ اس طرح یہ فارمولا صاف بچ گیا اور اب بلیک ایجنسی کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ ہمارے پیچھے بھاگتی پھرے"۔ عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری سے اس نے ایئرپورٹ کے نمبر معلوم کر کے وہ نمبر پریس کر دیئے۔ اس نے ایئرپورٹ حکام کو

ایک چارٹرڈ طیارہ فوری طور پر ایکریمیا کے لئے تیار کرنے کا کہہ دیا۔ دوسری طرف سے بکنگ کنٹرولر نے بتایا تھا کہ ایک گھنٹے کے اندر طیارہ پرواز کے لئے تیار ہو گا۔ البتہ طیارے کی پرواز پیمنٹ سے مشروط ہو گی اور عمران نے انہیں بتا دیا کہ وہ آدھے گھنٹے کے اندر ایئرپورٹ پہنچ جائیں گے۔

"اب اس چیف کو فون کرو"...... جولیا نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ پہلے پراجیکٹ کے اندر سے وہاں فون کر چکا تھا اس لئے اسے رابطہ نمبروں کا علم تھا۔ البتہ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"یس۔ پی اے ٹو چیف آف بلیک ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ ورنہ ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی تو عمران ایک ہی لفظ سے سمجھ گیا کہ بولنے والا بلیک ایجنسی کا چیف جیسٹن ہے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں چیف آف وائٹ ایجنسی"...... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے

میں کہا تو جولیا کے چہرے پر یکلخت جگمگاہٹ سی پھیلتی چلی گئی جبکہ باقی ساتھی صرف مسکرا رہے تھے۔

"تم۔ تم نے دوبارہ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس لئے جیسٹن کہ تم نے میری منت کے باوجود ہمیں فارمولے کی کاپی نہیں دی چنانچہ مجبوراً ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی منت کرنا پڑی لیکن وہ تم سے بھی زیادہ سخت آدمی ہے اس نے حکم دے دیا کہ اگر کاپی نہیں ملتی تو اسے جلا کر راکھ کر دیا جائے ورنہ میں اور میرے ساتھی جلا کر راکھ کر دیئے جائیں گے اور تمہیں معلوم نہیں ہے تو بتا دوں کہ میں فارمولے سے زیادہ اپنے ساتھیوں کی زندگیوں کو اہمیت دیتا ہوں۔ اس لئے مجبوراً مجھے کارروائی کرنا پڑی"...... عمران نے بڑے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسی کارروائی۔ جب تم اس کے اندر داخل ہی نہیں ہو سکتے تو کارروائی کیا کر سکتے ہو"...... دوسری طرف سے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں اور میرے ساتھی واقعی باوجود کوشش کے اندر داخل نہیں ہو سکے لیکن ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دینے والی مخصوص گیس ایف بی تو سب کچھ جلا کر راکھ کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ مجھے احمق سمجھتے ہو۔ ریڈ بلاکس سے گیس کیسے

کراس کر سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"سمجھنے سمجھانے کی بات اس وقت ہوتی ہے جب اس کے بارے میں معلوم نہ ہو۔ تمہارے بارے میں ہم سب کو معلوم ہے کہ تم صرف احمق ہی نہیں ہو بلکہ انتہائی احمق بھی ہو۔ آفس کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھ کر حکم چلانا اور بات ہوتی ہے جیسٹن اور فیلڈ میں کام کرنا اور بات ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ریڈ بلاکس میں سے گیس نہیں گزر سکتی لیکن اندر موجود انسانوں اور مشینری کو تازہ ہوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اندر موجود گندی گیس کو بھی باہر نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے پراجیکٹ کی چھت پر ایسے ریڈ بلاکس لگائے گئے تھے جن میں بارک سوراخ موجود تھے ایسے بلاکس کو باہر سے تو نہیں توڑا جا سکتا لیکن اندر سے توڑا جا سکتا ہے اور ایسے ہی بلاکس کو توڑ کر پراجیکٹ کے سیکورٹی ایریا سے کرنل مارشل باہر چھت پر آیا تھا تاکہ ہمیں ہلاک کر سکے۔ بہرحال یہ سوراخ اگر باہر سے توڑے نہیں جا سکتے تو ان کے اندر ایف بی گیس فائر تو کی جا سکتی ہے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ ایف بی گیس کی بھاری مقدار ان سوراخوں سے اندر پہنچا دی گئی اور نتیجہ تم سمجھ سکتے ہو کہ اندر موجود انجنیئر، تمام مشینری اور اس فارمولے سمیت سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا اور یہ سب کچھ تمہاری ضد کی وجہ سے ہوا ہے ورنہ یہ کام تو ہم ابتدا میں ہی کر سکتے تھے کیونکہ ہمیں صرف فارمولے کی کاپی چاہئے

ورنہ اس پراجیکٹ سے ہمیں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ہم نے کوشش کی کہ اندر جا کر فارمولا حاصل کر سکیں لیکن جب ایسا نہ ہوا تو میں نے تمہاری منت کی۔ میں سمجھا کہ تمہارے اندر اتنی عقل تو موجود ہو گی کہ تم پورے پراجیکٹ، اس کی مشینری انجنیئرز اور سائنس دانوں کو بچانے کے لئے فارمولے کی کاپی مجھے دے دو گے لیکن تم جیسا احمق خوامخواہ اکڑ گیا۔ اب بیٹھ کر آنسو بہاؤ اپنی عقل مندی پر"۔ عمران نے کہا۔

"تم۔ تم۔ میں تمہیں اور تمہارے ملک دونوں کا عبرت ناک حشر کر دوں گا"...... دوسری طرف سے جیسٹن نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم صرف ایک ایجنسی کے چیف ہو۔ تمہاری اوقات ہی کیا ہے۔ میں ابھی جب اسرائیل کے صدر کو فون کروں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ ان کا اربوں کھربوں ڈالرز کا یہ پراجیکٹ صرف تمہاری حماقت کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گیا ہے اور نہ صرف پراجیکٹ ختم ہوا ہے بلکہ وہ فارمولا بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے۔ اصل فارمولا مارشل ایریئے کے ایس وی سٹور میں تھا جسے ہم نے تباہ کر دیا تھا۔ اس کی کاپی یہاں موجود تھی جو اب تمہاری حماقت کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گئی ہے اس لئے اب ایکریمیا اور اسرائیل اس لارج دیو پراجیکٹ کی تیاری کبھی مکمل نہ کر سکیں گے تو پھر میں دیکھوں گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے اور تم کس طرح

میرے ملک پاکیشیا کے خلاف سوچتے ہو"...... عمران نے انتہائی غصیلے بلکہ غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ عمران آئی ایم سوری۔ عمران پلیز۔ آئی ایم سوری۔ ویری سوری۔ مجھ سے واقعی حماقت ہو گئی ہے۔ مجھے چاہئے تھا کہ میں تمہاری بات کو غنیمت سمجھتا اور فارمولے کی کاپی تمہیں مہیا کر دیتا لیکن میں اس بات کو سمجھ ہی نہ سکا۔ مجھے خیال نہیں آیا کہ تم اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کچھ نہیں کر سکتے۔ پلیز سوری۔ میرا وعدہ کہ آئندہ بلیک ایجنسی کو پاکیشیا کے خلاف کسی طرح بھی استعمال نہیں کیا جائے گا۔ پلیز۔ تم حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل کسی کو یہ تفصیل نہیں بتاؤ گے۔ میں ذاتی طور پر تمہارا احسان مند رہوں گا"۔ دوسری طرف سے یکلخت بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا تو جولیا کی حالت دیکھنے والی تھی۔ اس کا چہرہ اس قدر جگمگا اٹھا تھا جیسے اسے اچانک ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو جبکہ باقی ساتھی حتیٰ کہ تنویر کے چہرے پر بھی جگمگاہٹ ہرا گئی تھی کیونکہ ایکریمیا کی سب سے خوفناک اور باوسائل ایجنسی کا چیف اس طرح برملا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھوں گا کہ تم کیا کرتے ہو۔ جب تک تم اپنی بات پر قائم رہو گے میں بھی قائم رہوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"بس اس سے زیادہ غصے کی اداکاری مجھ سے نہیں ہو سکتی"۔

عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جس ذہانت سے نہ صرف فارمولا بچا لیا ہے بلکہ بلیک ایجنسی کا راستہ بھی روک دیا ہے یہ واقعی آپ ہی کا کام ہے۔ اس جیسٹن کی شکل دیکھنے والی ہو گی۔ مجھے تو بعض اوقات خیال آتا ہے کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اگر ہم آپ کے ساتھ نہ ہوتے تو نجانے ہمارا کیا حشر ہوتا"۔ صفدر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا تھا۔ پھر مجبوراً مجھے آپ کا ساتھی ہونا پڑتا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

سافٹ مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سافٹ مشن ۔۔ کافرستان کے صحرا میں مکمل کیا جانے والا ایسا مشن جس کی تکمیل کو روکنے کے لئے کافرستان نے ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن ۔۔۔۔؟

سافٹ مشن ۔۔ ایسا مشن جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنی جانوں کو یقینی خطرے میں ڈال کر مکمل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ۔۔۔۔؟

سافٹ مشن ۔۔ جو ریت کی طرح نرم لیکن چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ثابت ہوا؟

سافٹ مشن ۔۔ جس میں شاگل اور مادام ریکھا اپنی اپنی ایجنسیوں کے ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اترے اور پھر زندگی اور موت کا ایسا کھیل شروع ہوگیا جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ ثابت ہوا۔ کیسے ۔۔۔۔؟

سافٹ مشن ۔۔ جو اپنی ساخت کے لحاظ سے انتہائی ہارڈ تھا لیکن اس کا انجام انتہائی سافٹ ثابت ہوا۔ کیوں ۔۔۔۔؟

شاگل، مادام ریکھا اور عمران کے درمیان انتہائی ہولناک ٹکراؤ۔

لمحہ بہ لمحہ حیرت انگیز انداز میں ہونے والے واقعات
بے پناہ سسپنس اور نہایت تیز ایکشن سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر

ویلاگو

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔

شوشو پجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سردار کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ۔۔۔۔؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ۔۔۔؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ۔۔۔۔؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہوگیا۔ کیسے ۔۔۔۔؟

انتہائی حیرت انگیز انتہائی دلچسپ انتہائی [illegible]
اور
دل ہلا دینے والے [illegible]

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان